

حسینا بطریشی شد و مکتوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُکمل

مَنْزُومَةُ الْوَالِدَيْنِ
بِالْقَائِلِ اَرَدُو
وَالْثَّانِي

سب فرایش ملک غلام محمد صاحب تاجرتب بازار کشمیری بازار کاهو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اَلْقُلُوبُ اَسْلَمَتْ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کتابخانه شخصی حضرت امام رضا (ع)

فہرست مضامین قرۃ العظمین ترجمہ درۃ الناجین جلد اول و دوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	علمائے درجے	۱۰	امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے	۲	رمضان شریف کی فضیلت
۲۰	حضرت سلیمان کا علم	۱۱	پہنچ عطا یا کا خاص ہونا	۳	رمضان شریف آسمانی کتابوں کا نزول
۲۰	اور ملک میں سے	۱۱	رمضان شریف میں روزہ رکھنے	۳	رمضان شریف میں نیکوئی کا لکھا جانا
۲۰	علم کا اختیار کرنا	۱۱	سے تمام ناموں کا معاف ہونا	۳	اور مومن کا چھوڑا جانا
۲۰	شیطان علم سے ڈرتا ہے	۱۱	لیتہ القدر کی فضیلت	۳	بشت کی طرف چار خصوصیات ہونا
۲۱	عالم کیلئے پنج چیزیں لازم ہیں	۱۲	رمضان شریف کے اختتام پر	۳	رمضان شریف میں ہر شے کا سہاگنا
۲۱	علماء کی مجلس کا ثواب	۱۲	زمین و آسمان کا رونا	۴	کیلئے مغفرت چاہنا
۲۲	عالم کے لئے ہر غم کرنا	۱۲	رمضان شریف کا روزہ رکھنے	۴	رمضان شریف کی عظمت کے
۲۲	عالم کی عظمت	۱۲	دار کیلئے قریشے کا دعا کرنا	۴	متعلق عجیب حکایت
۱۳	چار خصوصیات کا بلا حساب	۱۳	عالم لوگوں کا روزہ	۵	رمضان شریف میں عبادت کا ثواب
۱۳	کتاب دروازہ بہشت	۱۳	خاص الخاص لوگوں کا روزہ	۵	رمضان شریف کا شائع ہونا
۱۳	یہ پہنچنا	۱۴	روزہ کا خاص امتیاز رکھنے	۶	رمضان شریف میں عرش کے
۲۴	علماء کی عبادت پر فضیلت	۱۴	ہونا۔ اور اس کا اجر	۶	نیچے سے ہوا کا چلنا
۲۴	بشتیوں اور جہنمیوں کے خصال	۱۴	روزہ دار کیلئے عس و بوسہ	۷	رمضان شریف میں صدقہ
۲۵	دنیا کا قیام چار چیزوں پر ہے	۱۵	وغیرہ منع ہے	۷	اور عبادت کا ثواب
۲۵	طالب علم کی ابراہیم کی فضیلت	۱۵	روزے سے کیا مراد ہے؟	۸	رمضان شریف میں شیطین
۲۶	ناز و ترویج اور دعا اور	۱۶	تیس روزوں کی فضیلت کی حکمت	۸	کا جکڑا جانا
۲۶	روزہ کی فضیلت	۱۶	رمضان شریف کے ادب	۹	روزہ کی رخصت و فضیلت
۲۶	درو و شریف کا اجر	۱۶	تعظیم کے متعلق حکایت	۹	روزہ کا خاص امتیاز کیلئے ہونا
۲۶	حضرت موسیٰ کا قصہ	۱۷	القنوم فی ذالاجری کی فضیلت	۱۰	روزہ دار کا بلا حساب کتاب
۲۶	رمضان شریف کی ہر ایک	۱۸	فضیلت تعلیم و تعلیم	۱۰	بشت میں داخل ہونا
۲۸	رات کے قیام کا عہد عیدین	۱۹	عالم کی دین و دنیا میں عزت	۱۰	کون کو گنہ روزہ انظار جا رہے
۲۹					

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۰	دو بیویوں میں سادات کا حکم	۴۹	گوشت میں لیجانا	۳۰	اعتکاف کا ثواب
۷۰	صالحہ عورت کا اجر	۵۰ و ۴۹	ذاکرین کے اجر کا بیان	۳۰	عورتوں کے لئے اعتکاف کا حکم
	تعظیم مہمان صدقہ فطر	۵۴ و ۵۲	صدقہ باعث نجات ہے	۳۰	حیات بعد موت کا بیان
۷۱	بوسہ سایہ وغیرہ ۱۰۰	۵۴ و ۵۳	کلمہ شریف کا شفیق ہونا	۳۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ
۷۲	حقوق والدین برادراد	۵۴	توبہ اور استغفار کا بیان	۳۲	احوال آخرت
۷۳	ہمسایہ کی عزت کرنا	۵۵	توبہ کے وقت کا بیان	۳۲	ایک صیاد کی حکایت
۷۳	مہمان کی عزت	۵۶	توبہ کی علامات	۳۳	منظوم کی مدد کا بیان
۷۴	باقیات صالحات		آیت توبہ کے آئینے وقت	۳۴	عبرت انگیز حکایت
۷۴	صدقہ کی فضیلت	۵۷	شیطان کا رونا ۱۰۰	۳۵	صدقہ و خیرت کا بیان
	تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر	۵۷	کلمہ شریف اور توبہ کی فضیلت	۳۶	حکایت
۷۵	قبول نہیں ہوتیں ۱۰۰		نیک کے سولے توبہ سے	۳۷	صدقہ سے مصیبت دور
	اطاعت والدین سے درجہ	۵۸	سب گناہوں کا بخشا جانا	۳۸	بلا دور ہو جاتی ہے
۷۶	۱۰۰۰ کا بیان		حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا	۴۰	مہمان کی عزت
	ایک مجوسی اور حضرت ابراہیم	۵۸	استغفار پڑھتے رہنا -	۴۰	کب حلال
۷۷	علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان	۵۸	ماہ رجب کی عبادت کا ثواب	۴۱	حزرت سودا و خوار کا عذاب
۷۸	خدا تعالیٰ اور رسول کی فرمایا ہاری	۶۰	رجب کی وجہ تسمیہ	۴۱	حرم سود کے وجوہات
۷۹	حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت	۶۱	ایک عابدہ عورت کی حکایت	۴۲	سود خوار کے مال کی برکت ہونا
۸۰	جنت کا تحفہ	۶۳	فضیلت مرد و عورتوں پر	۴۲	نماز کے فضائل
۸۰	سنت بھوی کی محبت	۶۴	نیک عورتوں کی فضیلت	۴۳	نماز کا ثواب
۸۲	خدیجہ خواتین کا ذکر	۶۵ و ۶۶	نماز عورتوں کی مذمت	۴۵	اللہ تعالیٰ کا دوست کون ہے؟
۸۱	حاتم زادہ کی روایت	۶۸	خاندنک نامہ زبان عورتوں کی مذمت	۴۶	نماز کو فرشتوں کی عبادت
۸۲	سیدہ مخبون کا قصہ		خاندنک کی بلا اجازت گھر سے	۴۷	کا ثواب ملتا ہے
۸۲	سمون رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت		ننگے والی عورت کا حال	۴۸	نماز کے فوائد
۸۳	سمون محبت کا قصہ		حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قصہ		کلمہ شریف کی فضیلت
					کلمہ شریف کا اپنے صاحب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۹	ظالم کی مدد کا عذاب	۸۴	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی	۸۴	فضائل اسلام
۱۵۱	سیک اچھا عمل و سب بچھا	۸۵	بیماری کا قصہ . . .	۸۵	اسلام کے احکام
۱۵۱	اوی اللہ نزدیک کون ہے	۸۵	امت محمدیہ کی نیکیاں بڑھ	۸۵	کسوکت اسلام لانا منع ہے
۱۵۱	مظلوم کی مدد کا بیان	۸۶	جانے کا ذکر	۸۶	کسوکت اسلام کا جو ایسا منع ہے
۱۵۳	مظلوم کی مدد کے احکام	۹۰	برام عجوبی کا قصہ	۹۰	یہود و نصاریٰ کا اسلام
۱۵۳	مظلوم کی مدد کے احکام	۹۰	نصیحت دعا و فقر	۹۰	مظلوم کی مدد کے احکام
۱۵۳	آیت اندر الناس کی تفسیر	۹۱	دعا تکلیفوں کو دور کرتی ہے	۹۱	کی وفات کا ذکر
۱۵۳	ظالم کے اقسام	۹۶	ایک صالح شخص کی حکایت	۹۶	حضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کی
۱۵۶	ظالم و مظلوم کی حکایت	۱۰۱	ایمان کا کم و بیش ہونا اور	۱۰۱	وہیت اور وفات کی کیفیت
۱۵۶	آیت نبی و عباد کی تفسیر	۱۰۱	حضرت ابو بکر صدیق کا بیان	۱۰۱	اپکے غسل کا بیان
۱۵۷	علامات خوف	۱۰۲	حضرت آدم علیہ السلام کا خدائے	۱۰۲	شراب و جو ا کا بیان
۱۵۸	حکایت و مصالح	۱۰۳	کی امانت کو قبول کرنا	۱۰۳	شراب و خوری کی بربادیاں
۱۶۰	توبہ کا بیان	۱۰۴	وَلَا یَذِیْنُ لَیْسَ فِیْہِ ذَنْبٌ لَّہُ	۱۰۴	شرابی ملعون ہے
۱۶۱	صلی پر آزمائش الہی ہوا کرتی	۱۰۵	کی تفسیر	۱۰۵	سبا کے ذکر
۱۶۱	قناعت کی فضیلت	۱۰۶	نانا اور رکوتہ کے حکم کے	۱۰۶	قابیل و قابیل کا قصہ
۱۶۲	وَلِلّٰہِ یَا مُرُکَم کی تفسیر	۱۰۷	اکٹھا ہونے کی وجہ	۱۰۷	قابیل کے قابیل قتل کر لینی وجہ
۱۶۲	تین شخص اپنی جنت میں	۱۰۸	اغنیار و فقرا کا ذکر	۱۰۸	قابیل کا قتل کیا جانا
۱۶۲	عدل کی اقسام	۱۱۰	کون سے جینے اور دن قابل	۱۱۰	حکمران کے اٹھانے کا ذکر
۱۶۳	شیخ حسن بصری و امیر مبرا	۱۱۲	عزت میں	۱۱۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
۱۶۴	کی حکایت	۱۱۲	کیفیت منافقین	۱۱۲	دعا سے خواجہ نازل ہونا
۱۶۴	تین شخصوں کے احکام	۱۱۳	آیت و امین و ابہ کی تفسیر	۱۱۳	قصہ عجیبہ
۱۶۴	کے دن کلام نہ کرے گا	۱۱۵	حکایت سہراہم اہم	۱۱۵	ایک نیکی کا درس گناہ بڑا
۱۶۵	میں بن جہان و سر کی	۱۱۶	توکل کے اقسام یا	۱۱۶	سفیان ثوری کا قصہ
	نزدیکی کی حکایت	۱۱۷	طریقے	۱۱۷	رمضان شریف کے روز کی شہادت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۶	رفیق کیسا پرکرتا چاہیے	۱۶۶	رکوع کے ادا کرنے کے بغیر سب نیکی	۱۶۶	درویش کی کیفیت
۱۶۷	درگزر کر نیکا اجر	۱۶۷	و عبادت برباد ہو جاتی ہے	۱۶۷	حضرت ادریس علیہ السلام کے جنت
۱۶۷	حضرت عثمان بن مظعون	۱۶۷	فقر کی فضیلت	۱۶۷	جائے کی کیفیت
۱۶۸	کے ایمان کا ذکر	۱۶۸	فقر اور کی پانچ چیزیں ہیں	۱۶۸	شرک کی مذمت
			جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		غیبت کی مذمت
			کا قصہ		نماز باجماعت کا بیان
			جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		نماز قیامت کیدن نور ہوگی
			کی حکایت		تارک جماعت کے بارہ بلائیں
			مہمان باعث عزت		جماعت شعار اسلام ہے
			و دنیاوی زندگی کی مثال		تارک جماعت کا ملعون ہونا
			اور اولیٰ کا حال		ہو شخص اپنے آپ پانچ چیزیں رکھ
			دنیا میں بدن ہے		اللہ تعالیٰ بھی اس کو پانچ چیزیں
			امیر المؤمنین حضرت عمر		رکھ لیتا ہے
			خطاب کے لئے کا حال		تارک جماعت کا دورخی ہونا
			حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گناہ		تارک جماعت کو حضور علیہ الصلوٰۃ
			حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیکوئی ہو کر دنیا		والسلام کو بدوی فرمایا
			دنیائے تمام برائیوں کی جڑ ہے		نماز دین کا ستون ہے
			صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اخلاص		بے نماز کی شامت دوسرے لوگوں
			حضرت طاہرہ رضی اللہ عنہا کے		پر بھی پڑتی ہے
			نکاح کا قصہ		عقین بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ
			شفاعت کی علامات		الصلوٰۃ والسلام کے سفر کا نتیجہ
			حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ		بنیاد کی شامت کا اثر کہنا تک نہ آتا ہے
			درویش شریف کی فضیلت		حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ
			شی اور غیر شی پر درود بھیجے گا		میں کیا ہے نماز کا قصہ

جلد دوم (۲)

اقوال معراج شریف بنائے
مسجد حرام و مسجد اقصیٰ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنه صدیق نام ہوئی وہ نہایت
سبب معراج شریف

ابو فضل و قاسم وغیرہ
انہی علیہم الصلوٰۃ والسلام کا
فرشتوں سے فضل ہوتا

عنوانات کی تقسیم
تجدید و مصافحہ وغیرہ کا بیان
تجدید پڑھنے والوں کو تہذیب

عیادت ہوتی ہیں
اہل اہل کا حضرت ابراہیم
ادیم کو نصیحت کرنا

ترغیب تجدد
عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ
فرشتوں کا عابدوں کو

کے وقت اٹھانا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۵	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ جرج نامہ بیت کاحال	۶۳	عذاب روح کو موت ہے یا بدن کو	۲۵	عذاب روح کو موت ہے یا بدن کو
۸۱	فصیلت تلاوت قرآن مجید	۶۴	آدمی کی موت بعد اسی	۲۶	روح کہاں جاتی ہے
۸۱	وہ طبعیہ وغیرہ	۶۵	قبروں سے اٹھنے کی کیفیت	۲۷	قبروں سے اٹھنے کی کیفیت
۸۱	ماذہب قرآن مجید پر جو کاتب	۶۵	فرشتہ قبروں کی بھی کیوت	۲۸	فرشتہ قبروں کی بھی کیوت
۸۲ و ۸۱	تلاوت قرآن شریف دشمن سے بچنے کے لئے قلمدہ	۶۶	تین گروہوں کا ذکر ہو گیا	۲۹	تین گروہوں کا ذکر ہو گیا
۸۱	دجیل کی کیا ایمان لانا	۶۶	جمہ و عرق کے رد کی تفصیل	۳۰	جمہ و عرق کے رد کی تفصیل
۸۲	کاخیرہ لہف کی تفصیل	۶۷	۵۰ قبروں سے سب لوگ	۳۱	۵۰ قبروں سے سب لوگ
۸۲	حکایت	۶۸	بگے اٹھیں گے	۳۲	بگے اٹھیں گے
۸۳	جنت کے دروازے پر ہے	۶۸	موتیں کچھ بڑے شکر کن	۳۳	موتیں کچھ بڑے شکر کن
۸۵	پہلے کا طبعیہ لکھا ہوا ہوگا	۶۹	سفید و کفار کے سیاہ ہو گئے	۳۴	سفید و کفار کے سیاہ ہو گئے
۸۶	موت و قرب موت کا ذکر	۶۹	قیامت اور اس کی علامات	۳۵	قیامت اور اس کی علامات
۸۷	موت کی سختی	۶۹	دجال	۳۶	دجال
۸۸	لکھا موت کے چار منہ ہیں	۶۹	دخان	۳۷	دخان
۸۸	شرح محکمہ اسکے منے سپر سکا	۷۰	دابة الارض	۳۸	دابة الارض
۸۹	ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	۷۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا	۳۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا
۸۹	روح کی تین قسمیں ہیں	۷۱	یاجرج ماجرج	۴۰	یاجرج ماجرج
۸۹	روح اور روان کا فرق	۷۱	پہلے نفع کا بیان	۴۱	پہلے نفع کا بیان
۹۰	حضرت الیاس علیہ السلام کی حیات	۷۲	دوسرے نفع کا بیان	۴۲	دوسرے نفع کا بیان
۹۱	حضرت مریم کی وفات کا ذکر	۷۳	حشر کی کیفیت	۴۳	حشر کی کیفیت
۹۲	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۷۴	حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام	۴۴	حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
۹۲	کی وفات کا ذکر	۷۵	روضہ مبارک سے اٹھتے ہی	۴۵	روضہ مبارک سے اٹھتے ہی
۹۳ و ۹۲	چار غیر ظاہری قبروں کی بات ہیں	۷۶	امت کا محل دریافت فرمایا	۴۶	امت کا محل دریافت فرمایا
		۷۷	محبیہ بارہ جگہ لکھا تھا جانیگی	۴۷	محبیہ بارہ جگہ لکھا تھا جانیگی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۲۶ ۱۲۳	قرآن مجید پڑھنے والے کی مثال	۱۰۶	ایک فاسق کا شرف درود شریف	۹۲	چھگڑو چھ چیزوں کے حینیت میں جانیے
۱۲۴	قرآن مجید کا تاریکی کیلئے شفیق ہونا	۱۰۷	پڑھنے سے نجات پانا	۹۵	تبلیغ و تبلیہ درود و شریف کے فضائل
۱۲۴	احسان کی فضیلت	۱۰۷	درود شریف کا میزان میں بہت بھاری ہونا	۹۵	ایک ل کا قصہ
۱۲۴	سبیل الرحمن اور سبیل الشیطان کا ذکر	۱۰۸	درود شریف پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ کی رحمت نازل کرتا ہے	۹۶	بُحَّانُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ کبھی فضائل
۱۲۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شیطان سے گفتگو	۱۰۹	درود شریف کا واجب ہونا	۹۷	اتن پرستگ ایمان لایک قصہ
۱۲۶	دوزخ میں مکمل ہونے کا وعظ سنانا	۱۰۹	امانت الہی سے مراد کلمہ	۹۸	ذکر و استغفار کی فضیلت
۱۲۷	ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی مثال	۱۱۰	شہادت ہے	۹۹	کلمہ شریف کا تمام اعمال سے میزان میں بھاری ہونا
۱۲۷	کامیابی	۱۱۱	امانت کی تفصیل و تحقیق	۹۹	سات کلمات کی تفصیل جو اللہ کے نزدیک بہت بزرگ ہیں
۱۲۸	عاری کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں	۱۱۳	روزہ بقول بعض امانت ہے	۹۹	سات چیزیں جو قبر کو روشن کریں
۱۲۹	مجرموں کی مذمت	۱۱۴	بعض کے نزدیک امانت ہے	۱۰۰	بے بند کرنا اللہ اللہ اللہ اللہ
۱۳۰	حضرت برہم اور اسمعیل علیہما السلام کا ذکر	۱۱۵	مراد حج ہے	۱۰۲	ہے اور جب بہتر دعا اللہ تعالیٰ
۱۳۱	حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فوج ہونے کا حکم اور اس کا سبب	۱۱۶	اولاد کو پابندی اسلام کا حکم کرنا چاہیے	۱۰۲	ابوصاف درود شریف
۱۳۲	حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فوج ہونے کے وقت شیطان بھڑکے اور کوشش ادا کی بیڑی کی فوج کے متعلق گفتگو	۱۱۷	ایک عابد کی حکایت	۱۰۲	کوئی دعا بغیر درود شریف کے قبول نہیں ہوتی
۱۳۳	حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فوج ہونے کے وقت شیطان بھڑکے اور کوشش ادا کی بیڑی کی فوج کے متعلق گفتگو	۱۱۸	سناقت کی علامات	۱۰۳	ایک صالح کی حکایت
۱۳۴	چھری کا نہ کاٹنا	۱۱۹	قرآن مجید کی تلاوت اور نماز کی حفاظت اور سخاوت	۱۰۴	ایک زاہد کی حکایت
۱۳۵	فوج کے وقت خدا تعالیٰ کا ذکر اور	۱۲۰	کریموں کا بیان	۱۰۴	ایک بڑھیا کی حکایت
۱۳۵	نذر اور	۱۲۱	اہل اللہ کون ہیں لوگ ہیں؟	۱۰۵	درود شریف کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۶	حکماء کا قول	۱۵۱	دوزخ و نجات بخیر و شر میں ملکر جانا	۱۳۶	فرح کی نگہبیر
۱۶۷	دنیا و آخرت کا ذکر	۱۵۲	دوزخ کا حال	۱۳۷	حضرت اسماعیل علیہ السلام
۱۶۸	توبہ کی فضیلت	۱۵۳	دوزخ میں پانچ دعائیں کرینگے	۱۳۸	اللہ کے نزدیک بزرگی
۱۶۹	اللہ اپنے بند پر ہر مان ہے	۱۵۴	بہشت اور اہل بہشت کے حالات	۱۳۹	اللہ تعالیٰ کی حضرت ابراہیم
۱۷۰	شعبان کی فضیلت	۱۵۵	بہشت کی تفصیل	۱۴۰	کوفیل فرماہی کی وجہ
۱۷۱	شعبان کے روزوں کی بزرگی	۱۵۶	حضرت جبرائیل علیہ السلام	۱۴۱	حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ
۱۷۲	الحجۃ اللہ لبغض فی اللہ	۱۵۷	جنت عدن کی زیارت گزرا	۱۴۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحفا
۱۷۳	جنت کا تعلق اس پر موقوف ہے	۱۵۸	جنت و جہنم کی کیفیت	۱۴۳	صبر کے اقسام
۱۷۴	مسلمان بھائیوں کی زیارت کرنا واجب ہے	۱۵۹	جہنم کی صفت	۱۴۴	حضرت ایوبؑ کی کچھ حالات
۱۷۵	شیطان کے اتباع کی مذمت	۱۶۰	عرش و لوح قلم کا حال	۱۴۵	سلمان کا حضرت ایوبؑ پر
۱۷۶	ابراہیم ادہم کا قصہ	۱۶۱	عالمین عرش کا بیان	۱۴۶	السلام سے حد کرتا۔
۱۷۷	انسان کے چار دشمن ہیں	۱۶۲	عرش کی تفسیر	۱۴۷	خدا تعالیٰ کی آزمائش
۱۷۸	شیطان کا دوسرا دشمن توفیق	۱۶۳	کلمہ سبحان اللہ کی فضیلت	۱۴۸	حضرت ایوب علیہ السلام کے مال
۱۷۹	توبہ کے شرائط	۱۶۴	الحمد لله الذي لا اله الا هو	۱۴۹	اور اولاد کا مالک ہوتا
۱۸۰	ہجرت اور موت کا بیان	۱۶۵	ولا قوة الا بالله	۱۵۰	حضرت ایوب علیہ السلام پر آزمائش
۱۸۱	ایک چیز نبی کا قصہ	۱۶۶	عالمین عرش کی تعداد	۱۵۱	کی وقت سبقت کرنا بھلا جانا
۱۸۲	مومن کا ذکر مہربان سے پہلے پانا	۱۶۷	لوح و قلم کا بیان	۱۵۲	حضرت ایوبؑ کا قارب میں صوف
۱۸۳	ٹھکانا دیکھنے کی تفصیل	۱۶۸	عرش کی پیش کا ذکر	۱۵۳	بیوی رحمت کی ثابت قدمی
۱۸۴	ماہ رمضان شعبان کی اولیٰ	۱۶۹	استقامت اور اس کی اقسام	۱۵۴	حضرت ایوب علیہ السلام کا باقی قصہ
۱۸۵	الحقہ کی فضیلت کھانا	۱۷۰	استقامت کی علامات	۱۵۵	حضرت ایوب علیہ السلام کا آزمائش
۱۸۶	شعبان کی بزرگی	۱۷۱	مستقیم کے حالات	۱۵۶	انہیں ثابت قدم رہنا اور خدا
۱۸۷	ذکر قیامت وغیرہ	۱۷۲	شیخ ابوہریرہؓ کی روایت	۱۵۷	کے فضل سے پھر پہلی حالت سے
۱۸۸	آدمی پر سات گواہ ہیں	۱۷۳	علیہ کی وفات	۱۵۸	بھی چھا ہونا
۱۸۹	والدین کے حقوق	۱۷۴	توبہ اور دعا کا بیان	۱۵۹	دوزخ و جہنم کا حال

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۰	بیۃ القدر کی تعیین	۲۱۱	شعادت کے علامات	۱۸۷	والدین کی اطاعت
۲۳۱	شمعون بن یحییٰ کا قصہ و بیۃ القدر	۲۱۲	اعمال صالحہ	۱۸۸	والدین کی نیک نیت کے جانیکاؤں
۲۳۳	حضور علیہ السلام کو عطا ہوا	۲۱۳	حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ	۱۸۹	بطنی وغیبت کی بڑائی
۲۳۳	حضور علیہ السلام کی شان و عظمت	۲۱۴	عید فطر اور فطر کی فضیلت	۱۹۰	غیبت کے اقسام
۲۳۳	اور کوثر کا ذکر	۲۱۵	عید الفطر کی منوں کا جشن ماننا	۱۹۱	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حجرات
۲۳۴	اما عظیمیاں لکھو نیکو کاشانیوں	۲۱۶	جب تک صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے	۱۹۵	اور نبی اکرام کا سلام آنا
۲۳۵	حضور علیہ السلام کی اولاد کا ذکر	۲۱۶	تک روزہ مطلق بہت ہے	۱۹۶	عیدین کا ذکر حضور علیہ السلام
۲۳۶	قرآنی کی فضیلت	۲۱۶	مومنوں کی پانچ عیدیں ہیں	۱۹۷	تختہ بیجا اور جیل کا جھگڑا کرنا
۲۳۷	قرآنی اپنے حبیب کیلئے ظہر کے	۲۱۷	ایک صالح کی حکایت	۱۹۸	آخر میں لکھو روزہ آخر کی بیان
۲۳۷	دن سواری ہوگی	۲۱۸	عید فطر کے دس اجر ہیں		انسانی جنابیں اپنے پاؤں سے نہیں
۲۳۸	ایک شخص قرآنی کو دوست رکھنے والے کا قصہ	۲۱۸	شوال کے چھ روزوں کی فضیلت	۱۹۹	کان وغیرہ انسان پر
۲۳۹	فضائل سورۃ اخلاص	۲۱۹	عید کی حکمت	۲۰۰	حضور علیہ السلام کے شکر اور انکار کا بیان
۲۴۰	سورۃ اخلاص کا شریفیاد	۲۲۰	حضور علیہ السلام کی بچپن کی شفقت	۲۰۱	پانچ چیزوں کو چار چیزوں کے برابر
۲۴۰	تہنغ اور درود شریف کی فضیلت	۲۲۱	فضیلت عشرہ والحج	۲۰۲	یوم جمعہ کا ذکر
۲۴۱	سورۃ اخلاص کی وجہ تسمیہ	۲۲۲	عشرہ ذی الحجہ کے ایک دن کا رفقہ	۲۰۳	خوف آخرت
۲۴۱	حکایت	۲۲۲	سال کے روزوں کے برابر ہے	۲۰۵	ایک بچہ کے دلہن کو بیٹا
۲۴۲	سورۃ اخلاص کا شان نزول	۲۲۳	عشرہ ذی الحجہ کے ایک ایک دن	۲۰۶	توبہ خالص کا بیان
۲۴۳	سراقہ بن ابی کا واقعہ	۲۲۴	سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت	۲۰۷	توبہ کے لئے چھ چیزیں ضروری ہیں
۲۴۳	سورۃ اخلاص کو سیم اللہ پڑھنا چاہئے	۲۲۵	عشرہ ذی الحجہ کی حرمت کی برکت	۲۰۸	کن لوکل کی توبہ غیر مقبول ہے
۲۴۵	سورۃ اخلاص پڑھنے والا قبر میں ہوا رہوگا	۲۲۶	بیۃ القدر کی فضیلت	۲۰۹	بہتری کی امین غریب کے چھوٹی
۲۴۶	خاتمہ الکتاب	۲۲۸	بیۃ القدر کی وجہ تسمیہ	۲۱۰	زہد و اخلاص
۲۴۷	اعلان احباب البیان	۲۲۹	بیۃ القدر میں اپنے بندوں پر نظر رحمت کرتا ہے	۲۱۱	شفاعت کے لائق کون شخص ہے
۲۴۸				۲۱۱	سعادت کے فامات

مُکَمَّل قُرَّةُ الْعَظِيمِ

ترجمہ اردو بالمقابل

دُرَّةُ النَّاصِحِينَ

م شروع جلد اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رمضان شریف کی فضیلت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
مَدَى الْأَوَّلِينَ وَيُنَازِلُ فِيهِ الْفُرْقَانُ
عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَعَ
يَدْخُلُ لِرَمَضَانَ حَرَّمَ اللَّهُ جَدَّكَ عَلَى
الْيَمِينِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ
آيَةٍ مِنْ رَمَضَانَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ
ذَا الَّذِي يُحِبُّهُ فَخَبَّرَهُ وَمَنْ ذَا الَّذِي يُطْلِبُنَا

رمضان شریف ایسا مبارک مہینہ ہے کہ میں نے اس کی مثال نہ کی ہے
ہر ایسا ہے جو لوگوں کے لئے اور ظاہر و باطن کی نشانیاں میں پہنچائی اور فیصلہ کی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص رمضان
شریف کی آمد پر خوش ہو خدا تعالیٰ اس کے جسم کو آگ سے حرام کرے گا
ہے اور فرمایا اپنے جب رمضان شریف کی پہلی
رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو
میں دست کو ہم اس کو دوست کہیں اور کون ہمارا طالب ہے

اسے یعنی رمضان شریف میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ یا تمام قرآن مجید لوح محفوظ پر آسمان و دنیا پر نازل کیا گیا یا یہ کہ رمضان شریف کی شان میں
قرآن شریف نازل کیا گیا۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم کے صحیفہ رمضان شریف کی پہلی رات میں نازل ہوئے اور تو رات شریف ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں سے
(۵۰۰) برس کے بعد رمضان شریف کی پہلی رات کو نازل ہوئی اور جو رات سے پاسو (۵۰۰) برس بعد رمضان شریف کی پہلی رات میں نازل ہوئی اور
پہلی رات کو نازل ہوا۔ رمضان شریف کی شان میں قرآن مجید فرشتوں کی جہت میں نازل ہوئی اور قرآن مجید فرشتوں کی جہت میں نازل ہوئی اور
تائیسویں شب مبارک میں میلہ عربیہ العجمیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ۱۱ اسے فیصلہ کر کے نالاحق اور باطل میں یعنی فرق کرنے والا ۱۲

فَنُطْبِئُهُ وَمَنْ يَدْعُ يَسْغُفِّرْ كَانَتْ غُفْرَانَهُ
 وَحُزْنُهُ رَمَضَانَ قَبْلُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَلْبِرَّ اَمَّ
 الْكَرَمِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَنْ يَكْتَسِبُوا
 لَهُمْ اَحْسَنَاتٍ لَا يَكْتَسِبُوْنَ اِلَّا فِيْهِمُ السَّعَادَاتُ
 وَكَمَا قَالَ تَعَالَى عَنْهُمْ ذُنُوبُهُمْ اَلَا تُظَاهِرُ
 كَرَمَ ابْنِ حَمَّانٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ
 لَوْ عَلِمَ مُسْلِمٌ مَا فِي رَمَضَانَ لَتَهَيَّأَ اَنْ يَكُونَ
 السَّنَةَ كُلَّهَا رَمَضَانَ لَانَ الْحَنَاتِ فِيهِ
 الْمُجْتَمِعَةُ وَالطَّاعَةُ مَقْبُولَةٌ وَالِدُّعَاءُ
 مُسْتَجَابَةٌ وَالذُّنُوبُ مَغْفُورَةٌ وَالْجَنَّةُ
 مُشْتَاةٌ لَهُمْ (رُزْبَةُ الْوَاغِظِينَ)
 وَعَنْ سَفِينِ بْنِ الْبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ يَتُودُّ اَوْدُ
 الْحَائِثِ غَلَبَتِ النَّوْمُ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ
 فَرَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَكَأَنِّي جَالِسٌ عَلَى شَطْءِ
 نَهْرٍ زِدِّيْ وَبَارِكْ قُوَّتِيْ وَلِذَا اَرَأَيْتَ
 حُورًا اَتَتْ الْجَنَّةَ فَتَهَنَّأَتْ بِشَمْسٍ مِنْ شَوَّابٍ
 وَجَبَّهَتْ فَقُلْتُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ
 فَقُلْتُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ بَعَثَ
 الْحَامِدِينَ الصَّامِينَ الرَّائِعِينَ اِسَاجِدِينَ
 فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَيْتَا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَاسْمُ الْجَنَّةِ مُشْتَاةٌ اِلَى اَرْبَعَةِ اَنْفَرٍ اِلَى
 الْقُرْآنِ وَحَافِظِ اللِّسَانِ وَمُطْعِمِ الْجُوعِ
 وَالصَّائِمِينَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ
 (رَوْنَقُ الْمَجَالِسِ)

ہم اسکو طلب کریں اور کون ہم سے بخشش چاہتا ہے ہم
 اسکو رمضان شریف کی برکت بخشیں۔ پھر خدا تعالیٰ کلام
 الکاتبین کو رمضان شریف کے مہینے میں حکم فرماتا ہے کہ
 روزہ داروں کی نیکیاں کہیں اور پڑائیاں نہ نکلیں
 اور خدا تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتا تھا فرماتے
 تھے اگر میری امت رمضان شریف کی فضیلت کو جانتی
 تو اس پر کھڑا ہوتی کہ تمام سال ہی رمضان ہو کیونکہ
 نیکیاں اس میں جمع اور عبادت قبول ہوتی ہے اور رُغَاء
 سنی جاتی ہے اور گناہ بخشے جاتے ہیں اور روزہ داروں
 کیلئے جنت شاق ہوتی ہے۔ (زبدۃ الواعظین)
 امام حفصہ رحمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ داؤد
 طائی نے فرمایا میں پہلی شب رمضان شریف کی بحالت
 نیند بہشت کو دیکھا گو یا کہ میں موتی اور رات کو کی بجی ہوئی
 نہر کے کنارے بیٹھا ہوں اچانک مجھ پر عین نظر پڑا
 کہ ان کے چہرے مثل آفتاب کے چمکے تھے۔
 پس میں نے کلمہ شریف پڑھا۔ میرے بعد انہوں نے
 بھی کلمہ شریف پڑھا۔ اور کہا ہم رمضان شریف
 میں خلافت کی تعریف کریں والوں اور روزہ رکھنے والوں
 اور رکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے میں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نذر یا اے بہشت چار شخصوں کی
 مشاق ہو (اول قرآن مجید پڑھنے والا (دوم) زبان و
 لغویات و بند کھنہ والا (سوم) جو کوئی کھلانے والا
 (چہارم) رمضان میں روزہ رکھنے والا (دو فی المجلس)

وَفِي الْآخِرِ أَكْمَلُ هِدَالٍ رَمَضَانَ مَنَاحِ
 الْعَرْشِ وَالْكَرْمِيِّ وَالْمَلِكَةِ مَا دُوِيهِمْ
 يَقُولُونَ هُوَ بِي لَامْتَنِي عَلَى كَيْسَةٍ مَبِيَّتِ
 مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى الْكَوَامِزِ وَاسْتَفْقَرْتُ
 لَهُمُ الْقَصَصَ الْقَصِيرَ الْكَوَاكِبِ الطُّيُوفِ
 الْوَسَائِدِ وَالسَّمَاءِ فِي الْمَاءِ وَكَذَلِكَ دُرُجِ عَلِيٍّ
 تَوَجَّهَ الْأَرْضِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا
 الشَّيَاطِينَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ فَإِذَا أَصْبَحُوا لَا
 يَبْرَأُكَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَا يَغْفِرُ لَهُ
 يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ اجْعَلُوا أَصْوَاتَكُمْ
 وَتَسْبِيحَكُمْ فِي رَمَضَانَ لِمَنْ حَمْدٌ عَلَيْكَ
 السَّلَامُ

حَسْبِيَ أَنْ رَجُلًا اسْمُهُ مُحَمَّدٌ كَانَ لَا يَصُحُّ
 قَطًّا فَإِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ يَرَيْنُ نَفْسَهُ فِي
 رَايَتِيكَ الْأَطْيَلِ يَصْبِي وَيَقْضِي مَا نَاتَ
 فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا اسْمُهُ
 التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ عَنِ اللَّهِ أَنْ يَتَجَاوَزَ
 عَنِّي بِفَضْلِهِ فَمَاتَ فَرَأَى فِي اللَّهِ سَامَ
 فَقِيلَ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ قَالَ غَفَرَ لِي رَبِّي
 بِحُومَةِ تَعْلِيمِي رَمَضَانَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا
 اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
 وَتَحَنَّنَ فِي فِرَاشِهِ وَتَقَلَّبَ مِنْ جَانِبٍ إِلَى جَانِبٍ
 يَقُولُ لَمْ مَكَ قُمْ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَرَحِمَكَ

روایت ہو کہ بوقت چڑھتے چاند رمضان شریف کے
 عرش کر سی فرشتے اور تمام چیزیں کہتی ہیں مبارک ہو
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمت کیلئے کہ سبب عزت
 اللہ کے نزدیک و رشہ روز طلب بخشش کرتے
 ہیں انکے لئے سورج چاند اور ستارے اور پرندے
 ہوا میں درجہ پانی میں در تمام ذی روح چیزیں
 جو زمین پر ہیں سولے طوں شیطانوں کے
 جب روزہ دار صبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے تمام گناہ
 معاف کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ فرشتوں
 کو فرماتا ہے کہ تم دعا تبیج رمضان شریف
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے
 لئے کیا کرو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی سخت
 بے نماز تھا لیکن جب رمضان شریف ہوتا تو وہ اپنے
 آپ کو لباس خوشبوی سے سوار تا۔ اور نماز ادا کرتا اور افا
 کو قضا کرتا۔ اس پر پوچھا گیا تو ایسا کیوں ہو جواب کیا کہ میں
 توبہ اور رحمت پر کرتے ہو لیکن کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنے
 فضل و کرم سے متاثر کر جبہ مر گیا تو اس شخص نے
 خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ تیرا کیا معاملہ کیا کیا میر
 پر در و کار نے مجھے رمضان شریف کی تعظیم کے سبب بخش دیا
 عربین خطاب صلی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
 کوئی رمضان شریف میں نیند سے اٹھے۔ اور اپنے
 بستر میں حرکت کرے اور کروٹیں لے اُس کو
 فرشتے کہیں کہ خدا تعالیٰ تجھے برکت دے اور کرم کرے

لَمْ يَرْجِعْ بِالْقِيَمَةِ مَعَهُمْ مُؤَدَّاءُ سَبْعُونَ
أَلْفًا وَخَمِيسَةً ثُمَّ بَرَكَهُ عَلَى لِبَاسٍ فَقَالَ اللَّهُ
مَا أَزْوَيْنَ يَا مَعْصَانُ فَيَقُولُ لَأَزُولُهُ بِجَوَارِ
نَبِيِّكَ فَيُنْزِلُ اللَّهُ الْفَرَسَ وَنَسَّ فَيَقُولُ اللَّهُ
لَا مَعْصَانُ مَا أَزْوَيْنَ فَيَقُولُ لَقَضَيْتُ
حَاجَتِي بِأَرْبَعِ أَنْدَكُ أَمَّا تَوَلَّوْا بَنِي عِطْ
مَا نَعَمْ مَدِينَةٍ مِنْ بَنِي قَوْتِ حَمْرَاءَ وَزَبُجْدَ
خَضْرَاءَ وَفِي كُلِّ مَدِينَةٍ أَلْفٌ فَصَرَّ
(زَهْرَةُ السَّيَّاحِينَ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ
يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ
الْعَرْشِ يَفْصَلُ لَهَا الْمَشِيدَةُ وَتَحْمِلُكَ
أَوْ دَانِ الْأَشْجَارُ الْجَنَّتِ تَسْمَعُ مِنْ ذَلِكَ
صَدَأٌ لَمْ يَسْمَعْ السَّمْعُونَ أَحْسَنَ بِهِ
فَتَنْظُرُ حُورٌ لَعِينٌ إِلَى ذَلِكَ يَقُولْنَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَوْ جَانِّئًا مِنْ عِبِيدِ صَامٍ
رَمَضَانَ لَا زَوْجَ لِلَّهِ تَعَالَى زَوْجَةٌ مِنْ
تِلْكَ الْحُورِ فِي الْخَيْمَةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
فِي تَكْوِينِ الْقَدِيمِ حُورٌ مَقْصُودَاتُ الْوَحْيِ
وَعَلَى كُلِّ حُورٍ سَبْعُونَ حُلَّةً لِيَسُوَّ
عَلَى الْوَيْنِ نَاجِدٌ بِكُلِّ أَمْرَةٍ سَرِيحٌ مِنْ
يَا قُوَّةَ حَمْرَاءَ مَسْرُوحٍ بِالْإِدْرَوعِ عَلَى
كُلِّ سَبْعُونَ فَرَسًا وَسَبْعُونَ مَائِدَةً
مِنْ آلِ الْوَيْنِ الطَّعَامِ هَذَا السَّمْنُ صَامٍ

پہلے ہزار خورد دیکھا ہر چور کے ساتھ ستر ہزار صوف
ہوئی پہلے بڑا بی بی پر سوار کر دیا۔ اور فرمے کہ اس
رمضان تو کیا چاہتا ہے۔ کہیں گے یہ درویش
اسے اپنے بی بی کے پردوں میں لے کر اسے خدا تعالیٰ سے جنت
پردوں میں لے کر دیکھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کیا چاہتا
عوض کرے گا کہ پردوں کا تو میری حاجت پوری کر دی
ابا سکا تو اب درویش کی کہاں ہے یہ بتاؤ گے تو شتر مرغ یا قوت
اور ستر ہزار دیکھا۔ اور شتر مرغ میں ہزار محل ہو گا۔

(زہرۃ الیاس)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت روایت کرتے ہیں اپنے فریاد میں
کے پہلے دن عرش کے نیچے سے ہو جاتی ہے جو حکو مشیرہ
کہتے ہیں۔ اور بہشت کے درختوں کے پتے
ہلاتی ہے اور اس سے ایسی آواز سنائی جاتی ہے جسے کسی
نے نہیں سنا۔ بلکہ اس سے بھی اچھی۔ پس اس کی
طرف حوریں دیکھتی ہیں۔ اور کہتی ہیں الہی اس ماہ
میں اپنے بندوں میں سے غاوند بنا۔ پس خداوند
تعالیٰ روزہ داروں کو وہ حوریں پردہ دار عیانت
کرے گا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کلام مجید میں فرمایا
ہے ایسی عوریں کہ پردوں میں بند ہیں۔ اور
ان میں سے ہر چور پر شتر مرغ ہونگے جس کے رنگ
مختلف ہونگے۔ اور ہر ایک کے لئے موتوں کا بنا
ہو اس شتر مرغ یا قوت کا تخت ہو گا۔ اور
ہر تخت کے اوپر ستر بستر ہو۔ اور ستر
دستر خوان قیم قسم کے کھانوں سے اس شخص کیلئے جو

رَمَضَانَ يَوْمَ أُتِيَ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَيَسْبَحُ
 اللَّهُ مِنْ أَنْ يُخْتَرَمَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَيُخْتَرَزَ
 مِنَ الْمُنْكَرَاتِ وَلَيْسَ يُعَلِّ بِالطَّلَاعِ مِنَ الصَّلَاةِ
 وَالنَّسِيَةِ فَالْتَنَ كَبُرَ ذَلَالَةُ الْقُرْآنِ قَالَ
 تَعَالَى رَسُولِي عَلَى السَّلَامِ الرَّحْمَنُ أَعْطَيْتُ
 أُمَّتِي مُحَمَّدٍ نُورَ دُنيَا كَيْلَا يَضُرُّهُمْ ظُلُمَاتُ
 فَقَالَ رَسُولِي عَلَى السَّلَامِ مَا التَّوَرَاتِ
 يَا رَبِّ فَقَالَ نُورُ رَمَضَانَ وَنُورُ
 الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا
 الظُّلُمَاتِ يَا رَبِّ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ظُلُمَةُ
 الْقُبُورِ وَظُلُمَةُ الْقِيَامَةِ دُرَّةُ الْوَعُظَيْنِ
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَالِكٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَضَرَ خَيْرَ
 الْعَامِ فِي رَمَضَانَ كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَسْكُنَ
 قَدِيمَ عِبَادَةٍ سَنَةٍ وَيَكُونَ مَعِيَ يَوْمَ الْحُجَّتِ
 الْعَرِيشِ مَعْنَى رَأَوْمٍ عَلَى الْجَمَاعَةِ فِي رَمَضَانَ
 أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى بِحُرِّ رَكْعَةٍ مَدِينَةً تَبْدَأُ
 مِنْ نِعَمِ اللَّهِ تَعَالَى وَمِنْ بَرِّ وَالِدَيْهِ فِي
 رَمَضَانَ يَبْنَى لِنَظَرِ اللَّهِ تَعَالَى بِالتَّحَمُّمَةِ
 وَكَأَكْفِيلٍ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ مِنْ الْوَرَعَةِ تَطَلَّبُ
 رِضْوَانِي فِي رَجَائِي رَمَضَانَ أَلَا لَهُ أَثَوَابُ
 تَرْبَتِهِ وَأَرْسِيَّةٍ وَمَنْ قَتَنِي حَاجَةً أَخِيهِ
 الْمُسْلِمِ فِي رَمَضَانَ فَضَلَّ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ أَلْفَ
 حَاجَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

رمضان شریف کے روزے رکھے سوائے اسی اعمالِ حسنہ کے
 اسے ہر مومن کو رمضان شریف کی عزت چاہیے
 اور بڑے مومن چاہئے اور نماز تسبیح و تہجدات قرآن مجید
 وغیرہ وغیرہ عبادتوں میں مصروف ہونا چاہئے اللہ
 تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا میں نے رسول اللہ
 کی امت کو دو نور دیئے ہیں تاکہ نہ نقصان میں آئیں
 وہ ظلمتیں موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ دو نور کون سے
 ہیں اے پروردگار پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک رمضان
 شریف کا اور دوسرا قرآن مجید کا پھر موسیٰ علیہ السلام
 عرض کی اے پروردگار دو تیس کوئی ہیں فرمایا
 ایک ظلمت قبر کی دوسری قیامت کی (دورۃ العظیمین)
 انس بن مالک عنی اللہ تعالیٰ عنہ عنی اللہ تعالیٰ عنہ
 روایت کرتے ہیں فرمایا جو شخص رمضان شریف میں مجلس
 علم میں حاضر ہو خدا تعالیٰ اسے ہر قدم کے برائے
 سال کی عبادت لکھتا ہے وہ عرش کے نیچے میرے
 ساتھ ہوگا اور جو رمضان شریف میں حاجت پر مراد مت
 کہے خدا تعالیٰ اسے ہر رکعت کے لیے ایک خداوند
 کی نعمتوں سے بھرا ہوا رکھ دے۔ رمضان شریف
 میں لیکن ساتھ نبی کہنے سے خدا تعالیٰ نظر رحمت
 کرتا ہے۔ اور میں اس کے لئے جنت کا دروازہ ہوں۔
 اور جو عورت رمضان شریف میں اپنے خاوند کو راضی رکھنا
 چاہے اس کے لئے تو اب حضرت مریم اور آسیہ جو۔ اور جو
 شخص رمضان شریف میں اپنے بھائی مسلمان کی حاجت براری
 کہے خدا تعالیٰ اس کی ہزار حاجت قیامت تک دن پوری کرے گا۔
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 اسْتَرَجَحَ فِي مَسْجِدِي مِّنْ مَّسْجِدِ اللَّهِ تَعَالَى فِي
 رَمَضَانَ كَانَ لَهُ حُورٌ فِي قَبْرِهِ وَكُتِبَ لَهُ
 قَوَابِلُ الْمُصَلِّينَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّتْ
 عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَحْفَظَهُ أَهْلُ الْعَرْشِ
 مَا دَامَ ذَلِكَ الْمَسْجِدُ (ذخيرة العابدین)
 رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتْ
 الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنَّةِ وَغُلِقَتْ
 أَبْوَابُ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُفْتَحْ بَابٌ مِنْهَا
 قِيلَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي كِتَابِ الْبُرْهَانِ
 لَكَ قُرْآنٌ هَلْ مِنْ سَائِلٍ نَأْطِئُ سَوْأَهُ
 هَلْ مِنْ تَائِبٍ نَأْذُرُ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ
 نَغْفِرُ لَهُ وَيَعِزُّ اللَّهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ
 أَلْفَ أَلْفٍ عَيْتٍ مِنَ النَّارِ قَدْ سَتُوجِبَ
 الْعَذَابَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَغْفِرُ فِي
 سَاعَةِ أَلْفَ أَلْفٍ عَيْتٍ مِنَ النَّارِ فَإِذَا
 كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ يَفْقُ بَعْدَ
 مَنْ أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الْفَتْهِرِ
 (تكملة العابدین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مہمان شریف
 میں خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں چلے جاتا ہے -
 اُسکے لئے قبر میں نور ہوگا - اور اُس
 مسجد کے مالکوں کے برابر اُسے ثواب ہوگا
 اور فرشتے اور حاملین عرش اس کے لئے بخشش کی دعا
 مانگیں گے جب تک وہ مسجد قائم ہے (ذخیرۃ العابدین)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے
 آپ فرمایا جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے
 تو شیطان اور جن قید کئے جاتے ہیں اور دوزخ
 کے تمام دروازے بند کئے جاتے ہیں اور اُس کا کوئی
 دروازہ نہیں کھولا جاتا خدا تعالیٰ رمضان کی ہر رات
 کو تین بار پکارتا ہے کیا کوئی کچھ مانگنے والا ہے کہ میں اسکو
 دوں - کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اسکو توبہ قبول کروں
 کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ اسکو بخشوں اور رمضان
 شریف میں ہر دن لاکھ لاکھ عذاب کو عذابِ نار
 سے ازا کر رہا ہے اور جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو آواز ادا کرتا
 ہے ہر گھڑی میں میں لاکھ محرم کو آگ - اور رمضان شریف
 کے آخری دن اسقدر مجرموں کو بخش دے کہ بقدر
 اول رمضان شریف سے آخر تک بخشے تھے -

تنبیہ الغافلین)

رفاعت (۱) شک کے دن کا روزہ سات طرح ہوتا ہے تین ان میں طاریع الکرامت میں (اول) یہ کہ شکر کے دن رمضان شریف کی نیت
 روزہ رکھا جائے (دوم) یہ کہ کسی وجہ کی نیت رکھا جائے (سوم) یہ کہ نیت متروک سے رکھا جائے - اور تین
 ہذاکراحت جائز ہیں اول یہ کہ شکر کے دن نفلی کی نیت روزہ رکھ لیا جائے (دوم) یہ کہ شعبان کی نیت رکھا جائے (سوم)
 یہ کہ نیت مطلقہ سے رکھا جائے یعنی کوئی نیت نہ ہو کہ شعبان کا ہے یا نفلی ہے اور ایک اعتنا کرنے سے وہ یہ کہ شکر کے دن اس
 نیت سے روزہ رکھا جائے کہ اگر رمضان شریف سے ہو تو پھر روزہ نہیں ہے بلکہ اگر کسی اور وجہ سے رکھا جائے تو یہ روزہ

روزہ کی فرضیت و فضیلت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
 كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ أَطَعْتُم مَّا تَقُولُونَ
 أَيُّهَا مَنَعَدُوا رَبِّكُمْ كَانَتْ مَنَعَتُكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
 أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّتُهُمْ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَنِي جِبْرَائِيلُ
 قَالَ يَلْعَنُكَ لَا يَصِلُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّى بِكَ
 سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَمَنْ صَلَّاتٌ عَلَيْكَ
 أَلْفُ مَلَكَةٍ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ (رَبِيعَةُ الْغَطِينِ)
 عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ حِكَايَةٌ
 مِّنْ رَبِّهِ نَعَا لِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ لَأَنَا لَأَلْصَقُ
 فَإِنَّهُ لِي وَآنَا جَزِي بِكَ الْقَوْمُ بِرَبِّكَ
 فِيهِ عَمَلٌ مُّشَاهِدٌ لَهُ بِخِلَافٍ سَائِرِ
 الطَّلَعَاتِ وَكَانَتْ مِرَّةً يَرَاهُ أَحَدًا إِلَّا
 اللَّهُ تَعَالَى فَالْتَزَمَ جَزَاءَهُ
 وَلِذَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ
 قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يَجْعَلُ قَوْمٌ لَّهُمْ
 جَنَّةٌ كَأَجْنِحَةِ الطَّيْرِ فَيَطِيرُونَ فِيهَا عَلَى حَيْطٍ
 الْجَنَّةِ يَقُولُونَ هُمُ خَيْرُ الْجَنَّةِ مَنْ أَنْتُمْ
 يَقُولُونَ نَحْنُ مِنْ أَهْلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اے ایمان والو تم پر رمضان شریف کے روزے
 فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے
 تھے اگر تم بوجہ فرض کئے ہوئے ہیں کتنی کے روزے جو تم
 میں سے بعض مسافر ہو وہ ہفتہ و ستر دن میں روزے رکھے
 عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا ہے کہ میں جبرائیل نے
 اور کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آپ پر روزہ نہیں پڑھا کرے
 حق میں ترہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور بس کے حق میں
 فرشتے دعا کریں وہ جنتیوں میں سے ہے (زبدۃ الغنیمین)
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی پروردگار سے
 بطور حکایت کہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی آدم کے تمام
 اعمال کے نفس کے لیے میں سو روزے کے کردہ میرے لئے
 ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ ایک عمل مخفی ہے
 جس میں کوئی باطنی تھا و کوئی نہیں تھا کوئی ظاہر ہے نہ کوئی روزہ مخفی
 ہے جسے سوا خدا کے کوئی نہیں سمجھتا اس لئے اس کی جزا لازم
 اور اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو روزے ہے
 اپنے فرمایا قیامت کیدن ایک قسم آگلی میں کچھ پرندوں کے
 پروں کی طرح ہونگے کہ ان سے بہشت کی دیواروں
 پر اڑیں گے۔ اور ان سے خالق جنت کے کام کون ہو
 وہ کہیں گے ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں سے ہیں

اے الصوم فی اللغة الامساك عما تازع اليه النفس وفي الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث العني الامساك عن الاكل والشرب والجماع
 تاکہ حکم اور تعین سے تعلیم نفس کے فرمایا۔ تاکہ تم نہ کھاؤ نہ پیو نہ کرنا کہ روزہ ثبوت کو توڑنا ہے۔ جیسا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا معاشرۃ الناس من استطاع منکم ابداءة فلیتزوج فاذا اغضض للفرج۔ الحدیث ۱۲

فَيَقُولُ هَلْ رَأَيْتُمُ الْحِسَابَ فَيَقُولُونَ
لَا نَرَاهُ إِنَّمَا الصَّيْرُ أَطْفِقُوا لَوْ
لَا تَرَاهُمْ يَوْمَ حُجَّتِ ثُمَّ هَذَا الدَّرَجَتِ
فَيَقُولُونَ عَمْدًا اللَّهُ تَعَالَى سَرَّافِي دَارِ الدُّنْيَا
وَأَدْنَى الْجَنَّةِ سَرَّافِي الْآخِرَةِ (زمرة)
وَإِذَا خَافَ الضَّالُّ عَلَى نَفْسِهِ لَهْلَاكَ مِنَ
الْجَمْعِ وَالْعَطَشِ وَكَانَ مَوْثِقًا خَافَ
بِإِذَا الْعَرِضَ جَارِلَهُ أَنْ يَنْطَرِلَ لَا
الْحَالَةَ الْفَرْدَ وَالْفَرْدَاتِ بِشَيْءٍ
الْمَحْذُورَاتِ لَهُ (مروضة العلماء)
رَوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ
أَعْطَيْتُ لَهُ سِتْرًا خَمْسَةَ أَلْبَاءَ لَمْ يُعْطِ
إِلَّا حِدَةً فَلَهُمْ الْأَوَّلُ إِذَا كَانَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ
مِنْ رَمَضَانَ يَنْطَرِلُ اللَّهُ إِلَهُكُمْ بِالْوَحْمَةِ وَمَنْ
نَظَرَ إِلَهُ إِلَيْهِ بِالْوَحْمَةِ لَا يَبْعُدُ أَبَدًا
وَالثَّانِي يَا مَوْلَى اللَّهِ تَعَالَى الْمَلَائِكَةُ بِالْإِتْقَانِ
لَوْ بَرَّ وَالْقَائِلُ أَنْ رَأَيْتَ فِيمَ الصَّالِحِينَ
أَطِيبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَ
الرَّابِعُ يَقُولُ اللَّهُ لِمَنْ لَجَّ فِي رِيئِهِ
وَيَقُولُ طُوبَى لِعِبَادِ الْمُؤْمِنِينَ هُمْ أَمَّا إِلَهُ
وَالْحَافِظُ بَعْدَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ حَيَاتٌ لَدَا

ہیں کہیں گے کیا تم نے حساب کیا ہے وہ کہیں گے
نہیں پھر کہیں گے تنہا صراط کو کیا ہے کہیں گے نہیں
پر کہیں گے تم نے یہ درجے کس طرح حاصل کئے
کہیں گے ہم دنیا میں درد کار کی پوشیدہ عبادت کیا کرتے
تھے اس لئے اس میں اتنی خوشی ہے جنت میں خل کر دینا
جب روزہ دار ہو کر پیاس سے لگتا جان کا خطرہ کرے
اور بعض ہو کر زیادہ مرض کا خوف کھائے تو اسے
افطار کا اختیار ہے۔ کیونکہ یہ حالت ضرورت کی
ہے۔ اور ضرورت میں ممنوعات کو مباح کرنی میں
(مروضة العلماء)

بنی علی اللہ علیہ السلام مروی ہے۔ فرمایا
میری امت کو ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو ان سے
پہلے کسی کو نہیں دی گئیں (اول) جب رمضان شریف
کی پہلی رات ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف نظر رحمت
کرتا ہے اور جب کی طرف خدا نظر رحمت کرے پھر اس کو عذاب
نہیں کرنا (دوم) خدا تعالیٰ فرشتوں کو ان کے حق میں استغفار
کیلئے حکم کرتا ہے (سوم) ان کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے
نزدیک خوشبو و مشک سے زیادہ پسند آئے۔ اور چہارم
خدا تعالیٰ جنت کو حکم کرتا ہے کہ ان کے لئے آبرستہ
ہو۔ اور فرماتا ہے مومن لوگوں کو مبارک ہو کہ وہ میرے
دوست ہیں (چہم) خدا تعالیٰ ان کے تمام گناہ بخش دیتا ہے

اد یعنی بلا حساب اور ہر کسی قسم کی تکلیف کے بغیر اپنے فضل و کرم بخت میں داخل کیا اور مخفی طور پر جنت
میں داخل کرنے کے یہ معنی کہ حساب کتاب ہوا اور کسی نے دیکھا نہ اس لئے یعنی حالت ہنظر ارام میں ممنوعات شرعاً
بقدر حفظ جان مباح کہ قال تعالیٰ لِمَنْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ وَالذَّوْمَ وَالْخِنْزِيرَ وَمَا أَهَلَ بِهِمْ
بِغَيْرِ اللَّهِ فَمِنْ أَضْطَرَّ عَلَيْهِمْ بَاطِلٌ وَلَا عَادٍ فَلَا رُجُومَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا
غُفِرَ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَآمَتْ أَفْسُوسُهُ

(زبدۃ الواعظین)

رَوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَنْ
اللَّهُ تَعَالَى فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ رَمَضَانَ يَغْفِرُ
سِتِّ مِائَةِ أَلْفَ ذَنْبَةٍ مِنَ النَّارِ وَمَنْ
اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ ابْتِغَاءً لِلْكَافُورِ وَ
فِي بَلَدِ الْقَدْرِ يَغْفِرُ بَعْدَ مَنْ عَتَقَ مِنْ
أَوَّلِ الشَّهْرِ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ بَعْدَ مَنْ
عَتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى يَوْمِ الْفِطْرِ
(مشکوۃ شریف)

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ
قَالَ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ بَكَتِ
السَّمَوَاتُ الْأَرْضُ وَالْأَرْضُ كَمَا تُصِيبُ آفَةُ
حُمْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْلَ يَأْسُؤُلَ اللَّهُ أَيُّ
مُصِيبَةٍ هِيَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَهَابَ
رَمَضَانَ فَإِنَّ الدُّنْيَا فِيهِ مُسْتَحْيَاةٌ
وَالْقَدَرَاتُ مَقْبُولَةٌ وَالْحَنَاتُ مُضَاعَفَةٌ
وَالْعَذَابُ مَذْفُوعٌ فَأَيُّ مُصِيبَةٍ أَعْظَمُ
مِنْ ذَهَابِ رَمَضَانَ فَإِذَا بَكَتِ السَّمَوَاتُ
وَالْأَرْضُ جَاءَ فَتَحْنُ أَحْسَنُ مَا لَكَ كَاءٌ وَ
الشَّيْءُ بِمَا يَنْقُطِعُ عَنْهَا هَذَا الْفَضْلُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنا
ہرے طلبِ ثوابِ رمضان شریف کے روزے رکھتے
اس کے پہلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(زبدۃ الواعظین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
کہ خدا تعالیٰ رمضان شریف میں ہر گھنٹہ
لاکھ درجنوں کو ایملۃ القدر تک عذاب
دور سے آزاد کرتا ہے اور ایملۃ القدر میں
آزاد کرتا ہے جس قدر اولِ مہینہ سے ایملۃ القدر
تک رات گزرتی اور عید الفطر کے دن اس قدر
کرتبہ جتنے کہ اولِ مہینہ سے عید الفطر تک آزاد کیے
(مشکوۃ شریف)

حضرت جابر بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب رمضان شریف
کی آخرات ہوتی ہے تو آسمان میں فرشتے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مصیبت پر روتے
ہیں۔ سبب کیا گیا۔ یا رسول اللہ وہ کونسی مصیبت ہے
فرمایا رمضان شریف کا جاتے رہنا کیونکہ ہمیں عام مستحب
اور صدقہ مقبول اور نیکیوں کی جاتی ہیں۔
اور عذاب ہٹا جاتا ہے۔ یہ رمضان شریف کے جاتے
رہنے سے کونسی مصیبت زیادہ ہے۔ اور جب
زمین اور آسمان ہمارے سبب روتے ہیں ان
فضائل اور برائیوں کے جاتے رہنے سے زیادہ رونا اور

اسے پچھلے گناہ بخشے جائیگا یہ سب سے بڑے اعمالِ حسنہ کی توفیق اور یکساںی کہ ہمیشہ برائیوں سے بچے گا۔ یا یہ کہ
جب اعمالِ سیئہ اس سے صادر ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بخیر کرے۔

الکرامات - (حیوة القلوب)

رَوَى عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ رَأَى
اللَّهُ خَلْقَ مَمَّا لَهُ أَرْبَعَةُ أَوْجِهٍ مِنْ وَجْهِ
إِلَى وَجْهِ مِثْلَ أَلْفِ سَنَةٍ فَوَجَّهَ يَسْجُدُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ بِمُحَمَّدٍ
مَا عَظُمَ جَمَالُكَ وَيُوجَّهُ يَنْظُرُ إِلَى
جَمَلِهِ وَيَقُولُ الْوَيْلُ لِمَنْ خَلَعَهَا وَيُوجَّهُ
يَنْظُرُ إِلَى الْجَنَانِ وَيَقُولُ الْوَيْلُ لِمَنْ دَخَلَهَا
وَيُوجَّهُ يَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ رَبِّ
ارْحَمْنِي وَكَتُوبُ صَارِي وَمُضَاتٍ مِنْ أَمْرِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ (زهرة الرياض)

عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ
يَوْمَ الْكُرَامِ الْكَارِتِينَ فِي شَهْرِ مَضَانَ أَنْ
يَكْتُبُوا الْحَسَنَاتِ لَأَمْوَةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَلَا يَكْتُبُوا سَلْبَهُمُ الْبِئَاتِ وَيَذْهَبُ
عَنْهُمْ ذُنُوبُهُمْ أَلَمْ أَخْبِرْكَ -

(زهرة الرياض)

يُقَالُ لِلصَّوْمِ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ صَوْمُ الْعَوَامِ
وَصَوْمُ الْخَوَاصِ وَصَوْمُ الْخَوَاصِ الْخَوَاصِ أَمَّا
صَوْمُ الْعَوَامِ فَكَفَّ لِبَطْنِ الْفَرَجِ عَنْ قَضَاءِ
الشَّهْوَةِ وَأَمَّا صَوْمُ الْخَوَاصِ وَهُوَ صَوْمُ
الصَّالِحِينَ وَهُوَ كَفَّ الْجَوَارِحِ عَنِ الْأَنْشَامِ
فَلَا يَمُوتُ ذَلِكَ إِلَّا مَدَامَةً تَمْسُو أَشْيَاءَ
الْأَوَّلِ عُصْبُ النَّصْرِ عَزَّكَ مَا بَدَأَ تَشْرَعَا
وَالْقَائِي حِفْظُ اللِّسَانِ عَنِ الْغَيْبَةِ الْكَذِبِ

افسوس کھانا چاہیے (حیوة القلوب)

بنی ہلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ
نے ایک فرشتہ چار منوں والا پیدا کیا جسکے چہروں کا
درمیان فیاضہ ہزار سال کی مسافت کا ہے ایک منہ
سے وہ قیامت تک سجا کر گیا اور کھانا پاک ہو تو اسی پر درکار
کیا بڑا ہے تیز حال اور ایک پھر سے جہنم کی طرف دیکھ گیا
اور کھانا ہلاکت اس شخص کے لئے جو اس میں من ہوا اور
ایک چہرے سے وہ بہترین کو دیکھا اور کھانا بے عقل
ہوئی والوں کو مبارک ہو اور ایک چہرے سے وہ اللہ
کے عرش کو دیکھا اور کھانا پروردگار کے دربار
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو روزہ دار کو خدا کی (زہرۃ الزیاض)
بنی ہلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ
کھانا کاتبین کو رمضان شریف کے مہینہ میں حکم کرتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی امت کی
نیکیاں لکھیں اور برائیاں چھوڑ دیں۔ اور ان کے
گنہگار گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

(زهرة الرياض)

روزے کے تین درجے بیان کئے جاتے ہیں
اول روزہ عوام الناس کا۔ دوم روزہ خواص لوگوں کا
سوم خاص لوگوں کا عوام الناس کا روزہ
صرف بیٹ اور شرمگاہ کو انکی حاجات سے روکتا ہے لیکن
روزہ خاص لوگوں کا وہ صالح لوگوں کا ہے اور وہ کل اعضا
کو گناہوں سے روکتا ہے اور یہ پانچ چیزوں کو لازم کرنے
سے ہوتا ہے۔ اول انکے کو تمام ممنوعات سے بچانا۔ دوم
زبان کا غیبت۔ چھوڑنا اور جلی اور جھولی طقس

وَالْيَمِيمَةُ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ لِمَا رَدَّ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ خَمْسَةٌ
أَشْيَاءٌ تُجْطَلُ الصَّوْمُ أَحَدُهَا تَبْطُلُ ثَوَابُهُ
الْكُذْبُ وَالغِيبَةُ وَالْيَمِيمَةُ وَالْيَمِينُ
الْغَمُوسُ وَالنَّظَرُ يَهْوُو وَالثَّالِثُ كَفُّ
الْأَذْبِ عَنْ اسْتِمَاعِ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَالرَّابِعُ كَفُّ
جَمِيعِ الْأَعْمَاءِ عَنِ الْمَكَارِهِ وَكَفُّ الْبَطْنِ
عَنِ الشُّبُهَاتِ فِي وَقْتِ الْإِنْفَارِ إِذْ لَا مَعْنَى
لِلصَّوْمِ عَنِ الطَّعَامِ الْحَلَالِ ثُمَّ الْإِنْفَارُ
عَلَى الْحَوَامِ فَكُنْ لَهُ كَمَنْ بَعَثَ نَبِيًّا هَكَذَا مَحْضَرًا
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَنْ مِنْ صَائِلِي الْبَيْتِ لَا يَجُوعُ
وَالْعَطَشُ وَالْخَلْسُ إِلَّا بِمَكْرٍ مِنَ الْحَلَالِ
وَقَدْ الْإِنْفَارُ بِحَيْثُ يَمْلَأُ بَطْنُهُ وَلِذَا قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ عَاءٌ بَقِصُ لِي اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ بَطْنِ صَائِلٍ مُتَمَلِّغٍ مِنَ الْحَلَالِ وَآمَّا
صَوْمُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ فَصَوْمُ الْقَلْبِ
عَنِ الْهَمِّ الدِّيْنِيِّ وَالْأَنْكَارِ الدُّنْيَوِيِّ وَ
كَفُّ عَمَّا سِوَا اللَّهِ تَعَالَى بِالْكَلْبِيَّةِ فَإِذَا
تَفَكَّرَ هَذَا الصَّائِلُ فِي مَا سِوَا اللَّهِ يَحْصُلُ
الْفِطْرُ مِنْ صَوْمِهِ وَهُوَ رُبَّمَا الْأَنْبِيَاءُ وَ
الصِّدِّيقِينَ فَإِنْ تَحَقَّقَ هَذَا الْمَقَامُ بِالْأَكْبَارِ
إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالْكَلْبِيَّةِ وَالْإِنْصِرَافِ
عَنْ مَتَرِهِ (زُبْدَةُ الْوَاعِظِينَ)

إِعْلَمُوا أَنَّ الصَّوْمَ عِبَادَةٌ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ
حَوَاسِلُ الْعِبَادِ فَلَا يَقَعُ إِلَّا اللَّهُ وَ

سے مذكر کھنا کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا
پانچ چیزیں روزے کے اجر کو ضائع کرتی ہیں
جھوٹ، غیبت، چغلی۔ اور بھولی قسم۔ اور نظر
بدشعوت سے رسوم کا نون کا بری باتوں کے سننے
اسے روکنا اور چارم تمام اعضا کا ممنوعات سے
روکنا۔ اور انظار کے وقت پیٹ پر کھڑی چیزوں
سے بچنا کیونکہ ایسا روزہ جو طعام حلال سے رکھا جائے
پھر حرام چیز پر انظار کیا جائے بالکل کالعدم ہے
اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص گھڑ یا اور
شہر کو ویران کیا یعنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت
روزہ دار ایسے ہیں کہ صرف بھوکے پیاسے دہشتہ پیٹ
انظار کی وقت پیٹ بھر کر کھائے اس شخص صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا۔ کوئی برحق اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار
کے بھرے ہوئے پیٹ سے بُرائی نہیں۔ لیکن خواص
الخواص لوگوں کا روزہ دل کو دین کے غموں
اور دنیا کے فکروں سے صاف کرنا۔ اور ماسوی
اللہ سے بالکلیہ روکنا ہے۔ یہ روزہ دار حجب
ماسوی اللہ میں فکر کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ
جاتا ہے۔ اور بہ مرتبہ انبیاء اور صدیقین کا
ہے اور اس مقام کا حصول خدا تعالیٰ کی طرف بوجہ
تمام متوجہ ہونے اور ماسوی اللہ سے اعراض
کرنے سے ہوتا ہے (زبدۃ الودیعین)

جاننا چاہو کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ چیر لوگوں کے خواہش
مطلع نہیں کئے یعنی اس کو خدا اور روزہ دار کو کوئی نہیں جانتا۔

الصَّائِمُ فَضَادَ الصَّوْمِ عِبَادَةُ بَيْنَ الرَّسَدِ
 الْعِدَّةِ لَمَّا كَانَ هَذَا عِبَادَةً وَطَاعَةً لَا
 يَغْرِفُهَا إِلَّا اللَّهُ أَصَافَهَا إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ
 الصَّوْمُ مِلِّي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَقِيلَ أَصَافَهُ
 إِلَى نَفْسِهِ لِأَنَّ الصَّوْمَ عِبَادَةً لَا يَقَعُ إِلَّا حَيْثُ
 فِيهَا شَرِكَةٌ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَمُوتُ مِنَ الْعِبَادَةِ مِنْ
 يَعْبُدُ الْقَوْمَ وَيَسْجُدُ لَهُ وَيُصَلِّى لِيَتَمَتَّعَ الْقَهْرُ
 وَيَتَصَدَّقَ لِأَجْلِ الصَّوْمِ وَهُمْ الْكُفَّارُ وَلَيْسَ
 مِنَ الْعِبَادِ أَحَدٌ يَصُومُ لِلصَّوْمِ أَوْ لِلشَّمْسِ أَوْ
 لِلْقَمَرِ أَوْ لِلنَّاسِ بَلْ يَصُومُ لِلَّهِ تَعَالَى لِصَلَاةٍ
 كَانَ هَذَا عِبَادَةً لَا يَتَعَبَّدُ بِهَا بَعْدَ اللَّهِ وَهِيَ عِبَادَةٌ
 خَالِصَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى أَصَافَهَا إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ الصَّوْمُ
 لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَعْنِي أَكُونُ لَهُ عَنْ صَوْمِهِ
 عَلَى كَدِّهِ الرَّبُّوِيَّةِ لَا عَلَى السُّتَحْقَازِ الْعَبُورِيَّةِ
 وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ مَعْنَى قَوْلِهِ وَأَنَا أَجْزَى
 بِهِ كُلُّ طَلْعَةٍ تَوَابَهَا الْجَنَّةُ وَالصَّوْمُ جَزَاءُهَا
 لِنَافِي أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ وَوَجْهِهِ
 بِلَا هَوَاٍ لَا تَرْجُوَانِ انْتَهَى مَا قَالَهُ فِي
 مُخْتَصَرِ الرَّوضَةِ فَخَفِظْهُ وَالْفَيْمُ النَّاسِدُ
 لَا تَكُنْ مِنَ الْمُشْتَبِهِينَ -
 وَيَجُوزُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَمْلَأَ أَفْرَانَهُ وَيَقْلِبَهَا
 فِي رَمَضَانَ عِنْدَمَا إِذَا كَانَ يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ
 فَإِنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْجَمَاعَ أَوْ الْإِثْمَ أَوْ الْفِتْرَ
 أَوْ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ سَجِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
 لَا يَبَاحُ لِلْعَائِمِ التَّقِيلُ وَالْمُسْ

پس یہ اللہ تعالیٰ اور میں کے درمیان ایک عبادت لیکن
 جب یہ عبادت اور طاعت ایسی ہو کہ اس کو اللہ کے سوا
 کوئی نہیں جانتا اس کو اپنی طرف نسبت کیا اور فرمایا
 روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور
 اس نسبت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ روزہ ایک ایسی
 عبادت ہے کہ اسمیں اللہ کے ساتھ کسی شریک نہیں ہوتی
 کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں
 ان کو یہ کہتے ہیں اور بوجہ اوچانے کے آگے بھٹکتے ہیں اور بتوں
 کے لئے قسم کرتے ہیں وہ کفار ہیں لیکن کوئی شخص یہ بوجہ
 چاہتا ہے کہ روزہ نہیں کہنا بلکہ محض خدا تعالیٰ کے
 لئے رکھتا ہے جب یہ عبادت ایسی ہو کہ کسی غیر کے لئے نہیں
 کی جاتی بلکہ خالص اللہ کے لئے ہے اس لئے اپنے نفس کی طرف
 نسبت کیا اور فرمایا روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ
 دوں گا۔ اپنی ربوبیت اور حکم مطابق نہ متعلق جو کچھ برابر
 ابوالحسن نے انا جزئی ہے کے معنی یہ بیان کئے ہیں
 کہ طاعت کا ثواب جنت ہے اور روزہ کی جزا میں ہوں
 میں اس کی طرف دیکھوں گا۔ اور وہ دوسری طرف وہ مجھ
 سے کلام کرے گا اور میں اس سے بلا رسول اور
 ترجمان کے کلام کرتا ہوں یہ کلام مختصر الروضہ میں ہے
 نے یاد رکھا اور لوگوں کو نصیحت کرتا اور شہید ہیں کہ یہ
 روزہ دار کیلئے اپنی عورت کو چھو نا اور بوسہ
 لینا ہرگز نہ ہو بلکہ اگر جہتہ ہو کہ جماع یا انزال
 نہ ہوگا لیکن جب نہ کرے جماع یا انزال کا مصروف چھوٹنے
 سے تو جائز نہیں۔ اور سجدہ میں بیسب رحمہ اللہ نے
 فرمایا دونوں میں روزہ دار کیلئے بوسہ لینا اور چھونا

خَانَ أَوْ لَمْ يَخَفْ لِمَا رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهِ
 أَنَّهُ شَا بَا قَامَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلْ
 وَأَنَا صَاحِبُ فَقَالَ لَا فَتَقَامَ إِلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ أَقْبِلْ
 وَأَنَا صَاحِبُ فَقَالَ لَعَنَ فَعَادَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ
 لَهُ أَتَجِدُ لَهُ مَا حَرَّمَ عَلَيَّ وَنَحْنُ عَلَى دِينِ
 فَاجِدِ فَقَالَ شَيْئًا يَهْلِكُ رَأْسَهُ وَأَنْتَ شَابُ
 لَا تَهْلِكُ رَأْسُكَ بَعِيضُ عَضُوكَ وَعَوْدُكَ
 (روضة العلماء)

فَقِيلَ الْمَرَادُ بِالصَّوْمِ قَهْرٌ عَدُوًّا لِلَّهِ فَإِنَّ
 وَبِسَبِيلَةِ الشَّيْطَانِ بِالْمُتَوَكِّلِ وَإِنَّمَا نَفْسِي
 الشَّهَوَاتِ وَالْأَكْلِ وَالشَّرْبِ فَلَا يَسْتَفَادُ مِنَ
 الصَّوْمِ قَهْرٌ عَدُوًّا لِلَّهِ وَكثير الشَّهَوَاتِ
 لَا يَسْتَدْرِي بِالنَّفْسِ نَفْلًا الْأَكْلِ وَلِذَا
 رَوَى فِي مَنْعِ رُوحِيَّةِ الصَّيِّمِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 لَمَّا نَزَلَ الْعَقْلُ فَقَالَ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ
 أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَنَا
 قَالَ الْعَقْلُ أَنْتَ بَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ
 فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَلَعَلَّ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا آخَرَ
 مِنْكَ ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسًا فَقَالَ لَهَا أَقْبِلْ
 فَكَمْ حَبِيبٌ لَمْ يَدَالْ لَهَا مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَنَا
 فَقَالَتْ أَنَا أَنَا وَأَنْتَ أَنْتَ فَقَعَدَ بَهَا بِنَارِ
 جَهَنَّمَ مِائَةَ سَنَةٍ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَقَالَ
 مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَنَا فَأَجَابَتْهُ كَالْأَوَّلِ
 ثُمَّ جَعَلَهَا فِي نَارِ الْجَوْجِ مِائَةَ سَنَةٍ
 نَسَا لَهَا فَأَقْرَبَتْ

نہایت سے۔ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
 ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس کھڑا ہوا تھا اور پوچھا کہ میں
 بحالت صائم ہونے کے بوسلیوں فرمایا نہ پھر ایک
 بڑھے نے پوچھا فرمایا ہاں پھر جواب دیا کہ کیا آپ نے
 حلال کئے ہیں پھر کوئی کھانے کا کچھ بھی حلال نہ
 ہم ایک ہی میں ہیں۔ فرمایا وہ بڑھا ہے اپنے نفس پر
 قابو نہ رہتا ہے اور تو بوجہ جانی کے قابو نہیں رکھتا
 (روضة السماء)

کہا گیا ہے کہ روزے سے اللہ تعالیٰ کے دشمن کو مقہور
 کرنا مراد ہے۔ کیونکہ وسیلہ شیطان شہوت ہے
 اور شہوات کہانے اور پینے سے بڑھتی ہیں پس
 روزے سے اللہ کے دشمن پر غلبہ اور شہوات کا توڑنا
 تذلیل نفس اور قلت اکل سے حاصل ہوتا ہے
 اور اسی لیے مشرعبۃ روزہ میں مروی ہے کہ اللہ
 نے عقل کو پیدا کیا۔ اور فرمایا میرے سامنے آؤ
 سامنے آئی پھر فرمایا پیٹھ پھیرا ہے پھیری۔ پھر فرمایا
 تو کون ہے اور میں کون ہوں عقل نے کہا تو میرا رب۔ اور میں
 تیرا کمزور بندہ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا عقل میں نے تجھ
 سے مغر ز کوئی مخلوق پیدا نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے نفس کو
 پیدا کیا اور فرمایا میرا پاس۔ اُس نے جواب نہ دیا پھر کہا
 تو کون ہے اور میں کون ہوں۔ اُس نے کہا میں میں۔
 ہوں اور تو تو ہے پس اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال
 جہنم کا عذاب کیا پھر اسے نکال اور فرمایا تو کون ہے
 اور میں کون ہوں اُس نے پہلی کی طرح جواب دیا۔ پھر
 اسے سو سال جہنم میں کھا پھر پوچھا تو اس نے انکار کیا

میں تیز بندہ ہوں اور تو میسر پر دروکار ہے۔ اس کے
اللہ تعالیٰ نے اس پر روزہ فرض کیا (مشکوٰۃ)

بیان کیا جاتا ہے کہ تین روزہ کی فرضیت کی وجہ
یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہشت میں درخت
منوع کھا ایتھا تو آپ کے پیسہ تین دن کے برابر رہا
تھا اور جب آپ نے توبہ کی تو خداوند تعالیٰ نے تین
دن اور رات کا روزہ فرض کیا کیونکہ دنیاوی لذتیں
چار ہیں۔ کھانا پینا، جملع، بندہ کیونکہ یہ
بندے کیلئے حجاب میں خدا سے۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت پر صرف
دن کے روزے فرض کیے گئے اور ان کو کھانا مباح
کیا گیا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے (ہجۃ الاموال)

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مجوسی نے رمضان شریف
میں اپنی بیوی کو کھاتے ہوئے دیکھ کر مارا اور کہا تو مسلمانوں
کے رمضان شریف کیوں تو نہیں کرتا۔ جبہ مجوسی
مر گیا تو ایک عالم نے بحالت غیب اسے جنت میں عزت
کے تخت پر دکھایا۔ اور پوچھا کیا تو مجوسی تھا۔ اس نے
کہا ہاں لیکن میں نے موت کے وقت اوپر کی طرف سے
نہ اسی لئے میرے فرشتوں نے مجھے چھوڑ دیا بلکہ اسلام
کی عزت کی وجہ سے اس کی اسلام سے عزت کم و اس میں
اشارہ ہے کہ جب ایک مجوسی نے رمضان شریف کی عزت
کر کے ایمان حاصل کر لیا تو اس شخص کے کیسے نصیب میں
جو روزہ بھی رکھے اور اس کی عزت بھی گے (زبدۃ المجالس)
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار سے حکایت
بیان فرماتے ہیں کہ نبی آدم کی من نیکیوں کا اجر

يَا أَيُّهَا الْعَبْدُ إِنَّكَ الرَّبُّ نَادِيًا لِلَّهِ تَعَالَى
عَلَيْهَا الصَّوْمُ سَبَبٌ ذَالِكُ (مشکوٰۃ)
قِيلَ الْحِكْمَةُ فِي فَرْضِيَّةِ الصَّوْمِ ثَلَاثَتَيْنِ
يَوْمَانِ أَبَا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَكَلَ فِي
الْجَنَّةِ مِنَ الشَّجَرَةِ بَقِيَ فِي جَوْفِهِ مِقْدَارُ
ثَلَاثِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَابَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَهْرَأَ
يَصُومُ ثَلَاثَتَيْنِ يَوْمًا لِيَلِيَهُمَا لَكَ لَذَّةُ الدُّنْيَا
أَرْبَعَةَ أَطْعَامٍ وَالشَّرْبُ وَالْجَمَاعُ وَالنَّوْمُ
فَالْتَمَسَ حِجَابَ الْعَبْدِ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَرْضَ
عَلَى حُمِيٍّ وَأَمَّتِهِ بِأَنَّهُمَا رَدَّ إِلَيْهِمَا كُلُّهُمَا
فَهُوَ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَكَرَّمَ عَلَيْكَ
(زبدۃ الاموال)

حَكِي أَنْ جَوْسِيًّا رَأَى رَبَّهُ فِي رَمَضَانَ
يَا كُلُّ لَيْلِ السَّوْنِ فَضَرَبَهُ فَقَالَ لِمَ لَوْ تَحْتَظُّ
حُرْمَةَ الْمُسْلِمِينَ فِي رَمَضَانَ فَمَاتَ
الْجَوْسِيُّ فَرَأَاهُ عَالِمٌ فِي الْمَنَامِ عَلَى سَرِيرِ
الْعِزَّةِ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَلَسْتُ جَوْسِيًّا فَقَالَ
بَلَى وَلَكِنْ سَمِعْتُ يَوْمَئِذٍ الْمَوْتِ خَدَّاهُ مِنْ
قُوِيٍّ يَأْمُرُ بِأَنْ يَكْفَى لَكَ كَوْنُكَ جَوْسِيًّا فَافْكَرْ مَوَدَّةً
بِأَنَّكُمْ جَوْسِيًّا رَمَضَانَ فَلَا شَرَاةَ أَنْ
الْجَوْسِيَّ إِنَّمَا احْتَرَمَ رَمَضَانَ وَجَدَّ الْإِيمَانَ
كَكَيْفَ بَيْنَ صَامَةٍ وَأَحْتَرَمَهُ
(زبدۃ المجالس)

رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَاكِيًا عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا

رَانَ اَمَّ يَصَاعِقُ لَهُ اَجْرُهَا مِنْ عَمَلِهِ إِلَى
 سَبْعًا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اِنَّ الصَّوْمَ اِنْ دُرِيَ اَنَا اَجَزِي
 بِهِ اَحْتَكَمْتُ الْعُلَمَاءُ اِنْ تَوَلَّى تَعَالَى الصَّوْمُ لِقَابًا
 اَجَزِي بِمَعَ اَعْمَالِ كُلِّ الدُّوْهِ وَالْمَرْيَ اَجَزِي
 لَهَا عَلَيَّ اِنَّ اِلَٰهَهُمُ اَنَّ الصَّوْمَ لَا يَنْفَعُ فِي رِيَاءٍ
 كَمَا بَقِيَ وَمَعْنَاهُ لَا اِنَّ رِيَاءَ لَعَلَّ اَمَّ دَارِهَا
 الصَّوْمُ مَعْنَى فِي الْقَلْبِ فِي ذَلِكَ اَنَّ اَعْمَالَ
 لَا تَكُونُ اِلَّا بِالْحَرَكَاتِ اِنَّ الصَّوْمَ فَلَمَّا هُوَ
 بِالْيَتِيَّةِ اَللّٰهُ يَخْتَارُ عَنِ النَّاسِ وَثَانِيًا اَنَّ
 الْمُرَادَ يَقُولُ اَنَا اَجَزِي بِهِ اِنَّ اَلْفَرْدَ
 يَجْعَلُ مِنْ قَدَرِ كَوْنِهِ تَصَوُّفٌ جَدِيدٌ وَامَّا
 غَيْرُكَ مِنَ الْعِبَادَةِ اِنْ تَقُولُ بِطَلْمٍ عَلَيْهَا بَعْدُ
 النَّاسِ ثَالِثًا مَعْنَى قَوْلِهِ اَلصَّوْمُ لِقَابًا اَجَزِي
 اَحْمَدُ احْبَبَ الْعِبَادَةَ اَلْكِبَرُ رَابِعًا اِلِذَا ضَافَتْ
 اِلَيْهِ وَهِيَ اَضَافَتْ تَعْنِيهِ قَدْ رَفَعَتْ كَمَا قَالَ
 بَيَّنَّ اَللّٰهُ وَحَامِسَهَا اَنَّ اَلْاِسْتِغْنَاءَ عَنِ الطَّعَامِ
 وَغَيْرِهِ مِنَ الشَّهَوَاتِ مَعْنَى اَلْاِسْتِغْنَاءِ عَنِ
 الصَّيَامِ اِنَّ اَللّٰهُ يُوَافِقُ فَاِنْ اَضَافَتْ اِلَيْهِ
 وَسَادِسًا اَنَّ اَلْعَمَلُ كَذَلِكَ لَكِنْ اَلْوَسْبَةُ اِلَى
 الْمَلَكُوتِ لَا اَنَّ ذَلِكَ حَقِيقَاتُهُمْ وَرَبَّاهُمْ اَلْاَجْمَعِ
 الْعِبَادَاتِ يُوْنِي مِنْهَا مَطْلَعُ الْعِبَادَةِ اِلَّا الصِّيَامُ
 وَالْفَقْرُ الْعَمَلُ عَلَى اَلْمُرَادِ اِلَى الصَّوْمِ وَتَقْوَى
 الصَّوْمِ اَنَا اَجَزِي بِهِ صِيَامٌ مِنْ سَلَمٍ
 صِيَامٌ مِنَ الْمَقَاصِي قَوْلًا وَفِعْلًا
 (مِفْتَاحُ السَّلَوةِ)

دس گئے سے لیکر سات سو تک بڑایا جائے مگر روزہ
 کو وہ میرے لیے ہے اور یہی اسکا بدلہ دوں گا
 الصَّوْمُ لِقَابًا اَجَزِي میں عمل کو قتل مختلف میں
 باوجود اس کے کہ کل اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں
 اول یہ کہ روزے میں دیگر عبادت کی طرح ریا نہیں
 ہو سکتی کیونکہ ریا بنی آدم کے لیے ہے اور روزہ دل
 میں اور یہ کہ کوئی عمل بغیر روزے بلا حرکات نہیں
 ہو سکتا۔ اور روزہ صرف نیت سے ہوتا ہے۔
 جو لوگوں سے مخفی رہتی ہے دوم یہ کہ قَابًا اَجَزِي
 یہ ہے مراد یہ ہے کہ اس کے اجر اور ثواب کی
 مقدار کو وہی جانتا ہے۔ لیکن باقی عبادات
 کو بعض لوگ بھی جانتے ہیں۔ اور سوم یہ
 کہ وہ عبادتوں میں سے مجھے بہت محبوب ہو
 چاہم یہ کہ یہ نسبت روزے کی عزت اور بزرگی
 کے لیے ہے جیسے کہ بیت اللہ۔ اور چہم
 یہ کہ استغناء کے طعام وغیرہ شہوات سے پروردگار
 کے صفات میں جب روزہ طار نے اللہ تعالیٰ
 کے صفات کی موافقت کی۔ اس لئے پروردگار
 نے اپنی طرف نسبت کی ششم ملائکہ کی صفات
 کی موافقت کی وجہ سے اس لئے کہ یہ مکی صفات
 میں ششم یہ کہ تمام عبادات سے معلوم کا حق ظالم
 سے لیکر دیا جائیگا مگر روزہ طار سے نہ لیا جائے گا
 علماء کا بالاتفاق ہے کہ الصَّوْمُ لِقَابًا اَجَزِي ہم
 میں سوم سے مراد اس شخص کا ہے کہ جس کا روزہ تقسم قسم کے
 گناہوں سے بچا ہوا ہو۔ (مفتاح الصلوة)

فضیلت تعلیم و تعلم

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا لَا نَعْلَمُ لَكَ إِلَّا مَا عَلَّمْنَاكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ فَأَنْتَ الْعَلِيمُ مَعْلُومٌ
سَمِعْنَا مِنْ رَبِّكَ رَحْمَةً مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا إِلَى الْعِلْمِ سَلَكَ اللَّهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ
وَأَنَّ الْعِلْمَ يَنْتَفِعُ بِهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَحَتَّى الْحَيَّاتُ فِي الْبَحْرِ وَأَنَّ أَزْوَاجَ السَّمَاءِ وَرَحْمَةً الْإِنْسَانِيَّةِ -

وَكُنْ لَكَ دَرَجَاتٌ قَالَتْ قَالَتْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَغْدُوا فَعَلَّمْتُمْ بَابَ تَرْكِ كَلْبِ
اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ يُصَلَّيَنَّ مَائَةً رَكَعَةٍ
وَلَا أَنْ تَغْدُوا فَعَلَّمْتُمْ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عَمِلَ أَوْ
لَمْ يَعْمَلْ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ يُصَلَّيَنَّ أَلْفَ رَكَعَةٍ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ
يُعَلِّمَ النَّاسَ تَطَعِيَ ثَوَابَ سَبْعِينَ نَبِيًّا
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْعَالِمِ
سَاعَتَيْنِ أَوْ أَكَلَ مَعَهُ لَقْمَتَيْنِ أَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ
كَلِمَتَيْنِ أَوْ مَشَى فِي خُطْوَتَيْنِ أَعْطَاهُ

اور خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے
پھر فرشتوں پر پیش کیا اور فرمایا کہ تم مجھے ہر سوالیہ شہاد کے
نام بتاؤ ورنہ تم کو سزا دیا جائے گا تو ان سے ہر روز کا ہمیں کوئی
علم نہیں سوائے کہ تو نے ہمیں سکھایا یہی کہ تعلم اور حکمت اللہ ہے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی علی رضی اللہ عنہما کہ وہ علم
بہر روایت کرتے ہیں مگر یا جس شخص نے تحصیل
علم میں کسی سفر کیا خدا تعالیٰ اس کو جنت کی طرف چھایا گیا
اور یہ کہ علم کے لیے زمین اور آسمان کی تمام اشیاء
بخشنش راستی میں حتیٰ کہ مچھیاں دریا میں دریا کے کنارے
نیوں کے وارث ہیں -

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ابو ذر اگر تم ہر صبح قرآن مجید سے
ایک باب پڑھو اگر تو وہ تمہارے کو سب سے بہتر ہے
اور اگر تم ہر صبح ایک باب علم سے پڑھو عمل کرو یا ذکر کرو
تو تمہارے لیے ہزار رکعت سے بہتر ہے -

بنی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ایک باب
علم سے اس نیت پر پڑھے کہ لوگوں کو پڑھائے اسکو
شریعوں کا ثواب دیا جائیگا اور فرمایا جو شخص عالم
کے پاس دو گھنٹے بیٹھے یا اس کے ساتھ دو گھنٹے کھائے
یا اس سے دو کلمے سنے یا اس کے ساتھ دو قدم چلے

لے جیہ فرشتوں پر وہ اشیاء کے نام علم علیہ السلام کو سکھائے گئے تھے پیش کر کے ان کے نام لہجے سے قاریں اپنی بہالت ثابت
ہوئی اور وہ ہو گیا کہ شبانہ انسان فرض ہو اور اس خلقت میں حکمت و رحمت تعالیٰ کی پائی بیان کی اور اپنے عجز اور قصور کا
اقرار کر کے یہ جتا یا کہ ان کا سوال بطور اعتراض تھا بلکہ بعینہ استفسار تھا ۱۲ منہ

اللہ تعالیٰ جنتین کجستہ و مثلاً الذین یؤمنون
(مشکوۃ الاثر)

عن علی بن کریم اللہ و عبد الباقی الشریعی علی اللہ
علیہ و الہ وسلم اَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ جِبْرِیْلَ
عَنْ صَلَاحِی لَوْ لَمْ فَقَالَ لَمْ یَسْرُحْ اَمْرُکَ فِی
الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ طَوْبَی لِمَنْ عَزَمَ فِکُمْ وَ الْوَلَدُ
لِمَنْ اَنکَرَهُمْ وَ اَبْغَضَهُمْ (کواشی)
رَوَى عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ
مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَ جَلَسَ فِی حُلُقَتِہِ
الْوَعْدِ وَ سَمِعَ کَلَامَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ عَمِلَ بِہِ اَعْطَاہُ
اللّٰہُ تَعَالٰی سِتَّةَ اَشْیَاءَ الْوِثْقَ الْیُسْرَی فِی الْحِرَکَةِ
یَخْرُجُ مِنْ عَذَابٍ لَقِیْرٍ یُعْطِی کِتَابَ یمِیْنِہِ
وَسَمِعَ عَلَی الصَّیْرَ اِطَاكَ الْبَرْقَ الْخَاطِیْفَ وَ یَحْشُرُ
مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ یَسْمَعُ اللّٰہُ لَہُ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ مِنْ
یَا کُوْنَتَہِ حَمْدُہُ لَہُ اَرْبَعُونَ بَابًا

(زبدۃ الواعظین)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّهُ قَالَ
لِلْعُلَمَاءِ دَرَجَاتٌ فَوَیْ دَرَجَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
یَسْبَعُونَ دَرَجَةً قَامِیْنَ دَرَجَتِیْنِ خَمْسًا دَرَجَةً
سِتِّیْنِ یُقَالُ الْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ یَحْمَدُ
اَسْمَاءُ الْاَوَّلِ اَلْوَعْدُ یَغْیْرِہِ رَیَ کَوْنُ
وَالْعَمَلُ یَغْیْرِہِ عَلْمٌ لَا یَکُوْنُ وَ الثَّانی
اَلْعِلْمُ یَغْیْرِہِ عَلْمٌ یَنْفَعُ وَ الْعَمَلُ یَغْیْرِہِ عِلْمٌ
لَا یَنْفَعُ وَ الثَّالِثُ الْعِلْمُ مَسْئُوْرٌ کَالسَّارِجِ وَ
وَالرَّابِعُ الْعِلْمُ مَقَامٌ لَا نَبِیَّاءَ حَاقَلْ عَلَیہِ

قرآنہ تعالیٰ است و جنتین یکا کہ ہر ایک دو دنیا کے برابر
ہوگا۔ (مشکوۃ الآثار)

حضرت علی کریم اللہ وجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میں نے جبرائیل سے عالموں
کی بات پوچھا فرمایا وہ تیری امت کو دنیا اور آخرت کے چراغ
ہیں مبارک ہے اس شخص کے لئے جو اسکا قدر پہنے اور نبی
ہے اس شخص کے لئے جو اسکا کلمہ اور ان سے بغض نہ کرے (کواشی)
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمایا جو شخص جماعت
سے ناز نہ کرے اور علم کے حلقہ میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ
کا کلام سمئے اور اس پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسکو
پھر چیزیں دے گا۔ رزق حلال اور عذاب
قبر سے نجات دے گا۔ اور اسکا اعمال مہدائیں
مانندہ میں دیا جائیگا اور پھر اس پر ثلج بھی کے گزرے گا
اور نبیوں کے ساتھ اٹھا جائیگا اور اللہ تعالیٰ جنت میں اس
کا گھر سبز باقوت و بانیگہ جسکے چالیس دروازے ہوں گے

(زبدۃ الواعظین)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرمایا
عالموں کے ساتھ سو... درجہ دیگر مومنوں سے زیادہ ہیں
اور دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ
ہے۔ کہا جاتا ہے علم عمل سے پانچ وجہ سے افضل
ہے (اول) علم بلا عمل ہوتا ہے اور عمل بغیر
علم کے نہیں ہوتا (دوم) علم بغیر عمل
کے نفع دیتا ہے۔ اور عمل بلا علم نفع نہیں دیتا
(سوم) علم روشن چراغ کی مثل ہے (چہادام)
علم انبیاء کا مقام ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

عَلَّمَهُ اَتَقَّ كَمَا يَنْبَغِي وَيَنْبَغِي اِسْمًا جَلِيلًا وَالْخَاسِرُ
 الْعِلْمُ صِفَةُ اللَّهِ وَالْعَمَلُ صِفَةُ الْعِبَادِ وَصِفَةُ
 اللَّهِ اَفْضَلُ مِنْ صِفَةِ الْعِبَادِ (تفسیر تیسیر)
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ
 خَيْرُ سَلَامٍ عَلَيَّ السَّلَامُ مَبِينُ الْعِلْمِ وَالْمَلِكِ
 فَاحْتَارَ الْعِلْمُ فَاعْطِيَ الْعِلْمُ وَالْمَلِكُ وَقَالَ
 عَلَيَّ السَّلَامُ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ اَحَدُهُ عَيْنٌ وَكَلَامٌ
 وَوَبْهٌ وَافْتِخَانُ لِعَيْنٍ مِنْ عَيْنَيْنِ وَافْتِخَانُ
 الْاَلَمِ مِنَ اللُّطُوفِ وَافْتِخَانُ الْاَلَمِ مِنَ الْمَلِكِ
 وَالْعَيْنُ مَجَازُ صَاحِبِهِ اِلَى عَيْنَيْنِ وَالْاَلَمُ
 يَجْعَلُ لَطِيفًا وَالْاَلَمُ يَجْعَلُهُ مَلِكًا عَلَى الْخَلْقِ
 وَيُقَالُ يَدُ الْعَلَمِ عَلَى شَرَفِ الْعِلْمِ قَوْلُهُ لَعَالِي
 الْحَمْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا
 لَا تَنْفَكْ اللَّهُ تَعَالَى اعْطَى مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ
 كُلَّ الْعِلْمِ وَلَمْ يَأْمُرْ بِطَلَبِ زِيَادَةٍ غَيْرِ الْعِلْمِ
 رَحْمَةُ الْاَلَمِ الْاَبَدِيَّةُ

حُكَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَهُ اَنْبِيََاءُ بِالْبَيِّنَاتِ مِنَ الشَّيْطَانِ حِينَئِذٍ
 بَايَعَهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
 مَلْعُونُ مَا تَقْتَضِي هُنَا فَقَالَ الشَّيْطَانُ اُرِيكَ
 اَنْ تَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَاقْسُدَ صَلَوةَ هَذَا الْمَسْجِدِ
 وَلَكِنْ اَخَذْتُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الشَّيْءَ قَالَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَلْعُونُ اِمْرًا غَفَلَ
 مِنْهُ لِي وَهُوَ فِي الْعِبَادَةِ وَالْمَسَاجِدِ
 مِمَّنْ رَجَّاهُ وَالْمَسَاجِدُ فِي الْغَفْلَةِ تَحْتَ اَمْرِ

وسلم نے فرمایا میری امت کے علماء و انبیاء بنی اسرائیل کے
 بین ختم علم اللہ کے تھا کہ اور علم بندوں کی صفت
 اور اللہ کی صفت بندوں کی صفت افضل ہے تفسیر تیسیر
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا حضرت
 سیدنا علیہ السلام علم اور ملک کے درمیان اختیار دے
 گئے ہیں انہوں نے علم کو اختیار کیا پس وہ علم اللہ ملک
 دونوں دیتے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 علم کے تین حرف ہیں عین نام مہم اور اتفاق عین
 کا عین سے ہے اور لام کا لطف سو ہے اور یم
 کا ملک سو عین علم کو عین میں لیا جاتا ہے - اور لام
 لطیف کرتا ہے اور یم مخوق پر بادشاہ کرتا ہے
 اور کہتے ہیں شرف علم پر خدا تعالیٰ کا یہ قول مالک
 کرتا ہے (وَقُلِّبَ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا) کیونکہ خدا تعالیٰ نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم دیئے اور
 سوائے علم کے اور کسی شے کے زیادہ طلب کرنے کا
 حکم نہیں کیا - (محاسن الابرار)

بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے
 دروازہ کی طرف آئے ورواۃ پر شیطاں کو دیکھا
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ملعون تو
 یہاں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا میں جو زمین پر داخل ہونا
 چاہتا ہوں - اور چاہتا ہوں کہ اس نماز کی عزت
 کو فاسد کر دوں لیکن میں اس سوینو لے سے ڈرتا ہوں
 آپ نے فرمایا تو نماز سے کیوں نہیں ڈرتا حالانکہ وہ اپنے
 پروردگار سے سرگوشی اور عبادت میں ہے -
 اور سونے والا جس سے تو ڈرتا ہے غفلت میں ہے

مِنْهُ قَالَ الشَّيْطَانُ الْمَصْلِيُّ جَاهِلٌ وَفَسَادٌ
 آمَنَ وَلَكِنَّ الْغَائِبِينَ عَالِمٌ لَّيَّا أَغْوَيْتَ
 الْمَصْلِيَّ وَافْسَدْتَ جَمَلَهُ أَخَذْتُ مِنْ
 يَقِظَتِهِ وَأَصْلَحَ جَمْعُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 كَوْنُوا الْعَالِمِينَ وَكُونُوا عِبَادَ الْحَيَّاهِلِ

(وہ تاجہ المتعلمین)

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْفَظَ الْعِلْمَ
 فَحَلِيهِ أَنْ يَكُونُ مَحْسُوسًا فِي الْأَوْثَانِ وَالصَّلَاةِ
 الْكَلِيلَةِ الْكُورِ الْعَتَبَةِ وَالْمَنَافِعِ وَالْمَوَاضِعِ
 وَالْغَالِيَةِ النَّقْوَى وَالْمَسِيرِ وَالْعَلَمَةِ وَالْكَوْنِ
 أَنْ يَكُنْ كُلُّ النَّقْوَى لِلشَّهَوَاتِ وَالْخَاصَةِ
 السَّوَالِ

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ مَعَ الْعِلْمِ وَشَرُّهُ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ مَعَ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ الْوَاحِدُ
 أَكْبَرُ مِنْ حَجَرِ الْقُصْبِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى
 مِنْ أَلْفِ شَرَفٍ وَالْمَرَادُ مِنَ الْعَالِمِ
 فِي هَذَا الْحَدِيثِ هُوَ عَالِمٌ عَمَلٌ وَحَالِمٌ
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقَ
 الْعَرَبِ مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا عَلَى بَابِ مَا زَادَ
 الْعُلَمَاءُ فَمَا زَادَ إِلَّا نَبِيَاءَ وَرُسُلًا
 قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُسُوسٌ
 سَاهِبَةٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ أَحَبُّ

إِلَى

فیضان کے کما نازی جاہل ہے اور کون نقصان
 آسان ہے لیکن ہونے والا عالم ہے جس میں اس
 نازی کو بہکاؤں کا اور اسکی نافرمانی کروں گا
 تو میں اس کے پیدا ہونے اور صلیٰ صلح کر دینے
 سے ڈرتا ہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 عالم کا سونا جاہل کی عبادت بہتر ہے (تاجہ المتعلمین)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی
 یاد دہشت کا بارود کرے تو کوسیدھا کہہ جائے جسے توروں کے
 اپنے وسطے لازم پکڑے ایک یہ کہ ان کی نافرمانی دوسرے
 ہی جو دودم و صوفی ہر پشہ رکھے یعنی جہاد و صوفی
 کو یہ ہی ہو چکی تھی کہ اسے شوم ظاہر و پوشیدہ میں ہر پشہ
 پائیدہ ہو چاہے تقویٰ ہی کیلئے کہ نہ کہ فریضہ کیلئے یہ سب کمال
 جہاد و تقویٰ کا سلام فرمایا جو کہ دنیا اور آخرت

کی بلانی علم کے سبب ہے اور ہر ایک کی جہاد اور آخرت
 کی محبت علم ہے اور ایک عالم ازادی فضیلت کا بارگاہ ازادی
 میں ایک ہزار شہید سے بڑھ کر ہے اور اسی عالم سے

اس حدیث میں وہ عالم ہے جو کہ علم و عمل میں بھی لائق
 اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و
 تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک شہر بنایا جو ہے جس کے
 دروازے نہ پر ہلکا ہوا ہے جس شخص نے علموں
 کی زیارت کی گویا کہ اس نے نبیوں کی زیارت کی سیوا
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک گھڑی کا
 بیضا علم کی مجلسوں میں کے داس اللہ تبارک

و تعالیٰ کے ہاں

لہ میرا ایک اور جگہ سرور کائنات مقرر ہو چکا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام و رثۃ الانبیاء

اللّٰهُ مِنْ عِبَادَةِ الْاَلْفِ سَنَةٍ

رَوَى عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
خَلَقَ مَدِيْنَةً مِنْ نُورٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَقَالَ
اللّٰهُ نَبِيُّكُمْ مَرَّاتٍ فِيهَا الْاَلْفُ مَبْعُوثٌ
مِنْ دُوْدٍ يَا قُوْتِ وَذُرِّيَّوْجِدٍ وَلَوْ لَوْ وَ
مَوْجِبٍ قَاذٍ اَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَعْتَبَرُ اَوَّلُهَا
لَقَدْ تَعَالَى مِنْ مَّوَدٍّ مِنْ قَبْلِ الْوَحْيِ اِنَّ الْوَحْيَ
صَلَاةُ الصَّلَاةِ الْحَسَنَةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَجَسَدُ
خَلْقِهِ الْعِلْمُ يَجْعَلُونَ اِلَى ظِلِّ هَذِهِ اَلَا فَتَجَارِ
الْيَوْمَ يَجْعَلُونَ تَحْتَ هَذِهِ اَلَا فَتَجَارِ لَقَدْ
نُؤْمِنُكُمْ كَيْفَ اَيُّكُمْ يَوْمَ مَا اَوْدَعْتُمْ مِنْ نَفْسِهَا مَا
تَشْتَوِيهِ اَلَا نَحْنُ وَتَدَارِ الْاَعْيُنُ فَيَقَالُ
لَهُمْ كَلَامٌ اَمَّا تَجْمَعُوا (كله فی مباحثہ الاسرار)

وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ
يُحْزَنُ يَمُوتُ الْعَالَمُ اَلَا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ
كُتَابًا يَلْقَاهُ اَلَوْ تَحْمِيْدٌ كَذَا قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَوْتُ الْعَالَمِ مَوْتُ الْعَالَمَةِ وَفِي الْوَارِثِ
مَنْ هَتَمَ اِفْرَادًا مَوْتَ الْعِلْمِ بِكَلِمَةِ الْجَمَاعِ
يَكْفُرُوْنَ بِطُلُقِ الْوَارِثِ طَلَقًا يَابِتًا اَعْنَدَ
لَحْمًا وَغَنَدَ اَهْلُ الْفَقْرِ

وَقَالَ الصَّدِّقُ الْمُهَبَّدُ فِي فِتَاوَى بَدِيْعِ
الدِّيْنِ مَرَّاسْتَحْفَ بِالْعَالَمِ يَكْفُرُوْنَ وَتَطْلُقُ
اِفْرَادًا بَابًا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيَأْتِي
زَمَانٌ عَلَى اُمَّتِي يُفْرَوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ
الْفُقَرَاءِ فَيَبْتَلِيَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِثَلَاثِ

ہزار سال کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔

تیرہویں صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے نیچے عرش کے اپنے نور سے ایک شہر
پیدا کیا ہو ہے جو دس دین کے برابر ہے ہمیں ہزار
درخت موتی یا قوت اور زبرجد اور مرجان کے ہیں
قیامت کیندن لنگے سے کوئے جانیں گے۔ پھر
خدا تعالیٰ کی طرف سے پکار نہو الا پکارے گا کہاں
ہیں وہ لوگ جنوں نے پانچوں نازیبا جماعت ادا
کیں۔ اور اللہ علم میں بیٹھے آئیں وہ درختوں کے
سائے میں آج دن۔ وہ آئینے اور ان درختوں کے
نیچے بیٹھنے پھر ان کے سامنے ایک نوری دسترخوان
رکھا جائیگا جس میں تقسیم کی جان اشیاء ہوگی نہیں
کھا جائیگا۔ انہیں سب کھاؤ۔ (مکاشفۃ الاسرار)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن عالم کی
موت ہوگی علمیں ہوائیں گے یہ خدا تعالیٰ ہزار عالم اور
ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے اور یہ طرح فرمایا ایک عالم
کام مرنا جان کا مرنا ہے۔ اور کواشی میں ہو جو کوئی
عالم کو کلمہ حلال کے ساتھ نکالی ہے وہ کافر ہے۔ اور
اسکی عورت مطلقہ ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ وراہل
فقہ رحمہ اللہ علیہم کے نزدیک۔

صدر شہید نے فتاویٰ بیع الدین میں لکھا ہے
جو عالم کی امانت کرے وہ کافر ہے اور اسکی عورت
مطلقہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میری امت پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ لوگ علماء اور
فقہاء کو لنگے اور لہڑائیں تین بلاؤں میں مبتلا اور

بَيِّنَاتٍ لِّأُولِي الْبَالَاءِ فَمَنْ الْبَرْكَهٖ مِنْكُمْ سَمِعْتُمْ
 الْكَذِبَ مِنْكُمْ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سُلْطَانٌ
 عَلَى الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بِيُخْرِجُونَ مِنَ الدُّنْيَا بَيِّنَاتٍ
 لِّأُولِي الْبَالَاءِ (کذا فی مکاشفۃ الاسرار)
 رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ كَانَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُؤُوبٌ يَأْتِيهِمْ مِنْهَا الْجَنَّةُ
 يَغْتَرِدُونَ فِيهَا الْحَيَاتِ الْعَدْلِيَّةَ لَأَوَّلُ الْعَالَمِ
 الَّذِي عَمِلَ بِوَالِدِهِ وَالثَّانِي الْحَاجُّ الَّذِي
 حَجَّ بِغَيْرِ عَمَلٍ الْقَسَادُ وَالثَّالِثُ الشَّهِيدُ
 الَّذِي قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ وَالرَّابِعُ الْمُسْلِمُ الَّذِي
 لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ وَلَا تَفَقَّرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 بِغَيْرِ رِيَاءٍ فَيُنَادِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَلَا هِيَ الْجَنَّةُ
 أَوَّلَ مَا يُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى حَبْرًا لِيُحْكَمَ
 بِحُكْمِهِمْ فَيَقُولُ أَوَّلَ الشَّهِيدِ فَيَقُولُ
 لَهُ مَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا وَمَنْتَ تُرِيدُ دُخُولَ
 الْجَنَّةِ أَوَّلَ فَيَقُولُ قُتِلْتُ فِي الْمَعْرَكَةِ لِرَبِّهِ
 اللَّهُ تَعَالَى فَيَقُولُ مِمَّنْ سَمِعْتَ ثَوَابَ
 الشَّهِيدِ فَيَقُولُ مِنَ الْعُلَمَاءِ فَيَقُولُ الْحَفِظُ
 الْأَدَبُ وَلَا تَقْدَرُ عَلَى مَعْلُومٍ ثُمَّ يَرْفَعُ
 رَأْسَهُ إِلَى الْحَاجِّ فَيَقُولُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ إِلَى
 الْمُسْلِمِ فَيَقُولُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَقُولُ الْعَالَمُ
 إِلَهِي مَا حَصَلَتْ أَعْمَالُ الْبَنِيَّانِ وَالْمُسْلِمِ
 بِسَبَبِ حَسَابِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنَ
 الْعَالَمُ بِأَرْضِ مَنْ أُنْفِخَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ حَتَّى
 يَدْخُلَ إِلَيْهَا الْجَنَّةُ وَهَلْ وَلاَ

کر گیا (اول) اُن کے کھولیں برکت ٹھانی چلے گی
 (دوم) اُن پر ظالم بادشاہ کو سلاطین
 کا (سوم) وہ دنیا سے بلا ایمان نکلیں گے
 (مکاشفۃ الاسرار)
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ قیامت کے
 دن بہشت کے دروازے پر چار گروہ بلا حساب
 اور عذاب لائے جائیں گے (اول) عالم پہ عمل کو
 (دوم) وہ عالمی جنوں نے بلا قصور حج کیا۔
 (سوم) وہ فہمیدہ جہنمی سبیل اللہ مرحہ میں مقتول
 ہوئے (چهارم) وہ سخی بہوش حلال کیا یا مبارک
 اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہج کیا وہ آپس میں
 جنت میں پہلے داخل ہونے کی نسبت جھگڑا
 کریں گے خدا تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام
 کو فیصلہ کیسے بھیجیں گے حضرت جبرائیل اول شہید
 سے پوچھیں گے اور کہیں گے کہ تو نے دنیا میں کونسا کام
 کہ تو نے کیا کیا ہے اور کہا جاتا ہو تو کہیں گے کہ میں
 میں اللہ کے راستہ میں اسکی فدا کر کے قتل کیا گیا پھر
 حضرت جبرائیل پوچھیں گے تو شہید ثواب کس سے سنا
 کیسا عالم سے جبرائیل فرمائیں گے اپنے معلم کے ادب
 کو نگاہ رکھ حاجی کی طرف متوجہ ہونے اور سید طرح
 کیسے پھر سخی کی طرف متوجہ ہو کر سید طرح کیسے
 پھر عالم کیسے اتنی میں نے علم سخی کی سخاوت اور احسان
 سب حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ عالم نے
 سچ کہا پھر دعوان جنت کو علم رکے گا کہ بہشت کے
 دروازے کھول دے گا اور اول سخی جنت میں داخل ہوا و

بَعْدَهُ (کذا فی مشکوٰۃ الاحوال)

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَضَّلُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَامِدِ كَفَضَّلْتُ عَلَى أَذَقَاكُمْ وَكُنَّا أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا عَلَيْهِمُ احِبُّ عَلَيْهِمُ وَقَالَ حَسَنٌ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ يُورِثُ يَوْمَ الْوَعْدِ بِكُمْ الشَّهَادَةُ أَنْتُمْ تَجْمَعُونَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عِلْمُكُمْ الشَّهَادَةُ وَكَذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَنْ عَلِمَ الْأُمُورَ الْأَوْسَمَاءَ وَلَا تَكُنْ رَابِعًا أَهْلُهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَهْمَالِ الْفَضْلُ فَقَالَ الْعِلْمُ يَا اللَّهُ لَا تَقِيلُ الْعَمَلُ يَنْفَعُ مَعَ الْعِلْمِ وَلَا تَكْتَنِزُ الْعَمَلُ لَا يَنْفَعُ مَعَ الْجَهْلِ فَعِلْمٌ مِنْ هَذَا أَنَّ الْعِلْمَ أَشْرَفُ بِجَاهِزٍ مِنَ الْعِبَادَةِ وَفَلَيْتَ لَا يَدَّ الْعَبْدُ مِنَ الْعِبَادَةِ مِنَ الْعِلْمِ وَلَا لَكَانَ عَلَيْهِ مَبَادٍ مَنْشُورًا وَقَالَ أَنْظِرْنِي وَجِدَانِي إِلَى عِبَادَةٍ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ فَاهِلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الشَّمَلَةُ فِي جُحُومِهَا وَالْحَوْتُ فِي بَحْرِ يَصْلُونَ عَلَى مَعْلَمِ النَّاسِ كَيْدًا (زبدة الواعظين)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي أَحْمَ عَلَى شِمَانِ خَصَالٍ فِيهَا أَرْبَعٌ لَا هَلُ الْجَمْعُ وَجِبْ مِلْجُ وَبَارِئُ نَفْسٍ وَقَلْبُ تَقَى وَبِكُ مَسْخِي وَأَرْبَعٌ لَا هَلُ الشَّارِ وَجِبْ بَارِئُ وَبِكُ نَاجِسٌ وَقَلْبُ شَرِيذٌ وَدِينٌ يَجْزِلُ عِلْمٌ وَرَسُولٌ

پچھے یہ لوگ (کذا فی مشکوٰۃ الانوار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت پر میری فضیلت کی طرح ہے تمہارے ادنیٰ پر۔ اور اور یہ طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے دئی کی کہیں علم ہوں اور علم کہ دوست کھاتے ہوں اور سن نے فرمایا عالموں کی روشنائی قیامت میں شہید کے خون سے وزن کی جائیگی اور عباد کی سیاہی شہد کے خون سے وزن ہوگی اور یہ طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم ہو یا غلام یا سامع۔ اور جو مقام ہو کہ ہاک نو بلے کہا گیا یا رسول اللہ کو سامع افضل ہے فرمایا علم۔ کیونکہ علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی فائدہ دیتا ہے۔ اور بہت عمل بھالت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم عبادت سے افضل ہے لیکن علم کے ساتھ عمل ضروری ہے ورنہ علم بے فائدہ ہوگا +

اور فرمایا عالم کے چہرے کی طرف نگاہ کرنا عباد ہے اور فرمایا اللہ اور فرشتے اور تمام زمین اور آسمان والے حتیٰ کہ جوئی اپنے شولخ میں اور حبسلی دریا میں علم دین پر ملنے والے پر رحمت طلب کرتے ہیں۔ (زبدة الواعظین)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے انسان کو آٹھ خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا چار خصلتیں ان میں سے اہل جہنم کی ہیں اور چار خصلتیں فصیح زبان پر ہو کر دل بھی اچھا اور چار خصلتیں دورِ جنوں کی ترشہ زبان پر ہو کر دل سخت ساتھ نبیوں سے اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ أَصْنَاءُ
النَّاسِ لَهُمُ الْعُلَمَاءُ الْعَالَمُونَ وَالْفُقَرَاءُ الْمُدْعُونَ
وَالْمُتَصَرِّفُونَ لِلْجَاهِلُونَ بِإِلَهِهِمْ -

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوَامُ الدُّنْيَا
يَأْتِيهِمْ أَهْلُهَا بِعِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَالثَّانِي
يَعْدِلُ الْأُمَرَاءُ وَالْثَّلَاثُ بِخَاوَةِ الْأَغْنِيَاءِ
وَالرَّابِعُ يَنْعَوِي الْفُقَرَاءُ وَكَوَلَا يَعْلَمُ الْعُلَمَاءُ
هَلْ هِيَ الْيَسَارَةُ وَكَوَلَا يَخْدَعُ الْأَغْنِيَاءُ هَلْ هِيَ
الْفَقْرَةُ وَكَوَلَا دَعَا الْفُقَرَاءُ هَلْ هِيَ الْأَغْنِيَاءُ
وَكَوَلَا عَدَلَ الْأُمَرَاءُ لَا كُلُّ بَعْضِ النَّاسِ
بَعْضًا كَمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْغَنَمَ -

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ انْفَقَ دُرْهُمَا
عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ فَكَأَنَّمَا انْفَقَ مِنْ جِبِلٍّ أَحَدٍ
مِنَ الذَّهَبِ لَا خَيْرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ
الْجَمَاعَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَلْبَسَ يَوْمًا لَمْ تَنْفُسُهُ
وَكَعْدَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّفَقَاتِ
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ
فَتَوَحَّشَ لِبَدَنِهِ كَبَّرَ اللَّهُ تَعَالَى يُعْطِيهِ اللَّهُ فِي
الْفِتْرِ دَسَ سَبْعِينَ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي حَمْدِهِ
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ
نَهْرِ جَارِدٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ
كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى عَلَيْهِ
وَنَحْرُهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنْ كَذَلِكَ الصَّلَاةُ قَبِيلُ
الدُّنُوبِ (دقائق الاخبار)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے تین قسم کے لوگوں
سے دُور (اول) غافل علماء سے دُور و ثانی
فقراء سے سوم جال صوفیوں سے -

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا کا قوام چار
چیزوں پر ہے (اول) علماء کے علم سے دُور
امراء کے عدل سے سوم اغنیاء کی سخاوت سے
دُور چارم فقرہ رکی دعا سے اور اگر علماء کا علم ہو
تو جلا و ہلاک ہو جائیں - اور اگر اغنیاء کی سخاوت
نہ ہو تو فقر و ہلاک ہو جائیں اور اگر فقرہ رکی دعا
نہ ہو تو اغنیاء و ہلاک ہو جائیں اور اگر جلا و ہلاک نہ ہو
تو لوگ ایک دوسرے کو کھائیں یہی بکری کو کھا تھے
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طالب
علم پر ایک درہم خرچ کرے گویا اس نے جبل احد کے
برابر سونا خرچ کیا -

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس
دن باجماعت نماز پڑھے خدا تعالیٰ اسے نفاق سے
بری کرے گا -

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو صبح کی
نماز کے بعد اللہ کی یاد کیلئے بیٹھے اللہ تبارک و تعالیٰ
اسے فردوس میں چاندی اور سونے کے ستر پہنے گا
اور فرمایا مثال نماز کی ایک نہر کو طرح جو قوم میں سے
کسی کے دروازے پہنچتی ہو - اور قوم ہر دوزخ میں
پانچ دفعہ نہاتے ہو - کیا نہانے والے کے بدن پر
کوئی میل ہے گی - کہ انہیں فرمایا اس طرح نماز
نگاہوں کو دھو دیتی ہے (دقائق الاخبار)

الْمَازِنَ كَوْمَهُمْ يَسْبِرُونَ مَضَانِ وَأَنَا أَكُونُ
 أَقْرَبَ إِلَيْكُمْ مِنْكَ فَإِنْ كُنْتُ بَيْنِي وَ
 بَيْنِكَ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ فَلَا أَصَاحِبَتِ
 أَمْتُ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَأَبْيَضَتْ شَفَاهُمُ
 وَأَصْفَرَتْ أَلْوَانُهُمْ أَدْعُمُ ذَلِكَ الْحُجُبَ وَتَوَتَّ
 الْأَنْظَارُ يَا مُوسَى طَوِّبْ لِي مِنَ عَطَشِ كَيْدَاهُ
 وَجَاءَ بَطْنُهُ فِي رَمَضَانَ فَلَا أَجَارِيَهُمْ دُونَ
 لِقَائِي فَيَسْبِغُنِي لِلْعَافِلِينَ أَنْ يَعْرِفَ حُرْمَتَ
 هَذَا الشَّهْرِ وَيَحْفَظَ عَلَيْهِ مِنَ الْجَسَدِ الْعَدَاوَةِ
 لِلنَّسَائِلِينَ وَمَنْ ذَلِكَ يَكُونُ حَائِفًا وَخَافِيًا
 اللَّهُ أَقْبَلَ مُنَومَهُ أَمْ لَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا
 يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ يَجُوزُ الصَّالِحُونَ
 مِنْ قُبُورِهِمْ وَيَعْرِفُونَ صِيَامَهُمْ يَتَقَبَّلُونَ
 بِالْوَايِدَةِ الْمُحْفِ وَأَلَا بَارِي تَقَالَ لَهُمْ
 كَلُوا فَذَكَّرَهُمْ حِينَ شَبَّ النَّاسُ وَأَشْرَبُوا
 قَدْ عَطَشْتُمْ جِئْتُمْ دَوَى النَّاسِ وَأَسْتَرْجُوا
 فَيَا كَلُونَ وَيَسْبِرُونَ وَالنَّارُ فِي الْحَسَابِ
 (تنبیه العافلین)

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَضَائِلِ
 الرَّمَاوِيِّ فِي شَهْرِ مَصَابٍ فَقَالَ يَجُوزُ الْمَوْتُ
 مِنْهُ سَبْعِينَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ كَيَوْمِهِ وَكَذَلِكَ أُمُّهُ
 وَفِي لَيْلَةِ الثَّلَاثَةِ يُعْفَرُ لَهُ وَلَا يُؤِيرُ زَكَرَا
 مُؤْمِنِينَ وَفِي الْأَيْلَةِ الثَّلَاثَةِ يَسْأَلُ عَمَلُكَ
 مَنْ تَحْتَ الْعَرْشِ عَمَلُكَ تَعْلَمُ الْعَمَلُ عَمْرُ

اور انہیں رمضان شریف کی بزرگی بخشوں گا اور تم سے
 اُن کے نزدیک زیادہ ہو گا کیونکہ میرے تم سے بحالت
 تشریف لے رہا ہوں گے چاہوں کہ کلام کی لیکن جب محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نہ ہوگی اور سفید
 ہونگے اُن کے ہونٹ اور ان کے رنگ وہ ہونگے تو اظہارِ کرم
 ان پر ہو گا وہ گناہوں کا بے خوف مبارک ہو وہ بندہ جس کا
 جگر سیاہا ہوا ہو پھر رمضان شریف میں سوچا ہو ان کی جزا
 میری ملاقات ہو پس اُن کو اُن کے لائق ہو کہ وہ اس مبارک
 کی عزت کرے اور اپنے دل کو مسلمانوں کے حسد اور
 عداوت سے محفوظ رکھے یا جو اس ایک پھر خدا تعالیٰ سے
 ڈتا ہو کہ اس کا روزہ قبول ہو گا یا نہ کیونکہ اللہ تعالیٰ
 پریم کاروں کا روزہ قبول فرماتا ہے جب روزہ دار اپنی
 قبروں کے ٹکینے اور اپنے روزوں کو پہچانے اور ان
 کے روبرو کہانوں کے خواہش کے جائے اور تحفے اور
 کوزے پانی کے اور کہا جائے گا کیونکہ جب لوگ کھاتے
 تھے تو تم ہو گے ہے اور یہ کیونکہ جب لوگ پیتے تھے تم
 اس وقت پیاتے تھے اور آرام کرو پس کھائیں گے اور
 پیئیں گے حالانکہ لوگ حساب میں ہونگے (تنبیہ الغافلین)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان کی تاز تلواری کی نیت
 ہو چکا گیا اپنے فرمایا اول ان رمضان شریف کی مومن
 گن ہوں سطح نکلیا ہے جب کہ وہ بھی ان کے پیٹ
 سے نکلا ہے اور دوسری رات وہ خود اس کے والدین اگر
 مومن ہوں تو مجھے جانتے ہیں و تیسری رات عرش کے نیچے
 سے فرشتے پکارتے ہیں کہ پچھلے گناہ پر وہ کار نے

الْكَفَّارَةُ فِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ عَشْرَةَ نَدَا
مَلَكُ يَاعْبَدُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ رَضِيَ عَنْكَ وَ
عَنْ وَالِدَيْكَ وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ عَشْرَةَ
يُؤْتِيهِ اللَّهُ دَرَجَاتٍ فِي السَّمَاءِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ
يُطْفِئُ كَوَاكِبَ الشَّهَادَةِ وَالصَّالِحِينَ -

وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَالْعِشْرِينَ بَنَى اللَّهُ لَهُ
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنَ التَّوْحِيدِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ
الْعِشْرِينَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْلَكُ مِنْ قُلُوبِهِمْ وَ
مِنْ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالْعِشْرِينَ بَنَى اللَّهُ لَهُ
مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ كَانَ
لَهُ ثَلَاثُونَ عَشْرُونَ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً وَفِي اللَّيْلَةِ
الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِينَ يُؤْتِيهِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ وَالْعِشْرِينَ يُؤْتِيهِ
اللَّهُ ثَوَابَ رُبْعَيْنِ عَامًا -

وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبُرْقِ الْخَاطِفِ وَ
فِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ وَالْعِشْرِينَ يُؤْتِيهِ اللَّهُ لَهُ
أَنْفَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ

وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ عَظَّمَ
اللَّهُ ثَوَابَ لَفَ حَجَّةٍ مَقْبُولَةٍ -

وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّلَاثِينَ يَقُولُ اللَّهُ يَا عَبْدِي
كُلْ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ وَاعْتَمِلْ مِنْ مَنَامِ
السَّابِقِينَ وَأَشْرِبْ مِنَ الْكَوْثَرِ أَنَا ذِكْرُكَ
وَأَنْتَ عَبْدِي (محالس)

عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ النَّبِيِّ

ہے۔ اور اٹھارہویں رات فرشتہ پکار رہے ہے
اللہ کے بندے! مجھ سے اور تیرے والدین
سے بیشک خدا تعالیٰ راضی ہوا۔ اور اسیسویں
رات اللہ جنت المفرد میں اس کے درجات بلند
کرے گا۔ اور بیسویں رات خدا تعالیٰ اس کو شہداء اور صلحا
کے برابر ثواب دے گا اور اکیسویں رات اللہ اس کا
گھر جنت میں لے گا بنا دے گا اور بائیسویں رات قیامت
کے دن ہر غم اور فکر سے خوف آئے گا۔

اور تیسویں رات اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں
بنائے گا۔ اور چوبیسویں رات اس کی جو بیسیں
دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ اور پچیسویں رات اللہ
تبارک و تعالیٰ اسے عذاب قبر نہ کرے گا۔

اور چھبیسویں رات اللہ تبارک و تعالیٰ چالیس
برس کا ثواب بڑھاتا ہے۔

اور ستائیسویں رات وہ قیامت کے دن پھر اس
پر بجلی کی طعج گزرے گا۔ اور اٹھائیسویں رات
اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے ہزار درجے
جنت میں بلند کرے گا۔

اور انتیسویں رات اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو ہزار
حج مقبول کا ثواب دے گا۔

اور تیسویں رات اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میرے
بندے! بہشت پہلے کھاد اور سیل کے پانی
سے نہا۔ اور آب کو شرب میں تیرا پروردگار ہوں
اور تو میرا بندہ ہے (محالس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ

مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمِتْ لَمْ يَلِدْ قَالَ قَالَ مَا تَعْلَمُ لَيْمَنًا
 وَخَلِيسًا يَأْتِيهِ لَمْ يَأْتِ قَدَمٌ مِنْ ذَنْبِهِ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَلِدْ
 عَلَيْكَ السَّلَامُ يَفْعَلُكَ الْعَشْرُ الْأَخِيرَ
 مِنْهُ رَسَعَانِ حَتَّى تَوَكَّلَ اللَّهُ تَعَالَى
 لَمْ يَأْتِ قَدَمٌ أَزْوَاجَهُ بَعْدَ هَآئِ
 لَمْ يَلِدْ فِي يَوْمٍ يَمِينٍ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ
 لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ
 (شرح المشابق)

واکر وسلم سے روایت کرتے ہیں جو ایمان سے برائے
 طلب خواب عکاف بیٹھ کر پچھلے گناہ بخشے جائیں گے
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان فریضہ کے اخیر دن کے
 میں عکاف بیٹھا کرتے تھے حتیٰ کہ اپنے وفات
 پائی پر آپ کے ازواج مطہرات اپنے گھر
 بیٹھتے تھے۔ اس واسطے فقہانے بیان کیا ہے
 عورتوں کیلئے متعجب کہ اپنے مکانوں میں عکاف
 بیٹھیں (شرح المشارق)

حیات بعد ممات کا بیان

وَأَنَّ قَالَ إِنْ هُوَ لَمْ يَلِدْ فِي كَيْفَ حَيٍّ
 الْمَوْتِ قَالَ أَوَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَكُنْ لَكُمْ
 قَلْبِي قَالَ فَعَدَّ أَرْبَعَةَ مِنَ الظُّلُمِ قَصْدُ هُوَ إِلَيْكَ
 تَعْلَمُ لَمْ يَلِدْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْ جَبَلٍ لَمْ يَلِدْ
 يَا نَبِيَّ لَمْ يَلِدْ سَعْيًا طَوَّاعًا أَنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 حَكِيمٌ

جب حضرت ابراہیم نے اپنی مرنے کا رجوع من کیا کہ یہ مرد گوار
 دیکھا مجھے اپنی قدرت کو تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے کہ اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا کیا تو ایمان نہیں کرتا کیا کہ میں لیکن انہوں کو اہل ایمان
 چاہتا ہوں مرد گوار نے فرمایا چار پرند پڑاؤ کو اپنے ساتھ
 بلاؤ پر چند پھاڑوں کے ٹکڑے رکھ ہر کو اپنی طرف بلاؤ
 بھلے ہو کر آئے اور جان لگا کر اللہ تعالیٰ کی حکمت والی ہے

اس آیت کا خان نزول بعض مفسرین نے یہ بیان کیلئے کہ حضرت ابراہیم ایک مردہ چار پایہ پر گندے کے پچھلے دنوں
 کھایا پھر پرندوں بقی ماندہ بھری جانوروں اس سے اپنے تعجب کیا اور اوجہ اس کے کہ کچھ اس کا تعجب تھا کہ خدا تعالیٰ جمع کر کے زندہ
 کر لیا لیکن اہل ایمان تصدیق کیے اپنے پرندہ گار سے سوال کیا اور تہا کہ آؤ میں نے اسے ایسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
 طاؤس مرغ کوٹ اور کبوتر کو دیا۔ منہ حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک پرندہ کے کئی حصے کر کے
 مختلف پہاڑوں پر رکھے اور اسے بلا یا جو خدا تعالیٰ کے اذن سے صحیح سالم زندہ ہو کر آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اور بعض مفسروں نے
 بیان فرمایا ہے کہ آپ نے ہر پرندوں کے بہت سے ٹکڑے کر کے مختلف دور دراز پہاڑوں پر رکھے واللہ اعلم بالصواب
 اسے بعض خدا تعالیٰ آپ کے سوال سے عاجز نہیں بلکہ غائب وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور حکمت الہیہ کوئی کام
 اس کا بلا حکمت نہیں ہے گو ہر کام کی حکمت ہماری سمجھ میں نہ آوے (۱۲ منہ)

قَالَ لَحْسَنٌ كَانَ سَبَبٌ لِهَذَا السُّؤَالِ مِنْ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ قَرَعَ عَلَى دَابَّةٍ مَيِّتَةٍ قَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ كَانَتْ حَيْفَتُهُ حَاوِيَةً عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَوَضَعَا
وَقَدْ قَرَعَ عَنْهَا دَوَابَّ الْبَحْرِ وَالْيَدِ فَكَانَ إِذَا
مَدَّ الْبَحْرُ حَيْفَتَهُ تَحْتَ الدَّوَابِّ وَدَوَابُّ الْبَحْرِ
يَاكُثُّ مِنْهَا قَهْلاً وَتَمَّ مِنْهَا لَيْسَ يَمُرُّ رَأً قَلِيلًا إِنَّ
ذَهَبًا لَسَبَّاحٌ عَنْهَا كَجَاءِ الْبَطِّيُّورُ فَكَلَّتْ
مِنْهَا رَعْدُ الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
لَحْجَبَ مِنْهَا وَقَالَ يَا رَبِّ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ
تَحْمِلُهُمْ أَمِنْ بَطُونِ السَّبَّاحِ وَخَوَاصِلِ الْبَطِّيُّورِ
وَأَحْوَافِ دَوَابِّ الْبَحْرِ فَأَرِنِي كَيْفَ تُجَيِّدُهَا
وَكَيْفَ تَأْزِدُ دُفِينَنَا فَلَا طُفْءَ لَكَ اللَّهُ وَقَالَ
أَوَلَمْ تَوَكِّلْ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ مَنْتُ وَلَكِنْ
لِيُكَلِّمَنِي قَلْبِي إِلَى مَعَانِيهِ وَالتَّسَاهُدِ أَرَادَ
أَنْ يُصِيرَ لَهُ عِلْمُ الْيَقِينِ وَغَيْبُ الْيَقِينِ -
قَالَ الْمُفَسِّرُونَ أَمَّا اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يَذْجَحَ
بِذَلِكَ الْبَطِّيُّورِ وَيَشْفِ يَنْبُهَا وَيَقْضِيهَا بِغُلْطِ
رَيْشِمَادٍ وَمَاءِهَا وَتَحْمِلُهَا بَعْضُهَا بِبَعْضٍ
تَمَّ أَقْوَمُ أَنْ يَجْعَلَ أَجْزَاءَهَا عَلَى أَجْزَائِهَا
أَحْتَقِرُ فِي عَدَدِ الْجَمْعِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا أَنْ يَجْعَلَ طَائِفًا ذَابَّةً
أَجْزَاءُ فَيَجْعَلُهَا عَلَى الذَّبَابِ جِبَالٍ وَفَقِيلَ
جَبَلٌ عَلَى جَانِبِ الشَّرْقِ وَجَبَلٌ عَلَى جَانِبِ
الْغَرْبِ فَيَلْجَأُ إِلَى جَبَلٍ عَلَى الْجَنْوِبِ
وَقِيلَ أَنْ يَجْعَلَ طَائِفًا سَبْعَةً أَجْزَاءُ وَتَمَّ

مِنْ عَمَلِهِ عَلَيْهِ فِي مَا جِئْتَ بِهِ مِنْ عِلْمٍ لِسَلَامٍ
كَسَّاسِ سَبَبِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
ابْنُ جُرَيْجٍ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
أَيْ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
ہیں جب یا چڑھتا تھا تو چھپیاں دیر یا چڑھتا تھا
کہتے ہیں جو اس کو گرتا تھا وہ مٹی ہو جاتا تھا جب سے
جاتے تھے تو پر سے آتے اور اسے کھاتے تھے اور
جو اس کو گرتا تھا اسے ہوا اڑا جاتی تھی حضرت ابراہیم
یہ ماجرا دیکھ کر تعجب ہوئے اور کہا اے میرے پروردگار میں
جانا ہوں کہ تو اسے درندوں کے شکموں اور پرندوں
کی انٹروں اور دیانیاں درندوں کے شکموں میں جمع کر دیا لیکن
مجھے دکھائے کہ تو کس طرح ذکر کرتے ہو کہ دیکھو ان میں سے
اللہ نے زمی کرتے ہوئے فرمایا تو اس پر ایمان نہیں لگتا آئیے
عرض کیا کیوں نہیں پورے کا زمین ملاحظہ فرمائیے اہلین
قلب پر ہوا ہوتا ہے ہاں ان میں سے زمین اور جنت یقین ہو جائے
بعض مفسرین نے بیان کیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ وہ ان پر غصوں کو فوج کریں اور
انکے پس کو زمین اور کھڈ ڈالیں انکے پس کو زمین
اور گوشت کو آپس میں ملا دیں پھر حکم کیا کہ انکے اجزاء کو
پہاڑ پر رکھے پہاڑوں کی تعداد میں خلقات اس عباس
کتے ہیں خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ ہر پرندے کے چار ٹہرے کرے
اور چار پہاڑوں پر رکھے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک
پہاڑ مشرق کی جانب تھا اور ایک مغرب کی جانب اور
ایک شمال اور ایک جنوب کی جانب
اور بعض نے کہا ہر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ ہر پرندے کے

عَلَى سَعْدِ جِبَالِ أَمْسِكَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ
دَعَاهُمْ بِقَوْلِهِ فَتَعَالَيْنَ يَا ذُنُ اللَّهِ تَعَالَى
فَجَعَلَ كُلَّ قَوْمٍ مِنْهُمْ طَائِفَةً تَطِيرُ إِلَى
الْقِطْرِ الْأَخْرَى كُلَّ رَيْشَةٍ تَطِيرُ إِلَى الرِّيشَةِ
الْأُخْرَى وَكُلٌّ عَنْهُمْ بِرَأْسِهِ إِلَى الْعِظَمِ الْأُخْرَى
وَكُلٌّ يَنْفَعُ طَائِفَةً مِنَ الْقَوْمِ الْأُخْرَى وَ
يُؤَاهِلُهُمْ يَطْرُقُ حَتَّى لَقِيَتْ كُلُّ جَنَّةٍ بَعْضَهَا
إِلَى بَعْضٍ فِي السَّمَاءِ بِغَيْرِ رُؤُسٍ ثُمَّ قَبِلَتْ إِلَى
رُؤُسِهِمْ سَمِعًا فَمَجَاء طَائِفَتَا رِجَانٍ
وَجَدَا رَأْسَهُمَا مِنْهُمَا وَكَانَ لَمْ يَجِدَا وَفَاحَرَا
حَتَّى يَلْقَى كُلُّ طَائِفَةٍ رَأْسَهُ -

سات حقو کے سات پہاڑوں کے کھو اور ان کے سر کے اپنے
پس کے پس میں اپنی زبان میں بلایا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن
سے او پس ہر قطرو ہند کے خون کے دوسرے قطرے
کی طرف اڑتا تھا اور ہر دوسرے پر کی طرف اڑتا
تھا اور ہر ہڈی دوسری ہڈی کی طرف اڑتی تھی
اور ہر ٹکڑا گوشت کا دوسرے ٹکڑے کی طرف اڑتا تھا اور
حضرت ابراہیم دیکھتے تھے کہ تمام جسم ہوا میں
بلگیا بغیر سروں کے پھرو جسے اپنے سر کی طرف
دوڑتے ہوئے آئے جبکہ ان کے چہرے اڑتا ہوا تھا تو سر
بھی آتا تھا اور ٹکڑے سر کو پاتا تھا تو پاتا تھا اگر نہ پاتا تھا
تو پیچھے سے پہنچتا تھا حتی کہ سب سر اپنے دھڑوں کو مل کر اڑ گئے

احوال آخرت

ذِكْرُ الْحَبِشَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ
السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَاحِيَةٌ عِنْدَهُ
مُطْلِمَةٌ مِنْ عَرْضِ أَوْ مَاءٍ لَيْطَلِي مِنْ لَطْلُوفٍ
أَنْ يَبْلُغَ أَوْ يَحْمِلَ مِنْهُ أَوْ يَقْنِي مِنْهُ يَكُنْ
أَنْ يَلْغُظَ مِنْهُ خَصْلَةٌ كَأَيُّ جَدِّ وَبَنَارٍ
لَا يَرَهُمْ -

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ نے
فرمایا جسے بھائی نے کسی شخص پر ظلم کیا ہو کسی عوف
یا مال کا چلبے کہ وہ معلوم سے طلب کرے - یا
وہ اسے خشک اور بھانکے یا وہ شخص خود ظالم
کی طرف سے ادا کرے - قیامت کے دن سے
پہلے -

حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ فِي الرِّمَنِ الْأَوَّلِ لَعْنَةُ
عَقْلَةٍ فَأَخَذَتْهَا مِنْهُ الْعَوَانُ وَصَوَّرَتْ فَقَالَ
النَّبِيُّ يَا رَبِّ خَلِّصْنِي ضَرِيحَةً أَوْ عُلُقَةً قَوِيًّا
حَقِّي ظَلَمِي سَلِّطْ عَلَيَّ ذُلَّكَ مِنْ خَلْقِكَ فَاجْعَلْ
بَيْنَهُمَا لِيْلَةً فَلَمَّا ذَهَبَ تَعَالَى إِلَى حَادِثٍ
ثَوَى إِلَيْهَا فَتَلَا وَنَهَى عَنْهَا أَنْ تَلَا وَأَمَّا

حکایت ہے کہ ایک نکاح کی ایک مہی پکڑی
اس ایک ان نے چھین لی اور اسے مار نکاری نے
کہا کہ پروردگار تو نے مجھے ضعیف اور اس قوی پیدا
کیا کہ اس نے مجھے ظلم کیا تو اس پر اپنی مخلوق میں ہو کیوں
سلط کر اور اس کو مسلمانوں کیلئے عبرت بنا جس میں اس نے
گھر کا کچھ لے لیا اور دھڑاں پر کہہ کر مائیکہ ارادہ کیا

يَسْتَأْذِنُ لَدُنَّ عَنَّا السَّمَكَةُ يَأْذِنُ اللَّهُ تَعَالَى وَآخِذَ
 اللَّهُ يَدَهُ وَكَمْ يَقْدِرُ عَلَى الصَّبْرِ حَتَّى قَطَعَهَا
 ثُمَّ سَرَى إِلَى ذُرَاعٍ حَتَّى قَطَعَهَا ثُمَّ دَامَ فَوَازِي
 فِي الْمَاءِ مَنْ يَقُولُ لَكَ دِيَارِي حَتَّى صَاحِبِ حَتَّى
 فَجُوْا مِنْ الْعِلْمِ فَلَمَّا اسْتَبْقَظَ عِلْمَ ذَلِكَ فَجَاءَ
 إِلَى الصَّبْرِ فَأَقَطَا عَشْرَةَ آفَافٍ دَرَاهِمٍ وَ
 اسْتَحْلَ مِنْهُ فَلَمَّا جَعَلَ فِي حِلِّ تَعَاثُرِ مِنْهُ
 الدُّوْدُ فَصَارَتْ يَدُهُ كَمَا كَانَتْ يَقْدِرُ
 اللَّهُ تَعَالَى (مَكاشفة القلوب)
 عَنْ أَبِي إِمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَوِيَ الرَّجُلُ وَوُضِعَ فِيهِ
 قَبْرُهُ بِنَاءُهُ مِلْكٌ وَقَعْدٌ عِنْدَ أَمِيهِ وَعَدْلٌ بِيَدِهِ
 وَخَرَدٌ بِخُزْنِهِ وَاحِدَةٌ بِمِطْرِهِ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَمُتْ
 مِنْهُ لَمْ يَنْقُصْ وَتَلَبَّ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ قِيلَ لَهُ أَقْبِمْ
 بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا هُوَ يَقُومُ مُسْتَوْبًا يُحْيِي حَيَاتَهُ
 بِأَمْرِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْإِنْسَانُ
 ثُمَّ يَقُولُ لَيْتَ لَوْ فَعَلْتُ هَذَا وَلَمْ أَعْدِ لِي
 وَأَنَا فِيْمِ الصَّلَاةِ وَأَوْدَى عَلَى الزُّكُوفِ وَأَصُومُ مَصُومًا
 يَقُولُ عَذَابُكَ يَا نَبِيَّ قُرْبَتِ يَوْمًا مَطْلُوقٍ مِ
 وَهُوَ يَسْتَرْخِي بِيَاكُ قَدْ نَفَسَتْ وَصَلَيْتَ يَوْمًا
 وَلَمْ تَتَذَكَّرْ مِنْ بَوْلِكَ وَلِهَذَا أَقْبِلْ نَصْرَةَ
 الْمَطْلُومِ وَاجْعَلْ كَمَا رَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مَنْ رَأَى مَطْلُومًا نَاسْتَفَاتِ بِهِ قَدْ تَوَنَّنَ خَيْرٌ
 مِنْ قَبْرِهِ يَا ذَا سَوْطِ مَرْنِ نَابِ -

(مَكاشفة القلوب)

تو چھلے اس کو اللہ نے کمرے کاں ڈالا اور اس کے ہاتھ میں کپڑے
 پہنے جبکہ وہ سرور عالم آیا تو ماتہ کو ادا یا پھر وہ
 کپڑے باز کر کے گئے حتیٰ کہ اسے ہی کوٹا دیا پھر فراب
 میں دیکھا کہ وہ کتا تھا جس کا حق پہنچا تو تب تم
 بیماری سے نجات پاؤ گے جیسے دُٹھا اور جان لیا تو
 شکار کی طرف آیا اور اسے دس ہزار درہم دیے اور اس سے
 معافی مانگی۔ اسی وقت کیرسٹ گوا اور اس کا لطف
 خدا تعالیٰ کے اذن سے اچھا ہو گیا۔

(مکاشفة القلوب)

ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 فرمایا جب آدمی مرتا ہے اور قبر میں کھاتا ہے تو اس کے
 پاس فرشتہ آتا ہے اور سر کے پانچ بیٹھ جاتا ہے اور بتاتا
 ہے اور بار بار کہتا ہے کہ گزرتی ہے اس کا سبب تو یہ ہے
 اور وہ قبر میں پھرتا ہے جو اسے کہا جاتا ہے کہ حکم سے
 اٹھیں وہ اٹھ کر اُسوتا ہے اور ایسا چغتہ ہے کہ زمین اور
 آسمان کی تمام زمینیں سوائے انسان کے جنتی ہیں پھر میت
 کہتی ہے تو مجھ سے کیوں اس میں مرنے ہے اور عذاب کرتا ہے
 حالانکہ میں نے پڑھا کرتا تھا اور زکوٰۃ دیا کرتا تھا اور فقہی
 وہ کہہ گا میں اس کو عذاب کرتا ہوں کہ تو ایکن ایک مظلوم
 بہکدرا اور اسے تجھ سے فریاد چاہتی ہے اسکی فریاد سنی
 اور ناز میں تو پیشاب غیرہ پلیدی سے پرہیز نہ کرتا تھا اسے
 کہا گیا کہ مظلوم کی نصرت واجب ہے جیسے نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص مظلوم کو دیکھے اور
 وہ فریاد کرے اور وہ اسکی ہمدرد کرے اسکو قبر میں تسکین دے گا
 مارا جائیگا۔ (مکاشفة القلوب)

قَالَ لَتَبْعَ عَلَيَّ السَّلَامُ مَنْ دَنَى بِأَمْرَةٍ
مُسْلِمَةٍ أَوْ غَيْرِ مُسْلِمَةٍ حُرَّةً أَوْ أَمْتًا
فَمَاتَ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ فَحَرَّمَ اللَّهُ لَهُ فِي قَبْرِهِ تِلْكَ
مَا حَرَّمَ بَيْنَ نَارِ يُعَذِّبُ فِيهِ الرُّؤُومَ الْقِيَمَةَ
فَلَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْخِلُ النَّارَ مَعَ الدَّاهِلِينَ

(حیات القلوب)

حُكِيَ أَنَّ الْحَسَنَ فِي الْبَصْرِيِّ وَبِالْإِسْنَانِ
تَأْتِيَتِ الْبَنَاتُ دَخَلُوا عَلَى الرَّابِعَةِ الْقَدْوِيسِيَّةِ
فَقَالَتِ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ يَا رَابِعَةُ اخْتَارِي مَنَّا أَحَدًا
فَلَمَّا دَلَّكَ سَعَةَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ فِي
مَسَائِلَ مَنْ أَجَابَهَا وَجَعَلَ نَفْسُهَا مَسْأَلَتِ
الْحَسَنَ أَوَّلًا خَلِّ الْقَوْلَ حَيْثُ قَالَ يَوْمَ الْمِيثَاقِ
هُوَ لَا فِي الْجَنَّةِ لَا أَوْ بَالِي هُوَ لَا فِي السَّارِ
وَلَا بَالِي مِنْ أَيْ صَنِيعٍ كُونُ فَتَالَا كَأَنَّهَا
حِينَ تَصُورُ فِي الْمَلِكِ فِي رَحْمَةِ أَفْهَمَ كُنْتُ سَعِيدَةً
لَوْ سَعِيدَةً قَالَتْ لَا أَدْرِي قَالَتْ يَوْمَ تَبَيَّنَ
وُجُوهٌ وَكُتُوبٌ وَوُجُوهٌ كَيْفَ يَكُونُ وَجْهِي
قَالَتْ لَا أَدْرِي قَالَتْ إِذَا نَادَى الْمُتَنَادِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا إِنَّ فَلَانُ ابْنُ فَلَانِيَّةٍ
قَدْ سَعَدَ سَعَادَةً وَفَلَانُ بْنُ فَلَانَةٍ قَدْ شَقِيَ
شَقَاقًا فَمَنْ أَكُونُ أَنَا قَالَتْ لَا أَدْرِي
فَيَكُونُ لِحَوْنِي وَخَوَجُومِي عَنْهَا

(بجۃ الانوار)

بنی علی اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان یا
یا غیر مسلمان آزاد یا غلام سے زنا کرے اور بغیر توبہ
کے مر جائے اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں تین سو دروازہ لگا
کھولے گا۔ اور قیامت کے عذاب کریگا جب قیامت کے
دن ہوگا تو وہ دروازوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوگا

(حیات القلوب)

حکایت ہو کہ حسن بصریؒ اور مالک بن دینار اور
ثابت بنانیؒ رابعہ عدویہؒ ممتہ اللہ علیہم باس گئے۔ اور حسن
بصریؒ نے کہا کہ رابعہؒ میں سے ایک کو اختیار
کر لے کیونکہ کمال سنت ہے اس نے کہا میری چند سالگی
جو جواب میں اس کا رخ کر دینی پہلے اُس نے
حسن بصریؒ سے پوچھا کہ قیامت کی دن جب امتیہ کی کہنگا
یہ لوگ جنتی ہیں اور مجھے پروا نہیں امیری ہیں اور
مجھے پروا نہیں تو اس کے جواب میں کیا کہا ہو کہ میں
کس کہ وہ میں سے ہوں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔
پھر کہا جب فرشتے نے ہم میں میری تصویر بنائی تھی کیا
میں نیکی نہ تھی یا بدیہت نے کہا میں نہیں جانتا پھر
رابعہؒ نے کہا جس دن بعض چہرے سفید اور بعض سیاہ
ہونگے اس دن میرا کیا حال ہوگا۔ اس نے کہا مجھے علم نہیں پھر
کہا قیامت کے دن بوقت پکارنے پکار تہوے کے فلان ابن
فلان کے بخت اچھے ہیں اور فلان ابن فلان کے بخت
تویر کیا حال ہوگا۔ اس نے کہا میں نہیں جانتا یہ سب
روئے اور اس کے پاس سے چلے گئے۔

(بجۃ الانوار)

صدق و خیرات کا بیان

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ

جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے

۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱

۱۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا تو فرشتوں نے متوجہ کر کے سوال کیا کہ یہ پہرہ پر درکار کیا تیری مخلوق میں سے کوئی پہاڑ سے سخت مخلوق بھی ہے فرمایا ہوا پھر لوہا پھر انہوں نے عرض کیا کہ ہے سے بھی کوئی سخت مخلوق ہے فرمایا آگ پھر عرض کیا کوئی اس سے بھی سخت، فرمایا پانی پھر عرض کیا کیا کوئی اس سے بھی سخت تر ہے فرمایا ہوا پھر عرض کیا کوئی اس سے سخت فرمایا ماں بنی آدم جو پوشیدہ طور پر صدقہ کر رہے۔ اور صدقہ میں پانچ امور کا لحاظ ضروری ہے (اول) یہ کہ پوشیدہ دیا جائے۔ (مقالہ اللہ تعالیٰ ورنہ تخفواھا وناظرونها الفقراء فہو خیر لکم) (دوم) یہ کہ جس شخص کو دیا جائے پھر اس پر احسان نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی کوئی اسے ایذا دیجائے (مقالہ اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا تمیلوا احد فایتکم بالبنی والدہ الذی ینفقون ما لریاء الناس (سوم) یہ کہ اچھی اور طیبہ کا صدقہ دیا جائے (مقالہ اللہ تعالیٰ لیسئلوا الذین حق تنفقوا ایمان تجوبون) (چہارم) یہ کہ خوشی سے دیا جائے (مقالہ اللہ تعالیٰ الذین ینفقون امواہم فی سبیل اللہ ثم لا یمحون منا ولا اذی لہم اخرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون) (پنجم) یہ کہ صدقہ کے محل کا لحاظ رکھا جائے (مقالہ اللہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمسلمین) الا یہ

بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ جاتا ہوا پانچ کلکے کتابہ (اول) ایک میں چھوٹی خیر حق تو نے مجھے بڑا کیا۔
(دوم) ایک کہ تو میرا نگہبان تھا اور میں تیرا نگہبان ہوں وسوم ایک میں شمن تھا تو نے مجھے محبوب بنایا (چارم) ایک میں فانی
شے تھی تو نے مجھے باقی رکھا (پنجم) ایک میں مٹوڑی شے تھی تو نے مجھے بہت بنایا۔ (منہ)

فائدہ صدقہ فی سبیل اللہ جتنی رقم کو وہ مالک مطابق ہو وہ اجر خیر اور محاف اور شہداء اور دنیا اور آخرت سب نجات کا سبب ہے جیسا کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ صدقہ شرف قسم کی بلاؤں کو مانع ہے جن میں سے کم درجہ کی بلا جدام اور بھروسہ ہے - (کذا فی جامع الصغیر)

اللَّهُ كَتَبَ لَهَا أَنْ تَكُنَّ سَبْعَ سَائِلٍ فِي سَائِلٍ
سُئِلَتْ بِهَا حَبِيبَةُ وَاللَّهُ يُفْتِي عَفْرَاءَ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ -

وَقَدْ حُكِيَ أَنَّهَا كَانَتْ فِي بَيْتِهَا تَحْتَ
شِدْقِ بَيْتِهَا مَوَالِيَةً وَكَانَتْ عِنْدَ امْرَأَةٍ
لَقَمَةٌ مِنْ خُبْزٍ فَأَرَادَتْ أَنْ تَأْكُلَهَا فَدَادَى
سَائِلٌ فِي الْبَابِ عَطَا إِلَيْهَا لَقَمَةً فَأَتَتْ جَمْعًا
مِنْ نِسْوَةٍ فَدَفَعَتْهُنَّ إِلَى السَّائِلِ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى
الشُّحْرَاءِ لَوْ أَنَّ مَخْطُوبَ كَانَ لَهَا ابْنٌ صَغِيرٌ
مَعَهَا يَدُهَا مَجَاعٌ ذُنْبٌ مَحْمَلٌ وَذَهَبَ فَوَضَعَتْ
الْقَيْمَةَ فَقَدْ هَبَّتْ لَأَمٍّ فِي شَرِّ الدِّنِّ نَسَبِ
فَبَعَثَ اللَّهُ آتَايَ جِبْرَائِيلَ فَأَخْرَجَ الْقَيْمَةَ
مِنْ قَيْمِ الدِّنِّ فَقَالَ أَلَيْسَ بِهَا قَالَتْ لَهَا
يَا أُمِّ اللَّهِ أَرَضَيْتِ لَقَمَةً بِلَقَمَةٍ -

(کنافی التفسیر الحنفی)

وَلَدَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
لَنْ أَمْرُؤَةً أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
إِلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَلَكَتْ يَدَا الْيَتِيمِ فَوَاتَتْ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْخُلْهُ دَحَى جِئْتِ يَتِيمًا فَقَالَ
لَهَا أَنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ دَرَكُ النَّبِيِّ
أَيُّسَ يَنْ لَمْ تَكُنْ دَابِئُ فِي الْمَنَامِ فَقَامَتْ
الْقِيَامَةُ وَ -

ہیں۔ اُنکی مثال ایک دانت کی طرح ہیں۔ سات بلین
اُنکی اور ہر سال میں سو دانت ہوا اور خدا تعالیٰ کیلئے
چاہئے اس سے بھی زیادہ کہ تاجر اور سبب فرخی والا اور سبب
مردی ہو کہ نبی اسماعیل کے زمانہ میں بہت سارے تاجر
عزت تحط اپڑا۔ اور ایک عورت کہ پاس ل میں سے
ایک لقمہ تھا اُس نے کہا تمہارا ارادہ کیا کہ ایک سائل نے
دروازے پر نہ رکھی کہ لقمہ اللہ کے لئے مجھے دیدودہ
لقمہ اُس نے منہ سے نکالا اور سائل کو دیدیا پھر وہ عورت
بجائے سبب لقمہ میں جمع کرنے کو گئی اور اپنے پاس اس کا
چھوٹا سا بچہ تھا۔ ایک بھڑیا یا یا اسے اٹھا لیکر اور
غل میں کیا۔ وہ عورت بھڑیئے کے پیچھے گئی کہ لقمہ لے
نے نہ سکتی جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے وہ
بچہ اُس کے منہ سے نکالا۔ اور اسکی والدہ کو لے گیا۔
اور کہا کیا تو اس لقمہ کے بدلے جو اللہ کے رہم میں ہے
اس لقمہ کو لو نہ کرتی ہے (تفسیر الحنفی)

اور اس میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک
عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئی۔ اس کا
دایاں ہاتھ خشک ہو گیا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ عافروا میں کہ میرا
ہاتھ اچھا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تیرا ہاتھ
کس طرح خشک ہے۔ اس نے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا
کہ قیامت قائم ہو گئی۔

۱۔ دوسری جگہ فرمایا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا جو ایک نیکی کرے اس کو اس میں
دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

الْحَجَّيْمُ سَعِرَتْ وَالْحَجَّةُ اَذْلَفَتْ فَرَأَيْتُمْ
نَارَهُمْ فَاَلِدَتْ فِي بَدَنِهَا نَعْنَاعًا مِّنَ الشَّجَرِ
وَفِي الْاُخْرَىٰ خَرْقَةٌ مِّمَّا يَكْنِي مِثْلُهَا وَلَكِنَّ
مَالِكًا لَّا اِلَّاهَ اِلَّا هُوَ الْوَادِي كُنْتُ مُطِيعًا
لَّرَبِّكَ وَرَاضِيًا بِعَذَابِكَ رَفُوعًا قَالَتْ يَا سَيِّدِي
اَكُنْتُ فِي الشَّيْءِ نِيًّا بِحَيْثُ لَمْ يَكُنْ الْمَوْضِعُ لِيْخْرُجَ
فَلَمَّا هَآءَا مَا هَذِهِ الشَّجَرَةُ وَالْخَرْقَةُ فِي
يَدَيَّ قَالَتْ هُمَا اللَّذَانِ تَصَدَّقْتُ بِمَا فِي
الَّذِيَا فَقُلْتُ اَيْنَ اَيْنِ قَالَتْ هُوَ يَحْيَىٰ وَ
هُوَ فِي مَوْضِعِ الْاَشْيَاءِ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْحَجَّةِ
وَلَدَا وَالَّذِي قَالَهُ عَلَى حَوْضِكَ يَتَّبِعِي النَّفَرُ
قُلْتُ يَا اَيْنِ اِنِّ وَالَّذِي كَانَتْ اَفْوَعُ نَفْسُكَ
لِلْخَيْرِ مَعَرُوفَةً اَنْتَ رَاضٍ عَنْهَا وَهُوَ فِي
اَرَجِّهَا ثُمَّ خَرُفُوا اَنْتَ لَسْفِي النَّاسِ مِنْ حَيْضِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَعْبَاهَا سَمِعَتْهُمُ الْخَوَاصُّ
فَقَالَ يَا اَيْنِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ اَتْلُوَ لَكَ الْاَشْيَاءَ
حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اخَذَتْ
مِنْهُ كَاسًا بِرَأْسِ اِنْ اَوْقَفْتِ بِاَيْمَنِ الْعُطْفَةِ
ثُمَّ سَمِعَتْ صَوْقًا يَقُولُ اَيْبَسَ اللَّهُ يَدَكَ
حَيْثُ سَقَيْتِ الْخَاصَّةَ الْغَنِيَّةَ مِنْ حَوْضِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَنْهَيْتِ فَاَزِيدِي لَكَ
يَا اَيْنِ ثُمَّ اَلَدَتْ عَالِيَةً وَخَرَجَتِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ
فَالْتَمَسَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَهَا وَضَعِ
عَصَاهُ عَلَى يَدِهَا فَذَعَاكَ اَفْضَلَتْ يَدَهَا
فَمَدَّ رَأْسُهَا كَمَا كَانَتْ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دفع خبر کا لی گئی اور بہت قریب لی گئی اور اس سے
کی گئی میں نے والدہ کو جنم میں دیکھا کہ اس کاٹھ میں ایک
ٹھکانہ چربی کا تھا۔ اور دوسرا ٹھکانہ میں چربی کا سا ٹھکانہ
پھر دیکھا۔ کہ وہ ان دونوں کے ساتھ آگ کو بجتی تھی
میں نے کہا میں تجھے اس مقام میں کیوں رکھتی ہوں حالانکہ
تو اپنے پروردگار کی فرمانبرداری اور نیکو خاندانہ
سے رہتی تھی۔ اس کے کمالے پیری میں بنیائیں
بجلی تھی اور یہ بھیلوں کی جگہ ہے میں نے کہا
یہ چربی اور کپڑا تیرے ہاتھ میں کیسا ہے اس نے کہا یہ
دو چیزیں میں نے صدقہ کی بھیس پھیر میں نے کہا میرا
بپ کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ سنی تھانہ سینوں کی
جگہ میں ہے پھر بہت کی طرف آئی اور اپنے والد کو
آپ کے حوض پر لوگوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا میں نے
کہا کہ باپ پیری والدہ آپ کی فرمانبرداری اور
تو بھی پھیر رہی تھی اور وہ جنم میں جلتی ہے اور تو
لوگوں کو پانی صلی علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی
پلاتا ہے اسے بھی حوض میں سے پینے کو دے اس نے کہا
اے بیٹی خدایتی نے تجھ کو کتا ہر گاہ روٹی صلی علیہ وسلم
کے حوض کا پانی حرام کیا ہو پھر میں نے بلا اجازت اپنی باپ کے
ایک سیالیکہ اپنی ہاں پاسی کو پلایا پھر میں نے لکھتے ہوئے
سنا تیرا لہذا خدا شک کرے کہ تو نے وہ بھیس بھیل کو پانی صلی علیہ وسلم
والدہ کو حوض سے پلایا جب میں نے تو میرا ہاتھ شک تھا
پھر کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب صلی اللہ علیہ وسلم
بن سنی پانی بھی مبارک کاسے ہاتھ پر رکھا۔ اور اس کے لئے دعا کی
یاد تھا اچھا ہو گیا اور چون کہ توں کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ الشَّجَرَةَ فَشَجَرَةٌ فِي الْغَيَْةِ اغْضَا نَمْلُهَا
فِي اللَّيْلِ فَمَنْ اخَذَ غُصْنًا مِنْهَا قَادَهُ إِلَى
الْجَنَّةِ وَالْخَلُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ اغْضَا نَمْلُهَا
مَذَلِيَاتٌ فِي النَّارِ فَمَنْ اخَذَ غُصْنًا
مِنْهَا قَادَهُ إِلَى النَّارِ وَكُنَا قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ الشَّيْخُ قُرَيْبٌ إِلَى الْحَقِّ وَالْخَلِّ وَ
الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ الْحَقِّ وَالْخَلِّ وَكَانَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ الْجَنَّةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَكَو
كَانَ زَاهِدًا -

حِكْمِي أَنْ جِدَاةً جَاءَتْ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَنْزِلْ لِي شَجَرَةً
وَأَنَا أَفْرَحُ عَلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَهُوَ يَرَفَعُ
أَفْرَاحِي فَقَدْ عَاسِلِمَانُ صَاحِبُ الشَّجَرَةِ
فَمَنَعَهَا مِنْهُ وَقَالَ لِيْطَانِيْنِ ابْنِ ابْنِ كَمَا
لِذَا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَدَفَعَهُ هَذَا الرَّجُلُ
فَرَفَعَ هَذَا الطَّيْرُ فَنَدَاهُ وَاجْعَلْهُ يُصَفِّيْنِ
فَادَمِيَا يُصَفِّيَانِ إِلَى شَرْقٍ يُصَفِّيَانِ إِلَى غَرْبٍ
فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَنَبِيٌّ صَاحِبُ
الشَّجَرَةِ قَوْلُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ الشَّجَرَةَ وَقَدْ تَصَدَّقَ بِهَا
فَرَفَعَ فَرَفَعَ الطَّيْرُ فَنَجَّاهُ إِلَى سُلَيْمَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشَكَرَ مِنْ صَاحِبِ الشَّجَرَةِ فَقَدْ
سَلِمَ الشَّيْطَانُ مِنْ فَا دَارَ أَنْ يُكَافَهُمَا وَقَالَ
لَهُمَا لَمْ أَفْعَلْ لَنْ مَا أَمَرْتُكُمْ فَقَالَ لَا خَلِيفَةَ
لِلْمَلِكِ صَاحِبِ الشَّجَرَةِ كَمَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ

وہم نے فرمایا عورت ایک درخت پر بشت میں جلی نہیں
دنیا میں ملتی ہیں شخص ان کو پکڑے گا وہ اسے
جنت میں لے جائیگی۔ اور نمل بھی جہنم میں ایک
درخت پر جلی شاخیں بنائیں ملتی ہیں جو کسی شاخ
کو پکڑے گا وہ اسے آگ کی طرف کھینچ لے جائیگی۔ اور اسی
طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سخی مذہبی اور
مخلوق کے قریب۔ اور نمل دور ہے۔ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ نمل بشت میں داخل
نہ ہوگا۔ گو وہ پرہیزگار ہی ہو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چل حضرت سلیمان علیہ
السلام کی طرف آئی۔ اور کہا ایک شخص کا ایک درخت
ہے کہ میں اس پر بچے دیا کرتی ہوں۔ اور وہ میرے بچے
اٹھا لے جاتا ہے پس حضرت نے اسے بلایا۔ اور منع کیا
اور دو جنوں کو حکم کیا۔ کہ آئندہ سال اگر یہ شخص اس
پر بندے کے بچے اٹھا لے گا تو اسے پکڑ لو۔ اور
اس کے دو ٹکڑے کر کے مشرق اور مغرب کو بھیج دو
تو بندہ سال صاحبِ درخت حضرت سلیمان علیہ
السلام کے فرمان کو بھول گیا۔ اور ارادہ کیا۔
کہ درخت پر چڑھے۔ اور ایک لقمہ صدقہ کر لیا
تھا۔ اور اس پر بندے کے بچے اٹھا لے لیا۔ وہ
جانور حضرت کی خدمت میں آیا۔ اور اس شخص
کی بابت شاکھی ہوا۔ آپ نے ان جنوں کو بلایا۔
اور سزا دینی چاہی۔ اور پوچھا تم ہمارے حکم کو نہ بجا
لائے۔ انہوں نے عرض کیا اے خلیفہ صاحب
درخت نے جب درخت پر چڑھنے کا ارادہ کیا

الْحَجْرَةِ قَصْدًا أَنْ نَأْخُذَ بِهِ وَلَكِنْ تَصَدَّقَ
عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِقِطْعَةِ خُبْزٍ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ
مَكِيلًا مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى آخَذَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَا
فَوْحًا حَذَّ نَارًا إِلَى الْمَشْرِقِ الْأَخْصَرِ إِلَى الْمَغْرِبِ
وَدَفَعَهُ شَرَّ نَاعَتِهِ بِرُكْنٍ صَدَقْتِهِ -

حَتَّى آخَذَ وَكَلَّمَ النَّحْطُ فِي بَيْتِ إِبْرَاهِيمَ
قَدْ خَلَّ فَقِيرٌ عَلَى أَبِي غَنِي فَقَالَ نَصَدَّقُوا
بِقِطْعَةِ خُبْزٍ الْوَجْهَ لِلَّهِ تَعَالَى فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ
ابْنَةُ الْغَنِيِّ خُبْزًا أَحَدًا فَقَعَتْهُ إِلَيْهِ حَيَاةً
الْغَنِيِّ الشُّومُ النَّارَ فَقَطَعَهُ أَحَدٌ يَدَيْهَا
فَحَوَّلَ اللَّهُ مَالَهُ وَأَذْهَبَهُ وَانْفَقَرَتْ وَمَاتَ
فَصَادَتْ بِلَيْتِهِ تَدُورُ بَيْنَ الْأَبْوَابِ لَيْلَةً
وَكَانَتْ حَمِيلَةً وَهَامَتْ إِلَى بَابِ رَجُلٍ
لَيْسَ بِغَرِجَتٍ وَالِدَتُهُ فَظَنَّتْ إِلَيْهَا وَ
جَمَاهَا وَأَذْخَلَهَا إِلَى بَيْتِهَا وَفَصَدَتْ تَزْوِجَهَا
إِلَى ابْنِهَا فَلَمَّا دَوَّجَهَا وَقَدَّمَتُ إِلَيْهَا مَائِدَةً
بِالْبَيْلِ فَأَخْرَجَتْ هَذِهِ الْوَلَدَةَ يَدَهَا إِلَيْهِ
لِتَأْكُلَ مَعَهُ دَفْعًا فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ بِأَنَّ
الْفَقِيرَ يَكُونُ قَلِيلَ الْأَدَبِ أَخْرَجَتْ
يَدَ الْبَيْتِ يَا أُمِّ اللَّهِ فَأَخْرَجَتْ يَدَهَا
إِلَى بَيْتِ مَرْءَةٍ أُخْرَى فَرَدَّ عَلَيْهَا مَوَاتٍ
فَهَتَفَتْ مَا تَيْفٌ مِّنْ رَّاوِيَةِ الْبَيْتِ الْخُبْزِ
يَدَ الْبَيْتِ يَا مَتَى لَقَدْ أَعْطَيْتِ الْخُبْزَ
لَا يَكُونُ لَكُمْ تَعْطِيكَ يَدَكَ فَأَخْرَجَتْ
يَدَهَا الْبَيْتِ نَامَةً يَقْدِرُ اللَّهُ تَعَالَى

ہم نے چاہا کہ اسے کپڑیں لیں اس نے ایک مسلمان کو
ایک ٹکڑے روٹی کا اللہ کے راستے میں دیا تو اللہ اس لئے
حدیثاً نے اس کی طرف دو فرشتے بھیج دیئے کہ انہوں
نے اس پر کپڑے مشرق و مغرب میں پھینک دیئے اور ہماری
تکلیف کو صدمہ کی برکت اس شخص سے دور کر دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ نبی امیرؐ کے زمانہ میں ایک
سال قحط پڑا کہ ایک فقیر ایک غنی کے دروازے پر گیا
اور روٹی کا سوال کیا۔ اس غنی کی لڑکی نے ایک گرم
گرم روٹی نکال کر اسے دیدی جب وہ غنی شوم گھر
آیا۔ تو اس نے اس کا ایک تہ قطع کر دیا۔ اور وہ محتاج
ہو کر رہ گیا۔ اور اس کی بیوی گھر گھر سائل ہو کر پھرنے
لگی۔ اور وہ خوب صورت تھی۔ لیکن ایک سخی کے
دروازے پر آئی۔ اس شخص کی والدہ اس کی طرف
نکلی۔ اس کی خوبصورتی کی طرف نگاہ کر کے
اسے گھر میں داخل کر لیا اور اس سے اپنے بیٹے کا
کناجہ چاہا جب اس کا نکل ہو گیا۔ اور ان کے پاس
شام کو دسترخوان لایا گیا اور اس نے بائیں ہاتھ غاوند
کے ساتھ کھانینو نکالا۔ اس نے کہا میں نے سلسلے
کے فقیر کم عقل ہوتے ہیں۔ سوایں ہاتھ نکال
پھر بھی سنے بائیں ہاتھ نکالا کہ میں اس شخص
نے اسے بہت دفعہ کہا کہ ناگاہ کہی شخص نے
گھر کے کونے سے آواز دی۔ کہ اہنا دایاں
ناجہ نکال کہ تو نے ہمارے بیٹے کھانا دیا تھا
اس لئے ہم تمہیں اتنے دیتے ہیں۔ پس اس نے
اللہ کے حکم سے دایاں ہاتھ نکال کر

وَأَكَلْتُ مَعَ زَوْجَتِي عَتِيرَةَ بَنِي إِدْرِيسَ الْكِنَانِيِّ
وَأَتَقَرُّوْا إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ تَنَازُلِ السَّادَةِ
الْكَاوِثِينَ - (رکذافی ذبذ الواعظین)
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَكْرَمَ النَّاسِ فَقَدْ أَكْرَمَنِي وَمَنْ أَكْرَمَنِي
فَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَبْغَضَ النَّاسَ
فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ
اللَّهُ تَعَالَى -

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَمَةُ
لَوْ دَخَلَ بَيْتُ الْمُؤْمِنِ فَعَلِمَهُ أَلْفُ بَرَكَةٍ
وَأَلْفَ رَحْمَةٍ صَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَأْتِيهِ الصَّبْفُ فَيَكْرَهُهُ
يَمْلِكُ جَلَدُ الْغَنَامِ إِلَّا كَلَّمَ اللَّهُ لَعَالَى لَهُ
بَابٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ عَمَرَ كَرَابًا يَحْيَى أَشْبَعَ
سَبْعًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَجَمَّ جَارِعًا
يُؤْخِرُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ الْجَنَّةَ -

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ
الْإِسْتِئْذَانِ عَلَى خَلْقِهِ أَنْ تَقُولَ طَلَبْتُ الْفُلْهَ
وَالْجِهَادَ وَكَسَبْتُ رِزْقِي فَجَبَّيْتُ رِزْقِي
حَتَّى يَبْلُغَ اللَّهُ وَاجِبَ عِلِّيَّهِ اللَّهُ وَالْكَارِثَةُ
لِلَّذِينَ كَرِهُوا عَمَلِي (رواق الخبار)
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا
الْعَارِيَّ الْيَتِيمَ وَابْنَهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَتَهُ
وَالْمَرْءَ الضَّالِّقَ وَكَوْنُوا مِنْ تَرْتِيقِ آفِي جَارِيَتَا
نَهْضَةٍ فَإِنَّهُ يَسُدُّ الرَّمْلَ سُدًّا لَاطِفًا

اپنے فاونہ سے کھا یا پس و نشوند نصیحت حاصل
کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو تاکہ
وہاں کی عداوت حاصل کرو (زبدۃ الواعظین)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
مہمان کو گھر میں لایا اس نے میری عزت کی۔ اور جس نے
میری عزت کی اس نے اللہ کی عزت کی اور جس نے
مہمان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی اور
..... اس نے اللہ تعالیٰ سے عداوت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی
مسلمان کو گھر میں مہمان لائے تو اس کے ساتھ ہزار
برکت اور رحمت آتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے گھر مہمان آئے
تو وہ موجودہ طعاع سے اس کو عظیم کرے۔ اللہ
تبارک تعالیٰ اس کے لیے بہشت میں دروازہ کھولتا
ہے۔ اور جو شخص بیوی کے کو کھائے اس کے لئے
بہشت واجب ہو جاتی ہے *

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل اعمال
تین ہیں لب علم۔ جہاد۔ اور کسب حلال۔
لب علم اللہ کا حبیب ہے۔ اور محابہ اللہ تعالیٰ
کا ولی ہے۔ اور حلال کمانے والا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک بہرہ رکھتا ہے۔ (رواق الخبار)
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آتش سے درو
یعنی صدقہ کو حجاب اور ڈھال بناؤ۔ اگرچہ
کھجور کے نصف یا کنٹے مثل تنکے سے ہو۔
کیونکہ وہ مہمان کو روکتا ہے۔ خصوصاً بچے کو

فَلَا يَحْتَقِرُ الْمُتَصَدِّقُ ذَلِكَ لِنَفَقِ الْجَادِ وَ
مُسْلِمٌ عَلَى الرَّوَابِیَةِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَالِیْمٍ
رَكَدَنَ فِي جَامِعِ الصَّغَفَرِ

خیرات کر نیوالے سے متغیرہ سمجھیں۔ امام بخاری اور
مسلم نے اسی روایت پر عدی بن حاتم سے اتفاق کیا
ہے۔ ایسا ہی جامع الصغیر میں بیان کیا گیا ہے۔

سود کا بیان

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُ لَهُمُ
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَالْحَلَّلَ اللَّهُ
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

سود کھانے والے قیامت کیدن میں شامل ہونے سے پہلے وہ
کے کچھڑے ہونگے کیونکہ وہ کہتے ہیں بیع مثل سود
کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور
سود کو حرام۔

عَنْ أَنَسٍ مَرْثُورَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
التَّوَصَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَوْبَعْتُ
لَهُ عَلَى اللَّهِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ وَلَا
يُزَيِّقُهُمْ فِيهَا مِنْ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ
وَأَجَلَ مَالٍ أَلَيْسَ يَبْدُو خَيْرًا مِمَّا فِي الْوَالِدِينَ
أَدْوَاهُ الْمَحَاكِمِ وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْنِيذُومُ السَّبْعَةِ الْمَوْفِقَاتِ
قَالُوا مَا هِيَ قَالَ الشُّرُوكُ وَالشُّرُوكُ قَتْلُ
النَّفْسِ الْحَيِّ حَرَّمَ اللَّهُ لَا يَأْخُذُ وَأَكْلُ الرِّبَا
وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْقَوْلُ وَالْفِرَاقُ وَالْخَفَرُ
وَقَدْ تَلَعَّوْا الْقَائِدَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر چار
شخصوں کا جنت میں داخل کرنا اور کون گنہگاروں
کا نہ چکھا یا فرض ہو ایک شرابی۔ دوسرا سود
کھانیوں والا نیز ایتیم کا مال کھانیوں اور والدین کا
نا فرمان روایت کیا ہو اسے حاکم نے ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں بچے فرمایا۔ سات
ہلکات سے بچو صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں فرمایا شرک
اور جادو اور ناحق قتل کرنا اور سود کھانا۔ اور ایتیم کا
مال کھانا۔ اور معاہدہ کفار کے ساتھ بھاننا اور بکد میں
عورتوں کو قہر دینا (المحدث)

لہ اول بولے مراد سود لینے والا ہے چونکہ اکل و شرب بالکلیہ سے اعلیٰ منفعہ ہے اس لئے اکل و شرب کو اکل کہہ دیا ۱۲
لہ عرب کا زعم تھا کہ جس شخص کے سر میں نہر کی غلط جھوٹ جاتی ہے اسلئے وہ مکتے میں جن الرجل یعنی اس آدمی کا جن
اکل و شرب العقل اسلئے ہوتا ہے کہ روایا جو ایک ناپاک شے ہے اسلئے کھانے سے ایتیم کی لعنت پڑ جاتی ہے ۱۳
۱۴ کفار کا مقولہ تھا کہ بیع اور روایا ایتیم ہے خدا تعالیٰ نے انکے قیاس کو باطل کرنے کے لئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ
نے بیع کو حلال اور روایا کو حرام کیا ہے ۱۵

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَسَّوْا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى كُلِّ رِيْوَاوٍ وَمَوْجِلٍ كَاتِبٌ وَمُشَاهِدٌ (رواه)
عَنْ تَمْرُوقِ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ الْفَدَاةَ أَقْبِلْ
عَلَيْهَا بِوَجْهِكَ فَقَالَ لَا تَحْبِسُهَا مِنْ رَأْيِ أَحَدٍ
مِنْكُمْ مِمَّنْ دُورُوا بِالْبَيْتِ قُلْنَا لَا أَقْبِلُ عَلَيْكَ إِلَّا كَدَمَ
بِلَدِّي رَأَيْتُ الْبَيْتَ فَخَصَّنَا أَنْبَاءُ فَأَخْرَجَنِي
إِلَى الرِّضِيِّ فَقَدْ سَمِعْنَا نَظْمًا كَفَى الْبَيْتَ عَلَى
بِهِمْ دَمٌ فِيهِ بَيْتٌ فَأَمَّا وَعَلَى شَطْرِهَا بَيْتٌ
بَيْنَ بَيْتَيْ حَبَابَةٍ وَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي
الْهَرَمِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ الَّذِي
عَلَى الشَّطْرِ حَبَابَةً فِيهِ كُرْدَةٌ حَيْثُ كَانَتْ
كُلَّمَا جَاءَ الْبَيْتَ رَمَى فِيهِ حَبَابَةً وَيَرْمِيهِ
كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُكَ فِي
الْفَدَاةِ قَالَ أَكُلُّ الرِّبَا (رواه البخاری)

وَذَكَرْتُ فِي سَبَبِ تَحْرِيمِ الرِّبَا وَأَوْجُوهَ أَحَدِهَا
أَنَّ الرِّبَا يَقْتَضِي اخْتِزَالَ مَالِ الْفَدَاةِ عَوَضًا
لِأَنَّ مَنْ يَتَكَبَّرُ دُرْهُمَا لِيَنْهَمِي نَقْدَ الْوَسِيَّةِ
فَقَدْ حَصَلَ لَهُ زِيَادَةٌ دُرْهُمٍ مِنْ غَيْرِ عَوَضٍ
فَهُوَ حَرَامٌ -

الْوَجْهُ الثَّانِي الْأَخْرَجَ عَنْهُ الرِّبَا أَيْ مَنَعَ
النَّاسَ عَنْ أَنْ يَتَغَالُوا بِالْجِلْدِ وَكَوْنُ صَاحِبِ
الرِّبَا إِذَا امْتَكَنَ مِنْ عَقْدِ الرِّبَا فَقَدْ عَلِمَ
تَحْصِيلَ الرِّبَا بِتَوَيُّرٍ غَيْرِ تَعْيِيفٍ لَا مُشَقَّةَ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لعنت کی
سود کھانیاں اور دینے والے اور کاتب و مشاہد (رواہ)
سمہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی ناز پڑھا کرتے تھے
تو ہماری طرف متوجہ ہوتے ایک فدیہ پکڑ لیتے وہاں کو
فرمایا کیا تم میں سے کوئی خواب میں دیکھا ہے جو عرض کی کہ میں نے
اسلام فرمایا میں نے رات و نفل کو دیکھا ہے کہ وہ میرا ہے
اور کیا بال میں کی طرف سے کسی معنی کہ ہم ایک شخص کی ہر ہر
پہنچے کہ ایک شخص میں کھڑے ہے اور ایک دوسرا شخص میں
نقادہ آیا اور بار پکڑنے کا ارادہ کیا تو اس نے والے نے
اسے نہ پھیرا اور ترمو میں ہی پس کر دیا اس طرح
جب وہ نکلا چاہتا تھا تو اس کے منہ پر تھپڑا اور وہ
پھر وہیں ہو جاتا۔ میں نے اسے سب سے دریافت کیا
کہ کیا یہ سود و خوار ہے۔ روایت کیا اسے امام
بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے۔

حرمت سود کی کئی وجہیں ہیں یہ ایک کہ سود کا نقصان
ہے کہ دوسرے کا مال بلا عوض لے لیا جائے
کیونکہ جو شخص ایک درہم دوسروں کے بدلے چھپکا
اقدیا اور دوسرے ایک درہم بلا عوض زیادہ حاصل ہوا
اور وہ حرام ہے۔

دوسری وجہ حرمت کی یہ ہے کہ یہ لوگوں کو شغل
تجارت سے روکتا ہے۔ کیونکہ جس درہم جب نقد ہو
پر قمار ہوگا۔ تو اس پر زیادتی کا حاصل نہ آسان ہوگا
بلا تکلیف اور شغل کے جس سے لوگوں کے

تجارت کے فائدے منقطع ہونگے۔



سوم یہ کہ سود کے سبب لوگوں کے میان قرض و عیوہ کا احلال منقطع ہو جاتا ہو سود حرام کیا گیا۔ تو امر اور محبت جو اس کو قرض حسنہ بے کر اور پھر اس کے برابر پس بے کر محض خدا تعالیٰ سے اجر حاصل کرنے کے لئے خوش ہونگے۔

چہاں یہ کہ حرمت سود سے ثابت ہے اور یہ ضروری نہیں کہ تمام احکام شرعیہ کی حکمت مخالف کو معلوم ہو پس حرمت ربو ثابت ہوئی اگرچہ ہم اس کی حکمت کو نہیں جانتے۔

(حیات القلوب)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سود خوار کے چہرے میں نور رزق نہیں ہوتی اور نہ ان کے رزق میں برکت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مردار سے زیادہ بدو دار ہیں۔ نوری خود بخود زیادہ قابل عزت نہیں (دقائق الاخبار) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا جو کچھ لئے قیامت اور قرضہ دق ہو اور جنت اس کی جابے سکونت اور دنیا کا رکیلے جہنم اور قبر اس کا صندوق جہنم اس کی جاکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ امر و نکر پر کماندہیں گے اور علم، طمع پر عبادت، نکی سراسر ریا ہوگی مادی تجارت اٹکی سود ہوگی اور عورتیں نکاح پر تیار نہ ہونگی۔ (دقائق الاخبار)

فَيَقْنَدُ إِلَى الْإِسْلَامِ إِلَى انْقِطَاعِ سَفَاحِ النَّاسِ بِالْجِبَارَةِ وَطَلَبِ الْإِسْلَامِ -

الْوَجْهُ الثَّالِثُ أَنَّ الرِّبَا هُوَ سَبَبُ الْفُتُورِ الْمَعْرُوفِ بَيْنَ النَّاسِ مِنَ الْقُرُونِ فَلَمْ يَحْزَمْ الرِّبَا وَطَابَتِ النَّفُوسُ بِفَرْجِ الدَّاهِمِ الْحُكْمِ وَالْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِثْلُهَا لَطْلِبِ الْآخِرِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى -

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ أَنَّ تَحْرِيمَ الرِّبَا قَدْ ثَبَتَ بِالنَّصِّ وَالْحُجَّتِ أَنْ يَكُونَ حُكْمُهُ جَمِيعِ الشَّكْلِ كَيْفَ مَعْلُومٌ لِلْخَلْقِ فَوَجِبَ الْقَطْعُ بِتَحْرِيمِ الرِّبَا وَإِنْ كُنَّا لَا نَعْلَمُ وَجْهَ الْحُكْمِ فِي ذَلِكَ

قَالَ لَنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَاهِلِ الرِّبَا دُورٌ عَلَى أَرْجُوهُمْ وَلَا يَهْدَى وَلَا يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُمْ أَزْوَاجَهُمْ بَرَكَهٌ وَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَمُّ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَيْسَ فِي النَّارِ أَشَدُّ عَذَابًا مِنْ

أَهْلِ الرِّبَا (رد قائل الاخبار)

قَالَ لَنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الدُّنْيَا سَجُنُ الْمَوْتِ وَالْقَبْرِ حُصْنُهُ وَالْجَنَّةُ مَلَاوَهُ وَالنَّارُ جَنَّةُ الْكَافِرِ وَالْقَبْرِ سَجُنُهُ وَالنَّارُ مَا وَاهُ قَالَ لَنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى امَّتِي يَكُونُ أَمْرُهُمْ عَلَى تَحْرِيمِ عَمَلِهِمْ عَلَى الظُّمْرِ وَعِبَادَتُهُمْ عَلَى الرِّيَاءِ وَتَحْرِيمُهُمْ عَلَى الرِّبَا وَنِسَاءُهُمْ عَلَى زِينَةِ الدُّنْيَا (دقائق الاخبار)

ماز کے فضائل

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاقَامُوا
 الصَّلٰوةَ وَآتَوْا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
 رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
 رَوَىٰ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
 صَوۡةَ الْخَمِيْسِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَلَهُ اَلْحَسَنَةُ اَشْيَاءُ
 الْاَوَّلُ لَا يَصِيْبُ فَقْرٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَقُوۡمُ
 اللهُ تَعَالٰى عَنْ عَذَابِ الْفَقِيْرِ الثَّالِثُ يُعْطَى
 كِتَابًا يَمِيْنٌ فِي السَّابِعِ رُوِيَ عَنِ الصَّوۡرِطِ كَالْبَرَقِ
 الْخَاطِفِ الْخَامِسُ يُدْخِلُهُ اللهُ تَعَالٰى الْجَنَّةَ
 بِاَحْسَنِ اَلْعَذَابِ (مصباح)
 رَوَىٰ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
 مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى جَبْرَائِيْلَ عَلٰى اَحْسَنِ صُوْرَةٍ
 وَجَعَلَ لَهُ سِتًّا مِائَةً جَنَاحٍ طَوَّلَ كُلَّ جَنَاحٍ
 مِائَتِيْنَ الشَّرِقِ وَالْمَغْرِبَ نَظَرَ النَّفْسُ فَقَالَ
 اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ اَحْسَنَ صُوْرَةٍ وَصِفَى فَقَالَ
 اللهُ تَعَالٰى لَا فِقَامَ جَبْرَائِيْلَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
 شَكَرَ اللهُ تَعَالٰى فَقَامَ فَاُكْرِدَتْ عَنْهُ عَنُقُوْنَ
 اَلْفَ سَنَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اللهُ
 يَا جَبْرَائِيْلُ عَبْدُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ ذِيْ وَلَا يَغِيْبُ فِي
 اَحَدٍ مِّثْلَ عِبَادَتِكَ لَكِنْ يَحْيٰى فِي الْاَجْدِ
 الزَّمٰنِ نَبِيٌّ كَرِيْمٌ حَبِيْبٌ لِيْ يَقَالُ لَهُ
 مُحَمَّدٌ وَلَهُ اُمَّةٌ ضَعِيْفَةٌ مُّذْنِبَةٌ
 يَسْأَلُوْنَ رَكْعَتَيْنِ مَعَ سَهْوٍ وَتَقْصَانِ
 فِي

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور نماز
 قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی۔ اُن کیلئے اُن کے پروردگار
 سے اجر ہے نہ انکو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی جو پانچ نمازیں یا
 جماعت ادا کرے تو اس کے لئے پانچ چیزیں ہیں (اول)
 وہ دنیا میں محتج نہیں ہوتا (دوم) اللہ تعالیٰ اس
 سے عذاب قبر اٹھا لیتا ہے (سوم) اسکو اعمال امر
 دہیں ہاتھ میں ملے گا (چہارم) وہ مصراط پر چلی کی
 طرح گزرے گا۔ (پنجم) اُسے خدا تعالیٰ جنت میں بلا
 حساب و کتاب داخل کرے گا۔ (مصباح)
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ
 نے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ابھی صورت پر
 پیدا کیا۔ اور اُس کے چھ سو پر ہائے کہ نہ پر مشرق
 اور مغرب کی دوری کے برابر تھا۔ اس نے اپنے آپ
 کی طرف خیال کر کے کہلے پر در و کار کیا تو نے کیوں
 مجھے ابھی صورت میں بھی پیدا کیا ہے۔ فرمایا نہیں
 پھر جبرائیل علیہ السلام کھڑے ہوئے اور دو رکعت
 خدا تعالیٰ کے شکر کہنے لگے۔ اکیس ہر رکعت میں ہیں
 ہزار سال کھڑا ہوا جب نماز سے فارغ ہوا تو
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جبرائیل تو نے کتنا حق عبادت
 کی کہ تیری مانند کوئی عبادت نہ کرے گا یہاں آخر زمانہ
 میں نبی کریم جو میرا حبیب ہے۔ آئے گا جتنا نامہ مبارک
 محمد ہوگا۔ اور انکی امت گناہگار اور کمزور ہوگی جو تنہا
 وقت میں دو رکعت نماز پڑھے گی یا جو دسوا اور نقصان

سَاعَةً لِّسِيرَةٍ وَآفَكَ بِكَ سِيرَةٌ وَذُنُوبٍ
فَوَعِزَّتِي وَجَلَدَنِي أَنْ صَلَّيْتُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ صَلَوَاتِكُمْ لَا تَصَلُّوا عَلَيَّ يَا مَعْزُومِي أَنْتَ صَلَّيْتَ
بِغَيْرِ أَمْرِي قَالَ جِبْرِائِيلُ يَا رَبِّ مَا أَعْطَيْتَهُمْ
فِي مَقَامِ إِلَهَةِ عِبَادَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
أَعْطَيْتَهُمْ جَنَّةَ الْمَأْوَى فَاسْتَأْذَنَ مِنْ
اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَرَاهَا فَآذَنَ اللَّهُ تَعَالَى
لَهُ فَذَاتُ جِبْرِائِيلَ وَفِيهِ جَمِيعُ أَجْنَحِهِ لَمْ يَكُنْ
طَارِفُكُمْ لَمْ يَكُنْ جَنَلُهُ بَيْنَ فُتْمِ سِيرَةٍ ثَلَاثَةِ
الْأَلْفِ سَنَةٍ وَكُلُّ مَا هُمْ فَطَعُ مِقْلٌ ذِي لَيْلٍ
فَعَلَا عَلَى هَذَا ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ فَجَزَّ وَتَزَلَّ
فِي حُلٍّ فَجَزَّةٍ وَنَجَّ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ رَبِّي
مُجَوَّدُ إِلَهِهِ هَلْ بَدَلْتُ نَفْسَهَا أَوْ ثَلَاثًا أَوْ
أَوْ ثَمَانًا فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا جِبْرِائِيلُ لَوْ
طُرْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ وَلَوْ أَعْطَيْتُكَ
قُوَّةَ مِقْلٍ فُتُوكَ وَأَجْنَحَتَهُ مِثْلَ أَجْنَحَتِكَ
فَطُرْتُ وَمِثْلَ مَا طُرْتُ لَأَنْتَصِلَ إِلَيَّ عَشْرُ
مِنْ أَمْشَارِ مَا أَعْطَيْتُكَ لَمْ يَكُنْ مِثْلُكَ فِي
فَمَا لَا يَرْكَبُ تَيْنِ مِنْ حُلُوقِهِمْ -

(مشکوۃ الانوار)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ بِرَوْحٍ عَنْ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ ثَلَاثُ مَنْ
حَافَظَ عِلْمَهُنَّ فَهُوَ لِي حَقٌّ وَامِنْ
صَبَّحَةٍ فَتَوَعَّدُ فِي حَقِّهِ أَقِيلُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا هُوَ قَالَ السُّؤَالُ وَالسُّؤَالَةُ

کے اور بہت سے فکر و اور گناہوں کے اور
مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہو کہ انکی ناز مجھ پر
پسند و نسبت تیری ناز کے کیونکہ انکی ناز میرے
حکم کے ساتھ ہوگی اور تیری ہدایت میری حقیر جبرائیل
نے عرض کیلے کہ یہ دو گناہ کی عبادت کے لئے کیا دیکھا
اللہ نے فرمایا میں کو جنت ہادیوں کا پس اس نے
اللہ سے اسکی دیکھنے کا حکم طلب کیا اللہ تعالیٰ نے اسے
اجازت دی اور حضرت علیہ السلام آئے اور ہم پر کھڑے
پہلے آئے جیسے کہ کہتے تھے تو تین ہزار
سال کی مسافت طے کرتے تھے اور جب ملاتے
تھے۔ تو بھی اتنا ہی اسطرح تین ہزار سال آئے اور
عاجز ہو کر ایک درخت کے سایہ کے نیچے اتر پڑے
اور اللہ تعالیٰ کو سجد کیا اور کہا یا الہی کیا میں نے
نصف مسافت یا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ قطع
کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل اگر تجھے
دکھنی طاقت اور دسے اردینا۔ اور تو تین تین
سوا سال آتا تو کچھ میں حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی امت کو دو رکعت ناس کے مقابل میں
دیکھتا تو اس کے عشر عشر کو بھی نہ پہنچتا۔

(مشکوۃ الانوار)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عبادت
سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص
تین امور کی حفاظت کرے گا وہ یقیناً میرا دوست
ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا وہ یقیناً میرا دشمن ہے
صحابہ غرض کیا باہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

وَحَسْبُ الْعَجَابَةِ قَالَ هُنَا أَمَانَةٌ بَيِّنٌ اللَّهُ
وَبَيِّنٌ عَبْدِهِمْ أَمْرٌ بِالْحَافِظَةِ عَلَيْهِمْ وَالْمُرَادُ
مِنْهَا أَقَامَتُهَا فِي أَوْقَاتِهَا مَعَ إِيْتَامِ الْفَرِيقِ
وَالْوَجَابِ الثَّانِي حَقُّ أَنْ الرَّجُلُ إِذَا
صَلَّى فِي غَيْرِ وَقْتِهَا فَقَدْ ضَيَعَهَا عَلَى مَا
رَوَى فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْلَةُ أَسْرَى فِي السَّمَاءِ رَأَيْتُ رِجَالًا
وَلَيْسَاءَ يَصْعُقُونَ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَسِيلُونَ
دِمَاحَهُمْ كَالنَّارِ الْعَظِيمِ يَقُولُونَ يَا وَيْلَاهُ
وَيَقْبُورَاهُ فَقُلْتُ يَا جِبْرَائِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ
قَالَ الَّذِينَ يَصْعُقُونَ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ
وَقْتِهَا -

وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ جَاءَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ أَنَّهَا قَالَا تَسَاوَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعَوَاجِ إِلَى السَّمَوَاتِ
رَأَى فِي السَّمَاءِ الْأُولَى مَلَائِكَةً تَذَكَّرُ لَتَاتِ
اللَّهُ تَعَالَى مَذْخَلَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَفِي
الثَّانِيَةِ رَأَى مَلَائِكَةً يَرْكَعُونَ اللَّهُ
تَعَالَى مَذْخَلَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى الْكَرْبُ تَعُونَ رُؤُوسَهُمْ
الْأَحْيَاءُ سَمِعَ عَلَيْهِمْ نَبِيَّتًا حَمْدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ وَسَرَّ السَّلَامَ
عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ سَجَدُوا كَأَنِّي أَلِ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلِذَلِكَ أَرَى السَّجْدَةَ الْفَلَتَيْنِ
وَالرَّابِعَةَ رَأَى مَلَائِكَةً يَشْهَدُونَ وَ
فِي الْخَامِسَةِ رَأَى مَلَائِكَةً مُسَبِّحِينَ

اور جس ثابت فرمایا وہ امانت میں اللہ تعالیٰ اور کے
بند کے درمیان اور حکم کی کمی قنط کا اور مراد
اس سے اُنکے وقتوں پر قائم کر رہے ان کے فرشتوں
اور واجبات اور سنن کے ساتھ یا فک کہ جب کسی
نے بیوقت نماز پڑھی تو اس نے ہکو ضائع کیا جیسا
کہ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں نے معراج شریف کی رات جب تک دعا اور دعائوں
کو دیکھا کہ فرشتے انکے سروں کو پیٹتے ہیں اور بہتا
ہے انکے دامنوں میں بی بی نہ کہہ سکتے ہیں
افسوس اور بلاکت ہو میں نے جبرائیل علیہ السلام
کو چاہا کہ کون ہیں انہوں نے نہایہ بیوقت
نماز ادا کرنے والے ہیں۔

معاذ بن جبل در جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج
آسمان کی طرف چڑھے تو پہلے آسمان میں فرشتوں
کو دیکھا تو وہ ابتدائے پیدائش سے اللہ تعالیٰ
کا ذکر کرتے ہیں۔ اور دوسرے آسمان میں کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے ہیں انہوں
نے اپنے سروں کو نہیں اٹھایا۔ مگر جب کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سلام کیا۔ اس وقت انہوں
نے سروں کو اٹھایا۔ اور آپ کو سلام کا جواب
دیا۔ پھر دوسرا سجدہ کیا قیامت تک اسی واسطے
دوسرے سجدہ مقرر ہوئے اور چوتھے آسمان میں
دیکھا کہ فرشتے تشہد میں بیٹھے ہیں۔ اور
پانچویں میں فرشتوں کو تسبیح کہتے دیکھا۔

وَفِي السَّادَةِ نَأَى مَلَائِكَةُ مُنْكَرٍ وَنُحْلٍ
وَفِي السَّابِعَةِ نَأَى مَلَائِكَةُ مُسْلِمِينَ مُنْذُ
خَلَقَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فَهَمَّ قَلْبُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَاهْتَمُّوا أَنْ يَكُونُ لَهُ يَوْمَئِذٍ هَدِيَّةُ
الْعِبَادَاتِ كُلِّهَا فَعَلِمَ اللَّهُ تَعَالَى مَا تَوَشَّيَا تَتَكَلَّمُ
السَّامِعُ فِي عِبَادَةِ مَلَائِكَةِ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْكَرَمِ
يَنْبَغِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ مَنْ أَدَّى الصَّلَاةَ
الْخَمْسِينَ عِبَادَةً مَلَائِكَةِ السَّبْعِ -

(روضة العلماء)

رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
الْعِبَادَةُ مَوْضِعَاتُ الرَّبِّ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ
وَالْمَلَائِكَةُ وَتَوَارُ الْمَعْرِفَةِ وَاصِلُ الْإِيمَانِ وَاجْتِبَاءُ
الرَّحْمَةِ وَقَبُولُ الْأَعْمَالِ وَبَرَكَةُ فِي الْمَالِ
وَالْكَسْبِ سَلَامٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَكَرَاهَةُ
الشَّيْطَانِ وَتَهْنِئَةُ بَيْنَ صَاحِبِهِ وَبَيْنَ مَلَائِكَةِ
الْمَوْتِ وَسَوَاجِدٌ فِي قَابِئِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَ
ظِلٌّ عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَتَلَجُّ عَلَى أَسْبَةِ
لِبَاسٍ عَالِيَةٍ بِرَمَلٍ وَسُورَتَيْنِ وَبَيْنَ النَّارِ وَجَنَّةٍ بَيْنَهُمَا
يَكُونُ عِندَ الرَّبِّ وَفِيهِ الْمَلَائِكَةُ وَفِيهِ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ
وَمِنْ مَنَاحِ الْجَنَّةِ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ خَرَجَ
شَوْءٌ مِنْ جَهَنَّمَ يُوسِّمُهُ حَرِيشٌ مِنْ لَدُنِ الْعَقَرِ
طُولُهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَغَرْضُ عَيْنِ الْمُتَرَفِّعِ
إِلَى الْخَرِّ يَقُولُ جَاءَ الْفَيْدُ يَا حَرِيشُ الْفَيْدُ
لَنْ تَذْهَبَ يَقُولُ الْفَيْدُ يَا عَرُوصَاتِ يَقُولُ
مَنْ تَطْلُبُ يَقُولُ حَسْبُ نَفَرِ الْأَوَّلِ بَارِكْ

اگر چہ میں کہیں کہتے ہوئے دیکھا۔ اور ساتویں
میں فرشتوں کو سلام پہنچتے ہوئے اگلے ابتداء
پیش میں سے کچھ پس آتے تھے ہوئے اور چارویں
تمام عبادتیں آپ کے اور آپ کی امت کے لئے ہوں۔
پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے تہنیت اور فکر کو جانا
اور ساتواں آسمان کے فرشتوں کی عبادت اور تعالیٰ
اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخش اور فرمایا
جسے پانچوں نمازیں اور اہل اس نے ساتوں آسمانوں
کے فرشتوں کی عبادت کا ثواب پایا ورنہ العلماء
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز خدا تعالیٰ
کی رضا مندی کا سبب ہے اور ایمان کی سمت ہے۔ اور
لانکہ کی محبت اور نور معرفت اور اصل ایمان ہے۔
اعمال اور قبولیت عام کے واجبات ہے اور مال اور
کسی میں برکت کا ہے اور دشمنوں کے ہتھیار ہے اور
شیطان کی کراہت اور اپنے صاحبِ مال کو مال میں
شیفہ ہے اور قرب میں حیران ہے اور قیامت کے آسمان
سایہ اور رنج ہے اس کے سر کا اور لباس میں کا اور
اس کے کھوارنگ کے درمیان پر وہ اور اللہ کے نزدیک
جنت اور ترازویں بوجھ اور بصرہ بوجھ اور انہوں
سہا و جنت کی حاجی ہے اور نہ مایہ قیامت کہیں ایک شے
جہنم سے نکلیں جس کا نام حریش ہوگا پھون کی قسم جو کہ
اسکی درازی زمین اور آسمان کے مابین فاصلہ کے برابر ہوگا اور
عرض اس کا مشرق و مغرب تک ہوگا اور چاروں طرف
حریش مانا جاتا ہے وہاں کی عرصت قیامت کی طرف
پھر چھینے کی تلاش کرے کیسا پانچ گروہ کی اول

الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْحَنُوفُ وَالْأَلْبَانُ
عَاقُ الْوَالِدَيْنِ وَالرَّابِعُ شَارِبُ الْخَمْرِ وَالْخَلْسُ
الْتَّكْثُرُ فِي الْمَسْجِدِ بِكَلِمَةِ اللَّهِ قَوْلًا قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا
مَعَ اللَّهِ أَحَدًا أَفَاعْبُدُوا إِلَّا إِيَّايَ الْأَبْصَارُ
أَكَلَاكَ تَكُونُوا مِنَ الْغَافِلِينَ (زبدۃ الواعظین)

صلوۃ (دوم) مانع زکوۃ (سوم) والدین کے نافرمان
(چہارم) شرابی پنجم مسجد میں منیادی معاہدہ کا ذکر
کرنے والے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں اُس کے ساتھ کسی دوسرے
کو شریک مت پکڑو پس عبرت حاصل کرو اور عقل
نہ بنو - (زبدۃ الواعظین)

کلمہ شریف کی فضیلت

بِسْمِ اللَّهِ نَبَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ هَذِهِ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الْأَسْلَامُ
وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُولُوا الْأَكْثَبِ إِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ كَذِبُكُمْ وَمَنْ يُكَذِّبْ
بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

سچی شہادت دینی خدا کا اور ملائکہ اور ذی علم لوگوں کی وحدانیت
پر کہ خدا حق کو سو کوئی معبود نہیں جو غالب علیہ حکمت ہے
بیشک پندیدہ اور گزیر دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے
اولہا کتاب یعنی یہود و نصاریٰ حقیقت نہ رہیں اسلام بارگاہ
خیال نامہ میں جو کہ فرما دینے کی وجہ سے کھانا کھانے والے اور شخص
کی تائید سے معجزات حکام الہی انکار کر دیں اس عمل کی جہت کمال

فائدہ ہے کہ انھیں اور مشرکین اپنے دینوں کا کفر کرنے سے روک دیا گیا تاکہ ہمارا دین حق ہو اور یہی ابتدا ہے جلا اسے خدا کی
نے اعلیٰ کتب کی اور جھٹکا کرنا یا خدا تعالیٰ کے نزدیک حق یا حق میں جو جو بنی برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا منہ
۱۵ شہادت اللہ کے معنی اختیار اور اعلام کے ہیں اور شہادت ملائکہ اور مہمیں کی اعتراف اور اقرار ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا
سکھادو اور علم میں اختلاف ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس مراد انبیاء علیہم السلام ہیں کہ ان کے ہاتھ میں کتابیں تھیں جو ان کے لئے
بعض نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھیں اور انھیں نے بیان کیا ہے کہ
اولو العلم سے مراد تمام ملت محمدیہ کے علماء ہیں۔ صحابہ اور انبیاء سے کوئی خصوصیت نہیں۔

آخری مضمون کے لحاظ سے اس آیت میں فضیلت اور شرافت عطا ہو رہی ہے کیونکہ اگر علمائے کوئی اور شرف ہو
تو اللہ تعالیٰ شہادت میں ملائکہ سے اس کا نام ملنا۔

۱۶ یعنی یہود و نصاریٰ بار و گیارہ کتابیں اسلام کے پیشتر گذر چکی ہیں انہوں نے اسلام کے حق ہونے اور نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول من اللہ تعالیٰ سے انکار کسی ایک شیعہ کی وجہ سے نہیں بلکہ محض حسد اور کینہ اور طلب ریاست
اور تکبر وغیرہ کی وجہ سے کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَزَمَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لِنَارِ الدَّرِّ لِلنَّشُورِ (امام السيوطي)
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَالَ
 الْعَبْدُ الْمَوْحِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 خَرَجَ مِنْ مَمْلَكَتِهِ وَنُفِذَ طَائِرُ اخْضَرُّ لِكَيْبَا حَمَلِ
 أَبْيَضَانَ مُكَلَّدَيْنِ بِالذَّيْدِ وَالْيَا قُوتِ أَحْمَرًا
 تَجَاوَزَ الشَّرْقَ وَالْمَغْرِبَ فَذَلَّوهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ
 يَنْتَهِي الْعَرْشَ فَادْرِي كَدْرِي الْخَلْقُ يَقُولُ
 لَمْ يَحْمَلِ الْعَرْشَ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ عَظَمَتِهِ
 يَقُولُ لَا اسْتَكُنَّ حَتَّى يَقْبِضَ اللَّهُ يَفِائِلَهُ
 فَيُعْطِيهِ اللَّهُ سَبْعِينَ أَلْفَ لِسَانٍ فَيَسْتَفِيرُ
 لِصَاحِبِهِ الْيَوْمَ السَّيَامَةِ فَإِذَا كَانَ عِشَاءُ الْيَوْمِ
 جَاءَ ذَلِكَ لِلزَّكِيِّ أَخَذُ بِهِ صَلَاحُ الْجَاوِزِ
 الْقَارِطُ وَيُخَالِ الْعَلَّةَ (روضة العلماء)
 عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَغْرِبِيُّ لِمَ تَخْرُجُ فِي الْأَسْمَاءِ
 رَأَيْتُ نَدِيَّةً مِنْ النُّوَرِ مِثْلَ الدُّنْيَا أَفْزَرَةً
 مَتَدَلَّقَةً بِسَلْسَلَةِ النُّجُومِ تَحْتَ الْعَرْشِ
 وَهِيَ أَمَّا أَلْفُ بَابٍ فِي مُنْقَلَبِ كُلِّ بَابٍ
 لِسِتٍّ مَسْفُوفَةٍ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَفِي كُلِّ بَابٍ
 قَصْرٌ مِنَ النُّوَرِ وَفِي كُلِّ قَصْرِ دَارُ مِائَةٍ
 النُّوَرِ وَفِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ
 نَجْمَةً

عبادہ بن صلیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گواہی دی
 کہ سو خدا تعالیٰ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے
 رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ایک حرام کریمہ الہ النشور لاما مویطی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا جسے من
 آدمی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔ تو اس کے سر سے
 سبز پرندے کی طرح ایک فرشتہ نکلے گا جس کے سفید
 پر میں موتی اور یا قوت جسے ہے ایک مشرق
 میں ہے دوسرا مغرب میں جب تک پہنچے گا کہ وہ
 مشرق اور مغرب بھی نہ جانتے ہیں پھر آسمان
 کی طرف چڑھتا ہے حتیٰ کہ عرش تک پہنچتا ہے اس کی آواز
 شہدائی ہے جیسی موتی ہے پھر اس کو چارین عرش پر
 ہیں پھر جہاں اللہ تعالیٰ کی عزت اور عظمت کے سبب
 کہیں کہیں نہیں بھیجے گا۔ یہاں تک کہ بجائے اللہ علیہ وسلم
 اور کچھ اس کے سر پر لایا جائے گا وہ اس کے قریب سے
 کہ گیارہ یا ستر دن فرشتہ آریں گا کالہ تھکے ہوئے
 اسے پھر اُتارے گا اور چارین عرش پر لایا جائے گا وہ فرشتہ العلماء
 جابر بن عبد بنی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب مجھے آسمان پر
 گیا تو میں نے ہزار دربار کے برابر ایک نور کا شہر دیکھا
 عرش کے نیچے نور کے پیروں سے لگا ہوا اور اس کا
 ایک لاکھ دروازے ہر دروازے پر لاکھ تعالیٰ کی
 رحمت سے آسمتہ باغ ہے اور ہر باغ میں ایک
 نور کا محل ہے اور ہر محل میں ایک نور کی گھر ہے اور ہر
 گھر میں ستر نور کی مکان ہیں۔

مِنَ النَّارِ وَفِي كُلِّ حُجْرَةٍ بَيْتٌ مِنَ النَّارِ وَفَوْقَ
 كُلِّ بَيْتٍ مَوْفِقٌ مِنَ النَّارِ وَلِكُلِّ عَرَضٍ ذَرْبٌ
 مِائَةِ يَأْتِي لِكُلِّ يَأْتِي مِصْرَاعَانِ وَمِصْرَاعٌ
 مِنَ النَّارِ هِيَ مِصْرَاعٌ مِصْرَاعٌ فِي مِصْرَعٍ
 كُلِّ يَأْتِي سِتْرٌ مِنَ النَّارِ عَلَى كُلِّ سِتْرٍ فَرْقٌ
 مِنَ النَّارِ وَفَوْقَ كُلِّ فَرْقٍ جَارِبَةٌ مِنَ النَّارِ
 الْعَيْنُ كَوْنَتْ سَوَاحِدَةً خِصْرُهَا الدَّارُ
 الدُّنْيَا لَعْنَبُ نَارٍ وَخِصْرُهَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 فَقُلْتُ يَا رَبِّ هَذَا النَّارُ أَمْ لَمْ يَخْلُقْ بَشَرٌ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا النَّارُ أَكُنْتُ أَتَاءَ اللَّيْلِ
 وَأَطْرَافَ النَّهَارِ وَأَنْتَ عِنْدِي كَمَزِيدٍ
 وَأَنَا أَوْ سَمِعْتُ رَتْمِيهِ الْغَافِلِينَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ
 ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا حَرِيصًا عَلَى حَبْرٍ أَمْلَأَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فَقَالَ يَا سَيِّدِي مَا هَذَا الْحَرْبُ أَعْطَى
 اللَّهُ تَعَالَى لَأَمَّتِكَ مَسَّةً أَشْيَاءَ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا
 أَحَدٌ قَبْلَكَ لَا فَدَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى نَأْمِدُ
 هَذَا عَمَلِي فِي ذِكْرِ يَوْمِ طَنْةٍ وَالثَّانِي
 مَرْسُومِي فِي الدُّنْيَا لَا يَسْتَحْجِجُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 وَالْقَالِثُ لَا يُعَانِي عَلَى أَمَّتِكَ بَلَى النَّارُ
 يُخْرِجُ الدَّلِيلَ مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ حَتَّى
 يَغْفِرَ بَعْدَ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
 رَسُولُ اللَّهِ وَالْخَامِسُ مَرْفَعَةُ الْعَذَابِ
 عَنِ الْأَمْوَاتِ بِدُعَاءِ الْأَحْيَاءِ
 (روضة السرياني)

اور ہر مکان میں ایک کمرہ ہے اور ہر کمرہ میں ایک بلاخ
 ہے نور کا۔ اور ہر بلاخانے کے چار سو دروازے
 ہیں۔ اور ہر دروازہ اس کا دوپٹ ہو جس کا ایک
 پٹ سونپکا اور ایک باندی کا۔ اور ہر دروازے کے
 مقابل ایک ایک تخت ہے نور کا اور ہر تخت پر نور کا
 پتھون ہے اور ہر پتھون پر چوبیس بیٹے ہیں اور ایک
 نور ہے کہ اگر اپنی چھوٹی انگلی دنیا پر ظاہر کرے
 تو اس کا نور سورج اور چاند پر غالب ہے مینے کہا ہے
 پروردگار کیا یہ نبی کے لیے ہیں یا صدیق کے لیے
 خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا رات دن ذکر کرنے
 والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے میرے پاس بہت
 کچھ ہے اور میرے زیادہ کر تیار ہوں (تذکرۃ العارفین)
 مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے کہ آپ میں
 آپ غلبے سے بچتے تھے پس جبرائیل علیہ السلام آئے اور
 کہا یہ تم کیسے ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو بلاخ
 چیزیں دی ہیں جو آپ کے لیے کسی کو نہیں دیں ول
 خدا تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے ظن کے ساتھ
 ہیں یعنی اس کے ظن کے موافق ہوں دوم جس کے
 عیب دنیا میں اٹھائے گئے اللہ اس کو قیامت کے دن
 ذلیل کرے گا سوم یہ کہ آپ کی امت کیلئے مرنے
 تک توبہ کا دروازہ نہ ہو گا چارم کسی شخص سے ان
 بھوکے گناہ مکے ہوئے تو خدا تعالیٰ اس کو کلمہ لا الہ الا
 اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے بخش دیگا۔
 پنجم خدا تعالیٰ مردوں کا عذاب زندوں کی دعا سے
 دیتا ہے۔ (زہرۃ الیاس)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى الْأَرْوَاحَ
قَبْلَ الْجَسَادِ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ سَنَةٍ وَخَلَقَ
الْأَرْوَاقَ قَبْلَ الْأَرْوَاحِ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ
سَنَةٍ فَشَهِدَ اللَّهُ نَفْسًا بِنَفْسِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ
الْمَخْلُوقَ حِينَ كَانَ وَلَمْ يَكُنْ سَمَاءٌ وَلَا
أَرْضٌ وَلَا بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى شَهِدَ
اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
تفسير الخازن

عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيزٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ حَوْلَ النَّبِيِّ
ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ صَاحِبًا فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ خَرُّوا سُجَّدًا أَوْ قَبْلُ نَزَلَتْ
فِي نَصَارَى عِجْرَانَ فِيمَا أَدْعَاؤُهُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ أَبُو السَّعْدِ وَقَالَ لَكُلِّ قَوْمٍ مَا
الْمَدِينَةُ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَبَرْتُ عَنْ
أَحِبَّاءِ السَّلَامِ فَلَمَّا أَبْصَرُوا الْمَدِينَةَ قَالُوا أَشْبَهَتْ
هَذِهِ الْمَدِينَةَ بِصِفَةِ مَدِينَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّ عَجَبُكُمْ فِي إِخْرَارِ الزَّمَانِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُرُفَا بِالْصِفَةِ فَقَالَ
لَهُ أَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ فَمَنْ
قَالَ أَنْتَ أَحْمَدُ قَالَ رَأَى أَحْمَدُ وَأَحْمَدُ قَالَ فِيمَا
سَأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ فَإِنْ أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَمْسَأَ
بِكَ وَصَدَّقْتُكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمْسَأَ
فَقَالَ أَحْمَدُ رَأَيْتُ أَهْلَ قَدِيمٍ شَهِدُوا دَعَا فِي
كُتُبِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ
فَأَمْسَأَ دَأْسُهَا - (أبو السَّعْدِ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے چار ہزار سال جموں سے پہلے رگوں کو پیدا
کیا اس لیے چار ہزار سال رگوں سے پہلے رگوں
کو پیدا کیا اور خدا تعالیٰ نے پہلے اپنی ذات پر خود کو
مخلوق پیدا کرنے سے پہلے شہادت دی جب
کہ زمین آسمان جن میں یاد وغیرہ تھے اور فرمایا شہد
اللہ انہ نزلہ الہی العزیز المحکم
(تفسیر الخازن)

سعید بن حبیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
بیت اللہ شریف کے گرد مین سو ساٹھ بیت تھے
جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سب سجد میں گرے
اور بعض نے بیان کیا ہے کہ کچھ ان کے انصاری کے تھے
نازل ہوئی جب وہ عیسیٰ خدا ہونیکو مدعی ہو (ابو السَّعْدِ)
کہیں کہتے ہیں جو ان ملک میں سے ہیں شریف میں نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یہ نہ شریف دیکھ کر
انہوں نے کہا یہ شہر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کے شہر کے ساتھ مشابہ ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ کی صفات انہوں نے
پہچان لیا اور کہا کیا آپ محمد ہیں اپنے فرمایا ہاں پھر انہوں
نے کہا کیا اسم شریف احمد ہے آپ نے فرمایا میں محمد
اور احمد ہوں انہوں نے کہا ہم آپ کے سوال کرتے ہیں
اگر آپ بتائیں گے تو ہم ایمان لے آئیں گے تو تصدیق کر چکے
آپ نے فرمایا پھر چچا انہوں نے کہا کہ کیا اللہ میں بڑی شہادت
کوئی ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تب
وہ ایمان لے آئے (ابو السَّعْدِ)

فَقَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِ اللَّهِ لَكُمْ قَضَاءٌ فِي الْجَنَّةِ وَجَعَلْتُ
 الْقَضَاءَ لَكُمْ فَقَالَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ يَغِيثُنِي
 إِنْ هَذَا الْقَضَاءُ قَدْ جَعَلَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 ادْعُوهُ إِنَّهُ دَعَاكُمْ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ
 السَّلَامِ يَا أَهْلَ بَيْتِ اللَّهِ مَا فَعَلْتَ الْيَوْمَ مِنْ
 الْحَسَنَاتِ فَأَمَّا هَذِهِ فَصَلِّ لِلَّهِ وَكَرِّعْ فَتَقَالَ
 اللَّهُ دَعَاكَ الْعَالَمُونَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذِهِ
 رِزْقُكُمْ فَاتَّكَاهُ بِهَا فَفَتَحَهَا فَلَمَّا رَأَى مَا فِيهَا
 بَلَغَتْهُ مُلْجَامٌ مِنْ حَبِيبٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا
 سَمُودُ أَفَقَالَتْ لَيْسَ بِكَ يَا بَنِي اللَّهِ فَقَالَ كَسَتْ
 بَعْضُتُ إِلَى هَذَا أَقَالَتُ بَنِي دَارِ الْخَيْفَةِ الْعَالَمُونَ
 مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ فَاسْتَطَعُوا فَأَضَعُوا فَمَالَهُ
 ذَلِكَ دَعَاؤُهُ وَكَانَ مَلَأْتُ قَائِمٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ أَلَمْ يَكُنْ أَلَمْ يَكُنْ أَلَمْ يَكُنْ
 فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَهْلَ بَيْتِ اللَّهِ اسْتَبَاحُوا
 الْعَمَلُ فَتَدْعُوا اللَّهَ لَكُمْ دَسْبِغُ الْغَالِبِينَ
 حِكْمُكَ أَنْ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِي رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ
 وَاقِعًا بِعَرَفَاتٍ فِي يَدَيْهِ سَبْعَةُ أَحْجَارٍ فَقَالَ
 لَهَا أَيُّهَا الْأَحْجَارُ أَشْهَدُ أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ أَوْلَى
 بِاللَّهِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَمَنْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ
 فَرَأَى فِي مَنَاصِبِكِ الْقِيَامَةُ قَدْ قَامَتْ وَأَنَّ
 حُوسِبَ الْوَعْدِ إِلَى النَّارِ فَذَهَبُوا بِهِ إِلَى
 بَابٍ مِنَ النَّارِ فَادْخُلُوا فِيهِمْ تِلْكَ الْأَحْجَارُ الْقَمَرُ
 نَفْسُهُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَجَعَلَتْ مَدْرَ مَدْرَ
 الْعَدَاةِ عَلَى نَفْسِهِ كَأَنَّهُ يَدْرِي أَنَّ النَّارَ سَاقِيَةٌ

روٹی دی پھر اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنت میں کھانے کے
 پھر دھوئی گاؤں کی طرف لوٹ آیا۔ گاؤں والوں
 نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ وہ جی وہیں آ گیا
 ہے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ہلالاؤ وہ بلا لائے
 عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ دھوئی بتاؤ نے آج کیا
 نیکیاں کی ہیں اس نے پانی اور روٹی بول دیا اور اسے
 حال سنایا آپ نے فرمایا اپنی لادلی لاؤ جو جمع لایا اور اسے
 کھولا۔ ناگاہ اُس میں سیاہ سا پتھر لپکتا دکھایا
 ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ سانپ اُس نے کہا حاضر
 ہوں یا بنی اللہ آپ نے فرمایا کیا تو اس کی طرف نہیں بھیجا
 گیا تھا اُس نے عرض کیا ہاں لیکن ایک سوالی
 اس پہاڑی سے آیا اور کہا مطلب کیا اُس نے کھلایا
 اس نے تین عالمیں کیں ایک فرشتہ کھڑا ہوا امین کہتا تھا
 پھر خدا تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیجا اُس نے منہ میں
 لپکتا لپکتا دیکھ دیا عیسیٰ نے فرمایا کہ دھوئی نیک
 عمل کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تجھ سے زیادہ تہذیب العظیمین
 حکایت ہے کہ حضرت ابراہیم واسطی رحمۃ اللہ علیہ
 مقام عرفات میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس سات کھڑیاں
 تھیں وہ کہتے تھے کہ کھڑیاؤں کو کہہ دو میں لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ کہتا ہوں اس ان وہ ہو گیا وہ خواب میں دیکھا
 کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور یہ حساب ہو گیا ہے اور فرشتے
 کا اسے حکم ہو گیا ہے فرشتے اسے دوزخ کے دروازے
 پر لے گئے ہیں ناگاہ اُس نے لکڑی نے اپنا آپ دروازے
 میں لکڑی دروازہ روک دیا اور نذاریہ والے فرشتے جمع
 ہو گئے تاکہ اسے ہٹائیں جب یہ اٹھنے کے تباہی دوسرے

إِلَىٰ آبَائِهِمْ مِنَ السَّبْعَةِ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَىٰ
رَفْعِهِ حَتَّىٰ سَأَلُوهُ إِلَىٰ السَّبْعَةِ تَابُوا بِهَا وَكَانَ
عَلَىٰ كُلِّ أَبِي حَجْرٍ مِنْ ذَلِكَ الْأَجْحَارِ وَهُمْ يَقُولُونَ
كَلِّمْهُمْ أَتَمْنَدُ أَتَمْنَدُ كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَكَانَ
مُحَمَّدٌ أَرْسُولَ اللَّهِ ثُمَّ سَأَلُوهُ إِلَىٰ الْعَرْشِ
فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَتَمْنَدُ تِلْكَ الْأَجْحَارُ فَلَمْ
يَتَضَيَّعُوا لِحُكْمِكَ فَكَيْفَ أُخْبِتُهُمْ أَتَمْنَدُ أَتَمْنَدُ
هَاجِدٌ عَلَىٰ قَهْرٍ مَدِينَةٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ الْجَنَّةِ وَجَدَ
أَبُوهُمْ مُخْلِفٌ فَبَاءَتْ شَهَادَةُ أَنَّ لَهُ لَهِ إِلَّا
اللَّهُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا فَنُزِلَ الرَّجُلُ
كَذَا فِي الْمَوَاعِظَةِ

دروازہ کی طرف گئے تب بھی دیکھ کر ہی کوئی اٹھا
بکے حتیٰ کہ ساتوں دروازوں پہلے گئے کہ ہر دروازے
پر ان فکر یوں میں سوچا کرتی تھی وہ اتنی تھی کہ ہم گواہ
ہیں کہ یہ شخص للہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا تھا۔
پھر وہ فرشتے اس عرش کے پاس لیگے پروردگار نے فرمایا
جب فکر کیاں تیرا حق نہ بھلیں تو ہم تیرا حق کس طرح
ضائع کر دیں۔ میں شاہد ہوں تیری شہادت
پر پھر فرمایا جنت میں داخل ہو جب وہ جنت کے
قریب آیا تو دروازوں کو بند پایا پھر کلمہ شریف
آیا۔ اور تمام دروازے کھل گئے۔ اور وہ شخص
داخل ہو گیا۔
(اسطرح مواظ میں ہے)

استغفار اور توبہ کا بیان

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا وَالنَّاسُ مِنْهُمْ
الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُبْصِرُوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا
دَقِيمٌ يَمْشُونَ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ مَا كَفَرُوا
بِآيَاتِنَا وَجَاءَتْ تَجْوِيزُ مِنْهُمْ إِلَّا نَهْرُ خَالِدِينَ
فِيهَا وَفَعْلُهُمْ أَجْرًا عَامِلِينَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّ قَانَ كَتُوبُ حَوْكٍ لَمْ يَزَلْ يَخْتَلِفُ خَيْرٌ أَدَمَ
تَمْلِيْلُ نَبُوَّةِ السَّلَامِ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ سَنَةٍ
وَلَمْ يَغْفَرَ لَهُمْ تَابَ وَأَمْسَ وَغَمَلٌ صَالِحًا
(تنبیہ الغافلین)

وہ لوگ جب کہ فی برکات کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے
ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں اور اللہ سے توبہ کرتے ہیں اور
خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی گناہ بخشتا ہو اور اس کو اوپر وہ جہاں نہیں گئے
اور وہ جانتے ہیں ایسے لوگوں کا بدلہ بخشش ہے ان کے پروردگار کی
طرف سے اور ایسے ماغ کہ اس کے نیچے نہیں جاری ہیں اور
وہ انہیں ہمیشہ رہیں گے اور بہت اچھا اجر ہو عمل کرنے والوں کو
حضرت علیؑ کہ مراد وجہ یہ روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش
سے چار ہزار سال پہلے عرش کے گرد لکھا ہوا تھا کہ میں نے
والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔
اور اچھے عمل کئے۔ (تنبیہ الغافلین)

رُوِيَ أَنَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَامِلًا عَلَى النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقْرُؤُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَنْ تَابَ مِنْ أُمَّتِكَ
قَبْلَ مَوْتِهِ بَسْتَقْبِلُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا جَبْرَائِيلُ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ لِي غَلِيظَةً
الْعَقْلِ وَطَوِيلًا لَا مَلْ فَمَنْ مَسَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبِّي يَقُولُ
مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بَسْتَقْبِلُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا جَبْرَائِيلُ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ لِي غَلِيظَةً ثُمَّ
رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبِّي يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ
مَوْتِهِ بَسْتَقْبِلُ تَوْبَتَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَا جَبْرَائِيلُ يَوْمَ لَا مَوْتَ كَثِيرٌ فَذَهَبَ جَبْرَائِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبِّي
يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بَسْتَقْبِلُ تَوْبَتَهُ
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جَبْرَائِيلُ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ لِي
كَثِيرًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقْرُؤُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَنْ مَضَى مِنْ أُمَّتِكَ
عَزَمُوا عَلَى مَوْتِهِ يَرْجِعُ إِلَى قَبْلِهِ مَوْتَهُ بِسَنَةٍ
أَوْ شَهْرٍ أَوْ يَوْمٍ أَوْ سَاعَةٍ حَتَّى يَلْقَى الرَّبَّ فَقَالَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ الظُّنُوفُ وَكَانَ يُسَاقِدُ وَتَدَامَ
يُقَلِّبُهُ قَدْ عَصَرْتُ لَهُ (رَبْدَةً إِلَى عَظْمَيْنِ)
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّكَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَجُلٍ زَانٍ فَسَارَ هُوَ
فَحَارَ الزَّانِعُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَابَ
إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى يَقْرَأُ لِي بَيَانًا وَاجَالَ عَنِّي

روایت ہو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خبر میں آئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ
پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے جو شخص تیری امت میں سے
ایک سال پہلے توبہ کرے اپنی موت سے پہلے تو قبول کر دے گا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل ایک سال میری امت
کے لئے بہت سی سبب علی غفلت اور درازی امیدیں ہیں
تھے پھر وہ اپنے آئے اور کہا یا رسول اللہ کیا پھر دیکھا فرماتا ہے
جو اپنی موت کا ایک ماہ اختیار توبہ کرے اس کی توبہ قبول کر دوں گا
اپنے فرمایا جبرائیل ایک ماہ میری امت میں سے پھر حضرت
جبرائیل عجا کر دہوئے آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ پر دیکھا
فرماتا ہے جو شخص اپنی موت کا ایک دن پہلے توبہ کرے اس کی
توبہ قبول کر دوں گا پھر آپ نے فرمایا ایک دن میری امت کیلئے بہت سی
پھر جبرائیل علیہ السلام عجا کر دہوئے آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کے
پروردگار فرماتا ہے جو اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے توبہ کرے
میں سے توبہ قبول کر دوں گا پھر فرمایا ایک ساعت بھی زیادہ
پھر جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ نے فرمایا یا رسول اللہ
آپ پروردگار سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے جو شخص کی تمام
عمر کا سو میں گزری اور وہ ایک سال ایک ماہ یا ایک دن
یا ساعت بھی موت پہلے توبہ کرے بلکہ یا نہ کہ اس کی
روح حقیقہ آپ کے پاس اور اس کو زمانہ سو غزری ہی بھی ممکن
ہو اور وہ صرف اس نام ہو میں اس کو خداوند کا ذریعہ الواعظین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری کو پا کر گیا
اور وہ بحالت نزع تھا آپ نے اسے فرمایا توبہ کر تو وہ
زبان سے تو بول نہ سکتا بلکہ دونوں آنکھوں کو

عَوَّاهُ سَمَكَوْا تَسْمَعُ النَّبِيَّ يَكْبِرُ السَّلَامُ فُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا حَلَّكَ عَلَايَكَ عَمَّ فَقَالَ النَّبِيُّ كَلِمَةً
السَّلَامُ أَنَّ هَذَا مَوْبِقٌ لِمَنْ يَمْلِكُ بِسَائِرِ النَّوْبَةِ
وَأَوْ مَا يَحْبَرُهُ إِلَى السَّاءِ وَنَدَمَ بِقَلْبِهِ فَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى يَا مَا ذِكْرِي إِنْ عَبْدِي تَجَزَّ عَنْ
النَّوْبَةِ بِسَائِرِهِ وَقَدِمَ بِقَلْبِهِ فَلَا أَصْبَحُ
بَوْبَتَهُ وَنَدَمْتُ بِقَلْبِهِ أَشْهَدُ وَإِنْ
عَقَرْتُ لَهُ - رَدُّهُ الْمَجَالِسِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ النَّوْرِ وَتَوَكَّلُوا
إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِنَّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَقْلِقُونَ
وَقَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ لَقَدْ كُنَّا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ
أَشْيَاءَ وَأَلْهَانًا نَمْتَمُّ لَهَا مِنَ الْعُصَاوِ الْفِيضَةِ
وَالنَّمِيمَةِ وَالْكَذِبِ الْثَانِي أَنَّ الْكَرِيمَ قَلْبِهِ
حَسَدًا وَلَا عَدَاوَةً بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَالْثَالِثُ
أَنْ يَأْتِيَكَ أَصْحَابُ الشُّوْءِ وَلَا يَمُحِبُّ
أَحَدًا مِنْهُمْ وَالرَّابِعُ أَنْ يَكُونَ مُسْتَعِلاً
ذَائِعًا عَلَى أَنْ يَنْبَغِي مُسْتَفْهِرًا لِمَا سَبَقَ مِنْ تَوْبِهِ
مُجْتَمِعًا عَلَى طَاعَتِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي
آيَةِ أُخْرَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ
تَكْوِينًا تَصَوُّحًا - يَعْنِي صَادِقِينَ فِي
النَّوْبَةِ وَقَالَ تَتَصَحَّرُونَ لِلَّهِ فِيهَا
سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ مِمَّنِ النَّوْبَةِ التَّصَوُّحُ فَقَالَ هُوَ
السَّجْدُ بِتَوَكُّبٍ مِنْ عَمَلِ الشُّوْءِ وَلَا
بَعْدُ إِلَيْهِ أَبَدًا +

آسمان کی طرف اُستے پھیرا آپؐ کو نے میں عرض کیا یا
رسول اللہؐ آپؐ کو جس سے مسکینوں میں بنی صلی علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا میری زبان سے تو کہیں کہ سکا کہیں
اس نے انکھوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا ہے اور دل میں
ہو ہے اور اللہ نے فرمایا ہے میرے فرشتوں میں اس کا
نشان ہے تو یہ کہنے سے عاجز ہو گیا ہے لیکن اس نے فرزند
ہو ہے میں اس کی توبہ ناسخ نہ کروں گا گواہ رہو کہ میں
بخششوں گا - (دستہ المجالس +)

خدا تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا ہے اور توبہ کرو اور جمع
کرو اللہ کی طرف اور مومنوں سے یہ کہ تمام کامیاب
ہو جاؤ اور بعض حکماء نے فرمایا ہے آدمی کی توبہ چار
چیزوں سے پہچانی جاتی ہے (اول) یہ کہ اپنی زبان
کو فضول کوئی اور غیبت اور جھوٹی اور جھوٹ سے روکے
دوم) یہ کہ کسی بکی عداوت اور حسد میں نہ لگے۔
(سوم) یہ کہ اپنے بُرے دوستوں کی مصاحبت اور
ملاقات سے چھوڑ دے (چہارم) یہ کہ موت کے لئے مستعد
اور تیار ہوں یا دوسرے شے نہ ہو کہ معافی پاتے
والا ہو اور خدا تعالیٰ کی بلوت میں کوشاں ہو خدا
تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے
در بارہ میں خالص توبہ کرو یعنی توبہ کرے نہیں پتے
ہو -

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ سے توبہ خالص کی
نسبت پوچھا گیا۔ آپؓ نے فرمایا وہ یہ ہے
کہ انسان بُرے کاموں سے توبہ کرے اور پھر
کبھی کسی طرف رجوع نہ کرے -

وَحَرَّ قَالُوا مَا لَكَ يَا سَيِّدُنَا قَالَ آيَةُ تَرَكْتُ وَلِلَّهِ
اللَّهُ تَعَالَى لَا يَصْرُفُهَا أَحَدٌ اِمْنِ بَنِي آدَمَ ذَنْبٌ
قَالُوا اَوْ مَا لَهِیْ فَاحْبِرْهُمْ قَالُوا اَلَمْ نَخْلُقْ لَکُمُ الْبَوَابَ
اَلَا هُوَ اَعْمٰی فَلَا یَتَوَبُّونَ وَلَا یَسْتَغْفِرُونَ وَ
یَظُنُّونَ اَنَّهُمْ عَلَی الْحَقِّ فَرَضِیْ بِذٰلِکَ (در مذکور)
عَنْ اَبِیْ اَبْنِ مَالِکٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی
یَا بَنَیْ آدَمَ اِنَّکُمْ مَادَعَوْتَنِیْ وَوَحَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ
مَا کَانَ وَلَا اَبَیْ یَا بَنَیْ کُوْبَلَفْتُ ذُنُوبَکَ وَنَاكَ
السَّمَاءُ ثُمَّ اَسْتَغْفِرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا یَا اَبَیْ
آدَمَ کُوْبَلَفْتُ بِغَیْرِ اِلَّا رَضِیْ خَطَا یَا اَدَمُ لَقَدْ نَسِیْتُ
یَا نَ لَا تَشْرُکْ لَیْ سَیِّئًا لَا تَشْرُکْ بِغَیْرِهَا مَغْفِرَةٌ
اُحْجِلْ لَمَوْثًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّهُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ قَالَ مَنْ لَزِمَ اَلِاسْتَغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ
لَهُ مِنْ عِلْمٍ فِیْهِ مَخْرَجًا وَمِنْ کُلِّ مَرْمَرٍ قَرِیْبًا وَ
رَزَقَهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ -

وَفِی حَدِیْثٍ لِّأَخْرَجَ اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ
یَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوْا اِلَی اللَّهِ فَإِنَّیْ اَتُوبُ اِلَیْهِ
فِی یَوْمِ مَا قَدَرْتُمْ -

وَفِی حَدِیْثٍ لِّأَخْرَجَ اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ
کُلُّ شَیْءٍ آدَمَ خَطَاؤٌ وَنَذِیْرُ الْعَاطِلِیْنَ اَلْوَابُونَ -

آگیا اور کہا ہے اور سوار اس نے کہا قرآن مجید میں ایک آیت نازل
ہوئی ہے کہ اس کے بے بنی آدم کو کوئی گناہ ضرر نہیں
پہونچا سکتا انہوں نے پوچھا وہ کیلئے اسے انکو بتایا
انہوں نے کہا تو ان کے لئے حرم ہول کے دروازہ کھول دے
کہ وہ نہ تو کہے بلکہ اپنا ایک کوش پر بھجیں پس اس خوش گوار دروازے
انس بن الکاظمی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے اے
بنی آدم جب تم مجھے پکارتے ہو اور شیش کی امی کے تہ ہونے پر
تمکو بے پرواہ ہو کر بخشیتا ہوں یعنی آدم اگر تمہارے
گناہ آسمان تک پہنچیں اور تم بخشش چاہو تو میں بخشیتا ہوں
اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا کہ بنی آدم اگر تمہارے گناہ زمین کے برابر
ہوں میں نہیں شرم کرو پھر تم مجھ کو تو میں بھی نہیں برا بخشے نہیں کروں گا
(روایت کیا ہے احمدی نے) ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے وہ خدا سے
لے کر ہر عمل کو کٹا کر دیتا ہے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور
اسے بیگانہ جگہ سے رزق دیتا ہے -

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ کو تو توبہ کرو کیونکہ میں دن بھر میں سو دن توبہ
کرتا ہوں -

اور دوسری حدیث میں آیا ہے فرمایا تا مگر آدم کا
پہلے اور پھر خطا کا روک دے جو پھر توبہ بھی کریں -

ماہِ رجب کی عبادت کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص رجب
کی پہلی بات بیدار رہا - اس کا دل دیوں کے سونے

رَوِیَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ احْسَا
اَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ تَدْرِي مَا لَهَا

قَلْبُهُ إِذْ آمَنَتْ الْقُلُوبُ صَدَّقَ اللَّهُ بِحَبْرٍ مِّنْ أَسْفَلِ
صَبَاً وَخَرَجَ مِنْ دُونِهِ كَيَوْمَ مَوْلَانَا اللَّهُ وَيَتَفَعَّ
سَبْعِينَ الْقَامِينَ أَهْلَ الْخَطَايَا قَدْ اسْتَوْجِبُوا النَّارَ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ قَصَّ بَعْدَ الْعُزْبِ فِي لَيْلَةٍ مِّنْ حَبِ عَشْرِينَ
كَعْطَ بَقْرَةً هُوَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ فَالْحَبُّ الْكَتَابُ وَ
الْإِخْلَاصُ سَلَمٌ عَشْرَ تَلَايَاتٍ حَفِظَهُ اللَّهُ تَعَى
وَأَهْلَ بَيْتِهِ عِيَالٌ مِّنْ بِلَادِ الدُّنْيَا وَعَذَابُ
الْآخِرَةِ - (من بركة الواعظين)
رَوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَا آتَانَ
رَجَبٌ شَهْرُ اللَّهِ الْأَصَمِّ ثُمَّ صَامَ مِنْهُ
يَوْمًا لِمَا قَاوَا وَاحْتِسَابًا اسْتَوْجِبَ عَلَيْهِ رِضْوَانُ
اللَّهِ تَعَالَى الْكَبِيرُ وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ لَا يَصِفُ
أَوْ اِصْفَوْتَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَهَذَا مِنْ مَّالٍ عِنْدَ
اللَّهِ تَعَالَى مِنْ الْأَمْزِ وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ عَوْنِي
مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ عَالَمِيٍّ وَعَذَابِ الْخَوْفِ وَالْجَبْرِ وَ
الْجَدَامِ وَالْبَرَصِ مِنْ قِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمَنْ صَامَ
سَبْعَةَ أَيَّامٍ عُلِفَتْ عَنْهُ سَبْعَةُ أَلْوَابٍ جَهَنَّمِ
مَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ مَفُتِحَتْ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ الْجَنَّةِ
وَمَنْ صَامَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ لَمْ يَسْأَلْ مَرَّةً لِّلَّهِ شَيْئًا إِلَّا
أَعْطَاهُ وَمَنْ صَامَ ثَمَنَةَ عَشْرَةَ مَغْفَرَ اللَّهُ
تَعَالَى ذُنُوبَهُ مَا قَدَّمَ وَبَدَأَ بِسَيِّئَاتِهِ حَسَنَاتٍ
وَمَنْ كَادَرَادَ اللَّهُ أَحْسَنَ دَرَجَةِ الْوَاعِظِينَ
قِيلَ إِنَّ فِي رَجَبٍ ثَلَاثَةَ أَهْوِافٍ دَاوَةُ بَرٍّ
عَلَى أَحْسَنِ اللَّهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ يَا عَبْدِي جَعَلْتُ

کے وقت نہ مرے گا۔ اور خدا تعالیٰ اس کے سر پر نیکوئی لے اور وہ
گناہوں سے ایسا پاک ہوگا کہ کوئی یادہ اس کے پیچھے ہی
پیدا ہوا ہے اور ستر ستر اہل ناری کی شفاعت کریں گا۔
اس بن ابی بنی اللہ تعالیٰ عنہ بنی علی علیہ السلام کے
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جب کسی بات خوب
کے نیچیں رکھتے ہیں پھر پھر رکھتے ہیں سورہ فاتحہ اور
سورہ اخلاص پڑھے اور دس سلام سے پڑھے ہوئے
اسے معہ اس کے اہل عیال مہمانین دیا اور عذاب آخرت سے
بچا دینگا۔ (زبدۃ الواعظین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہوا ہے فرمایا
جہاں لو کہ جبکہ مہینہ صوم ہے جس شخص نے اس میں ایک دن
ایمان بڑے طالبانہ روزہ رکھا اور جب اس پر عاصی
اللہ تعالیٰ کی اور جس نے دو دن کھانا توڑا۔ کہ جس میں ہے
خدا تعالیٰ سے حصہ دینگا۔ کسی کو ہی تو صرف نہیں کر سکتا اور
جس نے تین دن کھانا توڑا۔ کہ جس میں عاصی خدا عزت اور عزت
اور مقام۔ اور برص۔ اور تندرستی کے نجات پائے گا
اور جس نے سات روزہ رکھے اس کے لئے دوزخ کے
سات دروازے بند کئے جائیں گے اور جس نے
اکھ رکھے اس کے لئے جنت کے اکھ دروازے کھولے
جائیں گے اور جس نے دس روزہ رکھے وہ جو خدا
تعالیٰ سے مانگے گا وہ اسے دے گا۔ اور جو ہندہ رکھے
خدا تعالیٰ نام نہ نہ پختہ کیا اور کسی برائی کو نہ فریاد
بدلیگا اور جو زیادہ رکھے گا اللہ اس کے اجر زیادہ کرے گا۔
بیان کیا جاتا ہے کہ جسے تین حرفیں ہیں اس میں
کی رخصت پروالالت کرتی ہوا اور جو بیادہ روزہ پڑھے

عَلَيْكُمْ تَنَالُوا كَذَلِكَ يُقُولُ الْعَبْدُ فَجَعَلَتْ حُرْمَتُ
وَجِبَاطُكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَلَا تُسْقِطُوا كَقَدْرُ
يَوْمٍ وَلَاحِقَةُ يَوْمٍ يَوْمَ تَمُوتُ سُبْحَةَ رَبِّهِ (عجل العجل)
فَقِيلَ لَنْ رَجِبَ بَعْدَ مَا عَفَا عَنْكَ يَعْصِدُ رَأْيُ
الْعَمَاءِ وَقَوْلُ اللَّهِ أَهْلًا بِالشَّهِيرِ مَلِكٌ يَحْذَرُ
وَيُصْطَرِّكُ فَتَسْكُتُ وَلَا يَنْتَكُمُ حَقُّ الْيَوْمِ
لَوْلَا أَنَا لَأَنْتُمْ لَقَوْلُ اللَّهِ إِنِّي أَنْتَ سَتَارُ الْعُيُوبِ
أَمَرْتُ خَلْقَكَ يَا أَنْ تَسْأُرُوا الْعُيُوبَ بِرُحْمٍ وَمَكَلًا
رَسُولًا أَصَمُّ أَمْ سَمِعَتْ طَائِفَتُهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ
مَنْعِيهِمْ ثُمَّ لَكَ مَا مَكَلَّ اللَّهُ لَكُمْ قَوْلُ اللَّهِ لَقَدْ
أَنْتَ فَهْرِي مَعْصِيَتُهُمْ وَعِبَادِي مَعْصِيَتُهُمْ
مَنْعِيهِمْ وَلَمْ يَكُنْ مَكَلَّكُمْ كَمَا قِيلَتْ وَأَنْتَ مَعْصِيَتُهُ
وَأَعْظَمُهُمْ بِذِمَّةٍ فَاحْذَرِيكَ وَلَا تَكُنْ بِكُمْ
الْمُحَافِي فَتَكُ (عرجية)
فَقِيلَ عَمِي أَصَمُّ لَأَنْ الْكُورَامَ الْكَارِثِينَ
يَكْتُمُونَ أَسْمَاءَ السَّيَّانِ فِي سَارِ الْكُورِ
وَفِي هَذَا الشَّهْرِ كُنُوزُ الْحَسَنَاتِ لَا يَكُونُونَ
السَّيَّانِ فَلَا تَسْمَعُونَ فِيهِمْ حَقُّ كِتَابٍ
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَنْ رَجِبَ قَهْرُ اللَّهِ وَطَعَانُ
فَهْرِي وَرَمَّحَانُ شَهْرُ مَقِي -
وَأَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَلَالِي فِي فَصَالِ رَجَبِ
الْبَعْثِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ أَوَّلِ
يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ كَفَّارَةٌ لِثَلَاثِ
سِنِينَ وَالثَّانِي كَفَّارَةٌ لِسِتِّينَ
وَالثَّلَاثُ كَفَّارَةٌ لِسِتِّ مِائَةِ كُلِّ يَوْمٍ كَفَّارَةٌ

کے نسل و احسان پر گویا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے
تیرے سب کا جو گنہگار تیرے کوئی گناہ وغیرہ اور سب کی
وجہ سے نہیں، ۱۔ (محاسن الاموال)
کہا جاتا ہے رجب کے دن کے بعد جب تک کہ عینِ رجب
ہو تو اسے اللہ فرماتا ہے میرے عیب سے کیا اور کون سے عیب
کہا اور تیرے تقصیر کے وہ چھپتا ہے حتیٰ کہ دوسری تیری
دفعہ پر چھاجاتا ہے پھر کہتا ہے اتنی تو سب عیوب تیرے
اپنی مخلوق کو دوسرے کے عیب چھپانے کا حکم دیا ہے اور
تیرے رسول میرا نام اصرم رکھتا ہے میں نے انکی طاعت سنی ہے
کہا نہیں سواس رسول میرا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ حکم کہ کہا ہو پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرا مہینہ ہم جو عیب
ہے اور میرے عیب میں اور جو عیب میں نہیں تیری
علمت کو جو قبول کرنا ہوں میں کہ تجھ کو کیا اور میں
تجھ میں ایذا مت پہنچاؤ گا اور اگر تجھ میں کوئی عیب ہوگا
ابھی تو اس کے ہم نام ہوئی جو بیان کی ہو کہ اگر
الکاتبین جنتیہ برائیاں اور حسنات کے اعمال میں مرج کرے میں
اس مہینہ پر نیکیاں لکھتے ہیں اور برائیاں نہیں لکھتے
گویا وہ ہدیوں کو شمشیر ہی نہیں کہ لکھیں (مشکوٰۃ الاموال)
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عیب اللہ تعالیٰ
کا مہینہ ہے اور شعبان مہینہ ہوا اور رمضان مہینہ امت کا
اور ابو محمد ذوالحجۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے فضائلِ رجب میں بیان کیا ہے کہ رجب کے
پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے
اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا -
اور تیسرے دن کا ایک سال کا پھر ہر دن کا

مفتیوں (کما فی التباریع الصغیر)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَرِهَ أَنْ يَكُونَ نَسَبَانِ لَا رَجَبَ شَقِيَانِ

(اخرج البخاری ومسلم)

أَمَّا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَرِهَ أَنْ يَكُونَ نَسَبَانِ لَا رَجَبَ شَقِيَانِ

مَنْ صَامَ يَوْمَ رَجَبٍ سَقَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ
ذَلِكَ النَّهْرِ (اخرجہ)

حُرِّكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَانَتْ سَقَاةُ
إِذَا جَاءَ رَجَبٌ تَقَرَّرَ كُلُّ يَوْمٍ قُلُوبُ اللَّهِ أَحَدُ

الْأَشْوَاقِ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

رَجَبٌ أَوْصَتْ بِهَا يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فَهَذَا نَسَبٌ بِلَا مَنَافَا
فَلَمْ يَكُنْ فِيهَا قِيَابٌ مُنْقَضَةً يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
الْأَكْثَرُ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

یک ماہ کا کفارہ ہے (بہی طرح جامع صغیر میں ہے)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان شریف کے سوا جیسا کہ

ہم بھی سنا رکھ کر تھے (روایت کیا بخاری اور مسلم)
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملکہ و شکم فرمایا جو کہ

میں کیا کرتے تھے جسے جب کیا جاتا ہے دو وحشت زیادہ
سفیادہ شہد سمجھی ہے جو شخص جب میں یکین کا

روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس سے پانی پلانے کا (اخرجہ)
میان کیا جاتا ہے کہ ایک عورت بیت المقدس میں

کیا کرتی تھی جیسا کہ جب تارہ کی عظمت سبب ہر دفعہ
سورہ اخلاص پڑھتی اور اپنا ریشہ لبا لبا کر موتا لبا لبا

اتفاق سے پیار ہوئی اور اس سے اپنے بیٹے کو نصیحت کی
کہ اسے موت کے گمروں میں نہ گرنے کے۔ اس کے بیٹے نے

فاخرہ کپڑوں میں لوگوں کو دکھانے کے لئے دفن کیا
اس نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ مٹی کے پیلے میں

ناراضیوں کو توں سے مری وصیت پر عمل نہیں کیا وہ
اچانک ہلاک ہوا۔ اور اس کی قبر کو کھودا لیکن اسے

قبر میں نہ پایا اس لئے وہ حیران ہو کر سو گیا کہ ایک
سے کیا تو نہیں جانتا کہ وہاں سے ماہ رجب کی عظمت

کے ہر آسمان میں کیا نہیں چھوڑے (محدث الواعظین)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب

ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی غیر احداث گذر گئی تو روز میں
اس مان کے نام فرشتے کچھ لیفیں اکٹھے ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں دیکھتا ہے اور فرماتا
ہے۔ میرے فرشتو جو جاہو مانگو وہ کہتے ہیں

ہماری حاجت بہ ہے کہ توجیب کے روزہ دار کو بخشش
خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بخشیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء اور ان کے اہل اور روزہ
مستحب اور عباد اور عباد کے سوا سب لوگ قیامت کے
دن بھوکے ہونگے اور انکو بھوکا ہوگی کہ نہ پیاس۔
(زبدۃ الواعظین)

روایت ہو قیامت کے دن پکارنیوالا پکارے گا کہ
ہیں جی میں ایک روزہ نکلیگا۔ اور حضرت جبریل
اور میکائیل علیہما السلام اس لار کے پیچھے چلیں
اور اہل عجب بھی پھر وہ مصرطیہ پھر کی طرح گزریں گے
اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں مصرطیہ گزرنے کے شکرانہ
میں سجدہ کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جب
آج اپنے سر تھاؤ تم دنیا میں میرے ماہ میں سجدے
کر چکے ہو۔ اپنی حکمت کی طرف جاؤ۔

(رواق المجالس)

فرمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہو کہ تم میری حاجت
کے ہر روزہ ایک قبر گزرتے۔ اور آپ پر کھڑے ہو کر
سخت و پھرتی کے لئے دعا کی میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کیوں رو کر یا یہ اپنی قبروں میں عذاب
دے جاتے ہیں اور میں نے ان کے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ نے
انکا عذاب کم کر دیا۔ پھر فرمایا اگر یہ جب شریف میں ایک
بھی روزہ رکھتے اور ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے تو عذاب نہ پہنچتا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علی اللہ وسلم کیا ایک دن روزہ
اور ایک اللہ کا قیام عذاب قبر نور و تابہ فرمایا کہ تو اب

حَاجَتُنَا أَنْ تَغْفِرَ لِمَنْ سَامَ رَحِمَ يَمْحُوْا اللَّهُ
تَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ النَّاسِ صِبَاغٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
إِلَّا أَرْبَعًا وَأَرْبَعِيْنَهُمْ وَهَآئِهِمْ وَحَبِيبٌ
وَشُعْبَانٌ وَنَضْرَانٌ فَإِنَّهُمْ صِبَاغٌ لَا يَمُوجُ لَهُمْ
وَلَا يَغْطَسُونَ (زبدۃ الواعظین)

رَوَى فِي الْغَرَارِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَمُوجُ سِوَا
أَبْنِ الرَّحِيْبِ فَإِنَّهُمْ يَمُوجُونَ فَيَتَبِعُ حَبِيبٌ رَافِعٌ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمُضَايِلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ
التَّوَدُّ وَيَتَبِعُ الرَّحِيْبُ ثُمَّ مَوْدُونٌ فَتَلْهُو
الصِّرَاطُ كَالْبَرْقِ كَالْحَاطِفِ ثُمَّ يَجِدُ وَرَدَ لِلَّهِ
يَحَالِي فَيَكُونُ الْعَبَادُ فِيهِ الصِّرَاطُ فَيَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى أَيُّهَا الرَّحِيْبُ بَنِي الرَّحْمَةِ أَدْعُو سَلَامُ الْيَوْمِ
فَقَدْ تَتَبَعْتُمْ السُّجُودَ فِي الدُّنْيَا فِي شَهْرِ رَجَبٍ فَيَمُوجُونَ
لِيَوْمِ مَتَارِكِكُمْ (رواق المجالس)

حَكَمٌ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّهُ قَالَ كَتَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَامَقَ قُرُونٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَكَ
بِكَاءٍ شَدِيدٍ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ فَقُلْتُ لِمَ يَكْتُمُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ ثَوْبَانُ هُوَ لَا يُعَدُّ بَوَاتٌ رَقَبَتُهُمْ
وَدَعَوْتُ لَهُمْ فَخَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُمْ الْعَذَابَ ثُمَّ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا ثَوْبَانُ لَوْ صَامَ هُوَ لَكَ يَوْمًا
مِنْ رَجَبٍ وَمَا نَا مَوْلِيَلْ تَسْنَعُ مَا عُدَّ بَوَاتٌ رَقَبَتُهُمْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُوْمُ يَوْمٍ وَقِيَامُ لَيْلَةٍ
عَنْ مِثْلِهِ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا ثَوْبَانُ

وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مِنْ مِّمْلَةٍ وَتَسْلِمَةٍ
يَصُومُهُمْ مَا وَلِيُّهُمْ تُبَلِّغُهُمْ رَبِّكَ يَدْعُوهمَ
وَجَدَ اللَّهُ تَعَالَى الْأَكْثَرُ لِلْكَافِرِينَ سَنَةً
صَامَ تَهَادَرُوا فَآمَ لِمَا لِيَهُمْ (زبدة الواعظین)
وَفِي خُطْبَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى وَبُورَهُ الْخَوْدِ مِنْ لَدُنْهُ الْوَلَدِ
أَبْنُ وَآخِذُوا صَفْوَةً وَخَلَقَ بَيْنَ كَلِمَةٍ
مِنْ الْأَمْثَرَاتِ الْمَسْلُوكَةِ الْعَنَاءُ وَالْحَكَا فُورُ
شَعْرَهُمَا مِنَ الْقُرُونِ فَمِنْ مَسَامِيرٍ رَجُلُهُمَا إِلَى
رَكْبَتَيْهَا مِنْ لَدُنْهُمَا الطَّمِيحُ وَرَكْبَتَيْهَا إِلَى
مُتَرْتَمِهَا مِنَ الْمَسْلُوكَةِ وَفِي سَنَةِهَا أَوْ غَنِيَّتُهَا مِنَ الْغَنَاءِ
فِي حَقِّهَا إِلَى الْأَسْمَانِ كَالْفُورِ وَكَانَتْ بَعْدَ مَقَرَّةٍ
فِي الدُّنْيَا أَصَارَتْ سَيِّئًا مَكْتُوبًا فِي مَكْرَهُهَا
لَهُمْ دُخْمًا وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى مَا بَيْنَ مَكْرَهُهَا
فَرَحٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ بَيْنِهَا شَعْرَةُ أَسْوَدَةٍ مِنْ
دَهْنٍ فِي أَصَابِعِهَا عَشْرَةٌ خَوَاتِمُهَا فِي رِجْلِهَا عَشْرَةٌ
مِنْ الْبُورِ أَهْرَادُ الْوُلُوءِ (دقائق الاختيار)

قسم ہے اُن ذات کی جس نے مجھ بنی کو مکے بھیجا ہے کہ جو سلم
رجب میں انھیں نیست کیا ایک روزہ رکھے اور ایک ایسی
قیام کرے خدا تعالیٰ اسکے لئے سال کی عبادت
لکھنا ہے (زبدة الواعظین)

بنی امی اللہ علیہم والہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے عوروں کے منہ چار رنگ سے نلکے ہیں
سفید - سبز - زرد - سرخ - اور اُن کا بدن عفران
اور ستوری اور عنبر اور کاغذ سے -
اور انکے بال قرقر سے - انگلیوں سے بکر گھٹنوں
تک زعفران سے اور گھٹنوں سے ان تک ستوری
سے - اور ناف سے گردن تک عنبر سے -

اور گردن سے ستر تک کاغذ سے اگر وہ دنیا میں اپنی قوم
تھوکتے تو تمام دنیا ستوری ہو جائے اسکے سیدھے
خاوند کا اور اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے - اور اسکے ایک
موندھے سے دوسرے موندھے تک تین ہزار نام لکھے ہیں
اور ہر ایک اٹھ سو نوے کے دن کے کلموں اور انگلیوں میں
دس گھنٹیاں لکھی ہوئی ہیں اور چار ہزار تک لکھی ہیں

مردوں کی عورتوں پر فضیلت

مرد عورتوں پر مسلط ہیں بسبب فضیلت جنس کے بعض
بہادر سبب اس کے کہ وہ اپنے مال خرچ کر سکتے ہیں

أَيُّهَا الْمَوْتُ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِيمَا أُفْتَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ

سہیادت سعد بن ربیع انصاری کے حنفیہ نازل ہوئی جبکہ انوں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا اور اس سے سوال کیا کہ اللہ علیہ السلام
کی خدمت میں شکایت کی آپ نے قصاص کا حکم فرمایا اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام پہنچا کی بنا پر بیچھا لے کر مرد عورتوں
کے کامل اور ادنیٰ جنس میں بعض میں بسبب کمال عقل و شہرت و زیادت قوت کے اس لئے خدا تعالیٰ نے عورتوں
کے لئے نبوت امانت اور اہدیت وغیرہ کو خاص کیا - ۱۲۰

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ وَمَا
حَفِظَ اللَّهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ النِّسَاءِ أَمْرَةٌ إِذَا نَظَرْتَ
إِلَيْهَا سَرَّ قَلْبُكَ وَفَرَغَ رَأْسُكَ وَأَمَّا امْرَأَتَانِ إِنْ غِيبَتْ
عَنْكَ ابْنَتُكَ فِي مَالِكَ وَنَفْسُهَا قَدْ نَدَا عَلَى
السَّلَامِ الرَّجُلُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الْمَرْءُ إِذَا صَلَّتْ غَسَّاهَا وَصَامَتْ تَهَرَّمَهَا
وَحَفِظَتْ قَرَّبَهَا وَأَطَاعَتْ غَدَّقَهَا تَخْلُوفُ
رَبِّهَا بِأَنَّهُ تَسْتَبِينَ لَهَا بِمَنْعَةٍ رَوَاهُ أَبُو النَعِيمِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ الْمَرْءُ إِذَا خَلَعَ خَيْرُ مَنِ الْوَلَّى خَيْرُ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَإِيمَانُهَا وَفَعْلُهَا خَيْرُ مَا رَدَّهَا سَبْعَةٌ
أَيَّامٍ أَطْلَقَ عَنْهَا سَبْعَةَ أَبْوَابِ النَّارِ فَخَرَجَ
لَهَا قَامَرَاتُ الْبُؤْسِ لَعَنَ تَدْخُلْنَ مِنْ أَيْتِ شَلَوْنَ
بِغَيْرِ حِسَابٍ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّ
أَمْرَةٌ تَحْجُجُ بَيْنَ رَجُلٍ وَرَأْسِهِ مَا كَفَرَتْ وَلَا مَضَى
وَنَظَرَتْ بَيْنَ رَجُلٍ وَرَأْسِهِ قَالَتْ فِي ذَاكَ الْيَوْمِ الْقُدُّوسِ
أَصْلُ نَجَائِلٍ دَسَخُوا فِي اللَّهِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ كَتَبَ
اللَّهُ تَعَالَى لَهَا ثَوَابَهُ مِنَ النَّارِ وَجَوَّازَ أَعْلَى
الْجَعَلِ لَهَا نَاقِمُ الْعَذَابِ وَرَفَعَهُ اللَّهُ لَهَا
بِكُلِّ يَوْمٍ ذِكْرًا لَهَا فِي دَرَجَةِ الْأَنْبِيَاءِ قَهْرًا

ہیں نیک عورتیں خدا کی فرمائش اور گہائی کرنے والی
ہیں قانوت بھی غیب پر کھمبے کے کھڑے ہو گاہ رکھا
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ورفایت ہے اپنے ربایا ہر عورت
کی دم نہ کرے اس کی طرف سے تھے تو وہ تھے خوش کہے
اور اگر تو سے حکم کہے تو وہ تیری طاعت کرے اور اگر تیرے
سے غائب ہو تو وہ تیری حفاظت کرے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
پہری الرجال قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ ورفایت ہے اپنے ربایا
جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور رمضان میں صیام کرے
یکے اور شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خلوں کی حاجت
کرے تو وہ جنت میں جس درجے پر جائے وہیں ہوگا (ابو ہریرہ)
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحبہ عورت ہر غریبہ کو
مرد سے بہتر ہے اور جو عورت اپنے خاوند کی ساری فرائض
کو اس کے حق کے ساتھ سمجھائے جس کے جائیگے
اور اللہ دروازے بہشت کے کھول جائیگے جس سے
چلے بلا حساب داخل ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت حیض والی
ہو اس کا حیض گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا اور اگر
وہ پہلے دن الحمد للہ علی کل حال اوستغفر اللہ
من کل ذنب کے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے بری
کرے گا سورہ طہ صراط سے نڈاری کا عذاب سے بچے
اور مہرون اور رات میں اللہ سے شہیدوں کا درجہ
بلند کرے گا جب کہ وہ حیض میں غذا اقلے

كَانَتْ ذَاكِرَةً لِلَّهِ تَعَالَى فِي حَبِيبَتِهَا

وَقَالَ لِحَبِيبَتِهِ الْبَصِيرَةِ هَذِهِ النِّسَاءُ الْمَلِكَةُ
الْبَلِيغَاتِ لَوْ فَجَعَلَنِي الْأُمُورُ الشَّرْعِيَّةَ -

حِكْمِي أَنْ يَجْعَلَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَبْرَ
عَازِيَا فَقَالَ لَا تَوَعِّظُهُمْ لَا تَخْرُجِي مِنْ هَذَا الْبَيْتِ
حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ ثُمَّ رَضِيَ عَنْهَا فَأَرْسَلَتْ سَكَا

الْوَالِ سُوَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكِ

السَّلَامُ أَطِيعِي زَوْجَكَ وَكَذَلِكَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ

فَاطَمَتْ كَرْجُهَا وَلَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْبَيْتِ فَمَا

أَبُوهَا وَلَمْ تَرَ فَصَبَرَتْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَجَعَ

زَوْجُهَا إِلَيْهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَهَا بِأَطَاعَتِ زَوْجِهَا

وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ أَنَسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْءَةُ

ثِيَابَ زَوْجِهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا كُلَّ شَيْءٍ طَلَعَتْ

الشَّمْسُ رَفَعَهُ لَهَا الْفَتْ دَرَجَةً -

(رداء ابو منصور فی مسند الفردوس)

وَأَمَّا ذَهْمٌ فَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ لَكَ قَالَ خَلَّتْ أَمَّا وَنَاطِلَةُ فَمَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّاهُ بِأَكْبَا

فَقُلْنَا مَاذَا يَبْكُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَيْتُ

النِّسَاءَ بَيْلَةً أُسْرِي لِي إِلَى سَمَاءٍ فِي

نَيْتٍ عَدَايَ قَدْ كُرْتُ شَاهِنَ وَ

بِكَيْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الَّذِي

کو یاد کرنے والی ہو گی ۔

اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا یہ ایک شوخ

میں خاندنوں کی اطاعت کر خواتین کے لیے

ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کے زمانہ میں جہاد کیلئے نکلا اور اس نے اپنی عورت کو

تو اس گھر سے سیر واپس آنے تک مت نکلا اسکا پیار

ہو گیا تو اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا

آپؐ فرمادے کہ میری عورت کی کس چیز سے عیب ہے

اس نے خاندن کی فرمانبرداری کی اور گھر سے نہ نکلا

اس کا باپ مر گیا اور اس نے اسے نہ دیکھا عورت نے اس کے

آنے تک صبر کیا اللہ تعالیٰ نے بھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

وحی بھی کہ اللہ نے اسے خاندن کی تابعداری کو جو بخیر

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو

کے کپڑے پہننے کے لیے تو اللہ نے ان کے لیے کسا اور ان کو

معاف کر دیتا ہے اور ہر شے اس کے گناہ کی بخشش

ہے۔ اور اس کا ہزار درجہ بلند ہوتا ہے۔

(روایت کیا اسے ابو منصور مسند فردوس میں)

لیکن عورتوں کی خدمت پسند علی بن ابی طالب رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں وفا اللہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گھر کا پرور سے

ہم نے کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیوں نہیں

فرمایا میں نے شہ مجاہد میں عورتوں کو سخت عذابیں

دیکھا ہے اب میں نے انکا حال یاد کیا اور رویا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے

رَأَيْتَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً مِنْ شَعْرِهَا وَ
يَقُولُ مَاغَرَّكِ سَهَاوُ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِسَاقِهَا
قَدْ أُخْرِجَتْ يَدُهَا مِنْ بَطْنِهَا وَاقْطُرَ لَهَا يُصْبِغُ
مِنْ خَلْقِهَا وَرَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِذَنبِهَا مِنْ شَعْرِهَا
ظَهَرَ هَذَا الْوَقْتُ يَصْبِغُ خَلْقُهَا وَرَأَيْتُ امْرَأَةً
مُعَلَّقَةً مُدَّتْ بِهَا لَهَا مَعِدَتُهَا إِلَى رِجْلِهَا
وَقَدْ سَلَطَتْ عَلَيْهَا حَيَاتٌ وَعَذَابٌ رَأَيْتُ
امْرَأَةً تَأْكُلُ جَسَدَهَا وَالتَّارُوتُ قَدْ مَرَّتْ بِهَا
رَأَيْتُ امْرَأَةً تَقْطَعُ جَسَدَهَا بِمِخْرَاجٍ مِنَ النَّارِ
وَرَأَيْتُ امْرَأَةً مَسْوُومَةً الْوَجْهَ تَأْكُلُ أَمْعَاءَ مَا
وَرَأَيْتُ امْرَأَةً مَسْمُومَةً خَوَسَاءَ فِي تَابُوتٍ
مِنْ نَارٍ يَخْرُجُ مِنْهَا لَوْنٌ مَخْجَرٌ هَاوٍ بَدَنُهَا مَسْتَلِ
مِنَ النَّارِ وَالْجَدَامُ وَرَأَيْتُ امْرَأَةً رَأَتْ سَهَا
كُلَّهَا لِحْيَتَيْنِ وَبَدَنُهَا كَبِدُ الْحِمَارِ الْكَافُ فَرَعٌ
مِنَ الْعَدَائِ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً أَكَلَتْ يَدَ جَسَدِهَا
الْقَارِ لَهَا لَحْمًا مِنْ قُلُوبِهَا أَوْ مِنْ قَبْلِهَا وَخَرَجَ مِنْ
بَطْنِهَا وَالدَّهْرُ يَصْرِفُ بَيْنَ عِلْمٍ وَنَسْيٍ فَتَقَامُ مَرَّةً
فَقَامَتْ لَابَةٌ وَقَالَتْ لَوْ يَأْتِيهِ عِلْفٌ أَخِيرُ مَكَانٍ
أَعْمَالُ هَذِهِ النِّسَاءِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا فَاطِمَةُ
أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ يُعَذِّبُهَا كَمَا كَانَتْ تَكْفُرُ ثُمَّ يُعَذِّبُهَا
مِنْ الْجَبَلِ أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ بِسَاقِهَا فَكَانَتْ تُؤَدِّي
رَدَّهَا بِسَاقِهَا ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَأْمِنِ
الْامْرَأَةَ تُوَدِّعُ رَدَّهَا بِسَاقِهَا لَا جَعَلَ اللَّهُ رَسْمًا
يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا ثُمَّ عَقَدَ خَلْفَ

(الحديث)

عَنْهَا

دیکھا فرمایا میں نے ایک عورت کو بالوں سے لٹکتی ہوئی دیکھا اور
اس کا دماغ اُبل رہا تھا اور ایک عورت کو زبان سے لٹکتی ہوئی
دیکھا اس نے ایک تہیہ کی طرف سے نکلا ہوا تھا اور بدبودار
اس کے صحن سے نکل رہی تھی اور میں نے ایک عورت کو چھاتی پر بندھ
ہوئی دیکھا کہ اس کی چھاتی پر نشت نکال گئی ہے اور اس کے صحن میں
زقوم پکا یا جاتا ہے اور ایک عورت لٹکی ہوئی دیکھی کہ اس کے دھڑ
پاؤں تھوک سے تھوڑی سی ہو رہی تھی اور اس کے پیچھے سے پانی
ہو رہا تھا دیکھا کہ وہ اپنے جسم کو کھاتی ہو رہی تھی اس کے پیچھے سے
جانی ہو رہی تھی کہ اس کا بدن لٹک رہا تھا اس کی مفرض سے قطع
کیا جاتا ہے اور ایک کو سیاہ چہرہ دیکھا کہ وہ اپنی آنکھوں کو
کو کھاتی ہو رہی تھی اور ایک مسمومہ مری گئی ہوئی عورت کو دیکھا جو دوزخ
کے تابوت میں تھیں اور اس کا پیچھا تھوڑے سے نکل رہا ہے
اور اس کا جسم کوڑھی خدا کی عتاب سے بھرا ہوا ہے اور ایک
سرو خنجر کے سر کی طرح دیکھا اور ایک بدن مثل چار کے
ہے اور اس کیلئے ہزار قسم کے عذاب ہیں اور ایک کھنجر
کی صورت میں دیکھا کہ اس کی زبان اس کے منہ سے سانپا نکلتی
داخل ہوتی ہے اور دوسرے نکلتی ہیں اور فرشتے اسے سر
ال کی گزیریں مار رہے ہیں حضرت فاطمہ کھڑی ہوئی اور عرض
کیا خداوندان عورتوں کے کیسے عذاب تھے اپنے فرمایا یہ ہیں !
وہ جو چٹائی کے بل لٹکی ہوئی تھیں اپنے بالوں کو مردوں سے نہیں
چھاتی تھیں اور جو زبان کے بل لٹکتی تھیں وہ اپنے خاوند کو
زبان سے ایذا دیا کرتی تھیں پھر فرمایا جو عورت اپنے خاوند
کو زبان سے ایذا دیتی قیامت کے دن خداوند اس کی زبان ستر
کر کرے گا اور گدی کے پیچھے لگا دیگا۔

(الحديث)

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّمَا امْرُؤٌ عَذِّبَتْ رَوْحُهُمَا لَيْسَانَهُمَا
فِي آتَمَةِ اللَّهِ وَسَخَطَهُمَا وَلَعْنَةُ الْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَمْرَهُمَا

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَا مِنْ
امْرُؤٍ قَالَتْ لِرَوْحِهَا مَا رَأَيْتُ مِنْكُمْ
خَيْرًا إِلَّا أَحْبَطَ اللَّهُ تَعَالَى سَبْعِينَ سَنَةً وَكَوُ
كَانَتْ تَقُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَأَمَّا الْمَلْعُوقَةُ
بَيْنَهُمَا كَانَتْ تَرْتَمِطُ أَطْفَالَ الْحَلِيزَةِ بِرَأْسِهَا
رَوْحُهَا أَمَّا الْمَلْعُوقَةُ بِهَا فَكَانَتْ لَمْ تَرَ
وَنِيَّتُهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الرَّفِيعِ وَلَا تَقُولُ عَنْ الْخَيْرِ
وَالنِّقَاسِ وَأَمَّا الْيَتِي تَأْكُلُ جَسَدَ مَا كَانَتْ
تَمْتَلِكُ لِلْجَبَالِ تَغَابُ النَّاسُ أَمَّا الَّتِي تَقْطَعُ
جَسَدَ مَا يَمُرُّ بِهَا مِنَ النَّارِ فَكَانَتْ تَشْتَهِي نَفْسَهَا
لِلنَّاسِ تَعْمَلُ لِرَوْحِهَا وَتَحِبُّ كُلَّ بَرٍّ هَا
هِيَ مِنَ الرِّبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَمَّا الَّتِي شَدَّ جِلْدُهَا
مَعَ بَدْنِهَا إِلَى نَاصِيَتَيْهَا وَسَلَّطَتْ عَلَيْهَا الْحَيَاتُ
وَالْقَارِبُ فَكَانَتْ تَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ
وَالصَّوْمِ وَلَمْ تَوْضَأْ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَلَمْ
تَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ وَأَمَّا الْيَتِي رَأَتْهَا كَرِيسُ
الْخَزِيرِ وَبَدَّ نَهَاكَ بَدَنُهَا فَكَانَتْ
تَأْكُلُ وَكَادَتْ وَأَمَّا الَّتِي عَلَى صُورَةِ الْكَلْبِ
فَكَانَتْ مَكَانَهُ تَبْخَضُ رَوْحُهَا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ جو عورت اپنے خاوند کو زبان سے ایذا دے گی
وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور اس کے فرشتوں اور
تمام لوگوں کی لعنت میں رہے گی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو عورت
اپنے خاوند کو کہے میں نے تجھ کو کبھی بھلائی نہیں دیکھی
خدا تعالیٰ اس کے ستر سال تک عمل صالح کر دیکھا اگرچہ وہ دن کو
روزہ رکھتی اور رات کو قیام کرتی ہو۔ اور جو بھائی کے
بل ٹانگہ ہی بنتی وہ جو خاوند کی بے اجازت لوگوں کو بچوں کو
دودھ پلائی تھی۔ اور بائوں کے بل ٹانگہ ہی نہیں دودھ پلاوند
کی اجازت نہ کرے ہر گز سے ہر گز تھی اور جن نفا سے
عقل نہ کرتی تھی اور جو اپنا جسم کھاتی تھی وہ بھی لوگوں کے
لئے زینت لگاتی اور لوگوں کی محبت کرتی تھی اور جس کا
بدن اتنی مقرر ہو گا کہ اجا ماتا وہ لوگوں میں نہ ہونے اور
مردوں کو ماضی بنانے کے لئے زمین کیا کرتی تھی اور
جس کے ہاتھ پاؤں پشانی سے بندھے ہوئے تھے اور
اُس پر سانپا اور کچھو مسلط تھے۔ وہ نماز اور
روزہ پر قادر تھی۔ لیکن نہ پرہیز تھی اور نہ منہ
کرتی۔ اور وہ غل جانتی کرتی تھی۔ اور جس کا سر خنجر
کے سر کی طرح تھا۔ اور بدن حمار کی مانند وہ چغندر
اور جھولی عورت تھی اور وہ جو کئے کی صورت
پر تھی۔ وہ فتنہ انگیز تھی۔ اور اپنے خاوند کو
ناراض کیا کرتی تھی۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا امْرُؤُةُ تَأْتِي لِرُؤُوحِهَا
مَنْبِيحٌ أَنْتَ زَانِيَةٌ وَهِيَ ظَالِمَةٌ لَهَا اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ دُونِكَ يَمُوتُ بِمَوْتِ كُلِّ شَيْءٍ أَقْبَلَ اللَّهُ
لَا التَّغْلِبُ لِي أَوْ لِنَاسٍ الْيَمِينُ -

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا امْرُؤُةُ
ذَهَبَتْ عَنْ رُؤُوسِهَا النَّفْسُ فِي أَمْرِ الْفَقَةِ أَوْ كَلَفَتْ
مَا لَا يَطِيقُهَا يَقْبَلُ اللَّهُ فِيهَا سَرَفًا وَاعْدِلَا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَوْ كَانَتْ جَنَّةُ الْفَنَاءِ فِي الْأَرْضِ ذَهَبًا وَفِضَّةً وَمَكْمَلَةً
أَمْرَأَةٌ أَلَمَّا بَنَتْ رُؤُوسَهَا لَمْ تَمُوتْ عَلَيْهِ يَوْمًا
مِنْ أَيَّامٍ يَقُولُ لِمَنْ أَنْتِ أَيُّهَا الْمَالُ فِي دَوْلَةٍ
مَالٌ لَكَ لَحِيقَ اللَّهُ عَمَلُهَا وَلَوْ كَانَ كَثِيرًا
عَنْ أَبِي عَمِيَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَقُولُ أَيُّهَا امْرُؤُةُ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتٍ رُؤُوحِهَا
يَغِيرُ إِذْ نَزَلَتْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا كُلُّ شَيْءٍ طَلَعَ عَلَيْهِ الْمُرَدُّ
وَالْفَمُّ حَتَّى تَرْجِعَ بَيْتَ رُؤُوحِهَا
عَنْ أَبِي عَمِيَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تَخْرُجْ مِنْ بَابٍ إِلَّا رَهَاقَ رَبِّةٍ وَمَعْقِلَةٍ
وَالرَّهَاقُ يَذَلُّكَ رَاحِلٌ يُخْرِجُكَ رُؤُوحُهَا
يَكُلُّ قَدِيمَ بَيْتٍ فِي النَّارِ يُعَوِّدُ يَا اللَّهُ الْمَلِكُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو عورت اپنے
پرہیز کر سواہ عالمہ ہذا اللہ الیٰں نہایت آسمان پر
سے لعنت کر لے اور تمام مخلوق سوائے انہی دو چیزوں
کے اُس پر لعنت کرتی ہے۔

عبد اللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ میں
کہ جن عورت کے خاوند کو کوئی غم پہنچے اور فقیر ہو جائے
الایطاف تکلیف ہے خدا تعالیٰ اس کے غم کو قبول کرے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگر تم تمام مافی الارض
سونا اور چاندی ہو جائے اور عورت اسے اپنے خاوند کے
گھر اٹھا لیجائے پھر کسی بن اس کو فخر سے کہے تو لوگوں
سے مال تیرا نہیں ملے میرا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے خواہ
رسدہ عمل ہوں سب ضائع کرے گا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا
ہوئے سنا کہ جو عورت بلا اذن خاوند کے گھر سے نکلے
اُس کے وہاں لے کر رہے زمین کی تباہی و تباہی
لعنت کرتی ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے
گھر کے دروازے زینت اور خوشبو لگا کر نکلے اور اسکا
خاوند اس سے خوش ہو سکے لے ہر قدم کے
لے دوزخ میں گھرنا یا جاتا ہے۔ لغو باب اللہ الملک

الحبّار

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَيُّ الرِّجَالِ كَفَرْتُ فِي وَجْهِهِ مَا تَدْخُلُ عَلَيْهِ
الْعَمُ فَمَنِي فِي خَطَايَا اللَّهِ إِنْ تَصَوَّرْتُ فِي وَجْهِهِ
رَفْعًا فَتَدْخُلْ عَلَيْهِ السُّرُورُ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ
فَمَا تَنَحَّتْ فَبَاتَ الرُّوحُ عَنْهَا عَلَيْهَا لَعْنَتَا
الْمَلَائِكَةِ حَتَّى تَقْبَلَ (رواه البخاری وصحاحہ غریبا)
عَنْ سَمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْظَرْتُ إِلَيْهِ
ذَمَعَتْ عَيْنَاهُ أَوْ لَعْنَتْ كُفُوهَا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَا لَكَ يَا بَنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِلِّيٍّ مِنَ الْبِرَارَةِ فَرَأَيْتُ
نَسَاءَ الْكَلَامِ إِنْ لِيَ غَضَبٌ عَلَيْكَ لِكَيْلِكَ مَخْرَجَتْ
مِنْ بَنِي فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّ عَلِيًّا قَدْ غَضِبَ نَدِمْتُ
وَعَمِمْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا حَبِيبِي رَأَيْتُ عَنِّي وَ
طُفْتُ حَوْلَ الشَّيْئَتَيْنِ فَسَبَّحْتَنِي مَرَّةً حَتَّى رَفَعَنِي
عَنِّي وَصَلَّكَ فِي وَجْهِهِ مَعَ الرِّجَالِ فَأَنَا خَائِفٌ
مِنْ رَبِّي فَقَالَ لَهَا اللَّهُمَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَالَّذِي
بَعْثَنِي بِالْحَقِّ دُبَّارًا لَكَ كُودَتْ قَبْلَ رَضَايَا
عَلَيْهِ لَمْ أَصِلْ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي أَمَا
عَلَيْتَ أَنَّ رَضَايَا الرَّجُلِ هُوَ رَضَايَا اللَّهِ وَغَضَبُ
الرَّجُلِ هُوَ غَضَبُ اللَّهِ يَا بَنِي أَيْمًا امْرَأَةً

الحبّار

طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتِهِمْ فِي بَنِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُوهَا فَهِيَ سَأَلَتْ عَمْرُو
ابْنَهُ خَاوند سے ترش رو ہو کر بیخ کرے گی جب تک
اپنے خاوند سے ترش رو ہو کر بیخ کرے گی۔ وہ اللہ
تعالیٰ کے غضب میں بہتے گی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مرد اپنی عورت کو اپنے
بستر پر بلاؤ اور نہ اور وہ غصہ میں نہ لگے نہ صبح تک
ترش رہے عورت پر لعنت بھیجتے ہیں (رواہ البخاری وصحاحہ غریبا)
سمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ طلحہ رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئیں جب آپ کی
طرف دیکھا تو آنسو بہنے لگے اور گنگ لگا۔ آپ نے فرمایا
اے بیٹی تجھے کیا ہوا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان کو حضرت علیؑ کی خوش طبعی کہتے کہتے
میرے منہ سے ایسا کلمہ نکل گیا کہ حضرت علیؑ اس بارے میں
ہو گئے اور ان پر ہم لو پریشان ہوئی۔ اور کہا خدا کے لئے مجھ
سے رہتی ہو جاؤ۔ اور پھر دفعتاً آپ کے گہرے جی میں آپ
رضی ہو گئے۔ اور خوشی سے بہنے اور میں خدا تعالیٰ سے
دُعا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادے کہ تم جو اس
فاتحہ کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اگر تو حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نافرمانی کی حالت میں میری
تو میں تیرا جادہ نہ پڑتا پھر فرمایا بیٹی کیا تو نہیں
جانتی کہ خاوند کی رضا مندی خدا تعالیٰ کی رضا مندی
ہے۔ اور خاوند کا غصہ خدا تعالیٰ کا غصہ ہے۔

عَبَدَتْ كَعِبَادَةِ مُؤَكِّدَةٍ بَدَتْ خَيْرَانِ ثُمَّ تَحَدَّرَ
عَنْهَا رَوْحُهَا لَقَبَ بِاللهِ تَعَالَى مَا كَانَتْ أَفْضَلَ
أَعْمَالُ النِّسَاءِ طَاعَةُ الرَّسُولِ وَبَعْدَهُ لَيْسَ لَهَا
مِثْلُ أَفْضَلٍ مِنَ الْفَزْلِ بِأَيِّتٍ جُلُوسٍ سَلَعَةٍ
عِنْدَ الْعَزْلِ خَيْرٌ لَكُنْ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةِ وَ
يَكْتَسِبُ كُلُّ رَجُلٍ لِمَا عَمِلَ مِنْ تَوْجِيعٍ
مِنَ الْغِيَابِ عَنْ عَزْلِهِنَّ كَمَا بَيَّنَّ بِأَيِّتٍ
لَنْ الْمَرْءُ إِذَا غَزَا حَتَّى تَكْفُو أَرْوَاحُهُمْ
جَنِبَ أَيْهَا وَجَبَتْ لَهَا الْجَنَّةُ وَأَعْطَاهَا اللهُ
لِكُلِّ تَسْرِيلٍ مِنْ أَثْوَابِهَا مِثْلُ شَرْفِ الْجَنَّةِ -
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِيَّاهُ جَلِيلٌ كَانَ لَهُ
أَمْرَاتَانِ قَامَ يَدُوكَ بَيْنَهُمَا فِي الْفَقْفَقَةِ وَكَمْ
لَسُو يَكْنِيَهُمَا فِي الْهَيْكَةِ وَالْطَّغِيمِ وَالشَّرِبِ
فَهُوَ تَرَى مِثْلَ أَثْوَابِهَا وَمِنْهُ لَا تَوَيْبَ
فِي شَفَاعَتِهِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ -
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَانَ لَهُ أَمْرَاتَانِ
فَمَكَدَ لِحْدَ أَحَدٍ مَمَادُونَ الْأُخْرَى عَرَفِي نَفَاتٍ
لَمْ تَعُدْ لِيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاحِدٌ شَقِيبٌ
مَائِلٌ وَلَكِنِّي مُرْسِدٌ أَلْتَا هِلْدِينَ -
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَرْءَةٍ صَالِحَةٍ خَيْرٌ
عِنْدَ اللهِ مِنْ أَلْفِ فَحْلٍ أَيْهَا مَرْءَةٍ
خَدَمَتْ رُبَّمَا سَبْعَةَ أَلْفٍ رَضِيَ عَنْهَا ذَوْكُهَا
أَخْلَقَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَبْعَةَ أَبْوَابٍ النَّارِ وَ
فَتَحَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا مِائَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ
فَتَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَتْ وَلَا حِصَّةَ

یہ بی بی جو عورت مریم بنت عمران جیسی مایہ نوا اور
اس سے انکاش و نرا من ہو خدا تعالیٰ اس کی عبادت قبول
نہیں کرتا بی بی عورتوں کے اعمال میں افضل
خاوند کی فرمانبرداری۔ اور بڑا دھڑاوت کا تھا
افضل ہے بی بی کاتنے کے لئے ایک گھڑی بیٹھنا
کی عبادت سے بہتر ہے اور اس کے کتنے ہی سوتے کے
ہر کپڑے کے عوض میں ایک شہید کا ثواب ملتا ہے
بی بی عورت کا تھی ہے اور اپنے خاوند اور بچوں
کے کپڑے بناتی ہے اس کے لئے عفت و جنت جاتی ہے
اور تہ بند کے عوض ایک شہید خدا تعالیٰ عطا کریگا۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو
عورتیں ہوں۔ اور خرچ اور کھانے نہ بیٹھنے اور کھانے
پینے میں تسوہ نہ کرے وہ مجھ سے بری ہے
اور میں اُس سے بری ہوں اور بجز توبہ سے
میری شفاعت نصیب نہیں۔
اور آپ نے فرمایا جس شخص کی دو عورتیں ہوں۔
ایک کی طرف زیادہ رغبت کرے اور ایک ذات
میں ہے۔ نہیں ملے کہ تویامت کیندن کھلاؤ
گھسٹا ہوا آئے گا جیسا کہ مرد مسلمان ہر
اور فرمایا نیک عورت اللہ کے نزدیک ہزار سے
بہتر ہے۔ اور جو عورت سات دن اپنی خاوند کی خدمت
کرے اور وہ اس سے خوش ہو۔ خدا تبارک و
تعالیٰ اُس سے سات دروازے آتش کے بند
کریگا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے
لئے آٹھ دروازے بہشت کے کھولے گا جس سے

وَلَا عَذَابَ

بِالْحَسَابِ وَعَذَابُ دَاخِلٍ هُوَ كَی

(دقائق الاخبار)

(دقائق الاخبار)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي الْمَكْدَةِ رَجُلٌ مَلِكٌ أَوْ إِمْرَأَةٌ مُسَلِّحَةٌ دَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا الْبَلَاءَ يَدٌ عَاهُ إِلَيْهِمَا -

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمُتْ حِمَارَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَذَى عَجَاةٍ لَعَنَهُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَوَلَّوْنَ النَّاسَ لِحَمَلِهِمْ

(دقائق الاخبار)

حقوق والدین تقسیم مہمان ہمسایہ قصہ فطر وغیرہ

پروردگار کی عبادت کرو۔ اور سیکو کا شریک کرنا اور والدین قریبی رشتہ دار اور قریبی سبکیوں کو سبکیاں دینا اور بڑوسی اور فقیں اور مسکینوں کو فطریہ عطا کرنا ساتھ ساتھ سبکیوں کو بے شک پروردگار عالم شکر اور بڑائی بیان کرنے والوں کو دوست نہیں رکھنا۔

تیرے پروردگار نے قطعی حکم کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ سوک کر تیرے ہوا کرتے ہیں سو ایک بار و زور سے ہو جائیں تو ان کے سامنے آف نہ کرو اور حد سے بڑھ کر نہ کرنا ان سے بات کرو۔ اور ان کے سامنے۔

وَتَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِالْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْجَنَاحِ وَابْنِ السَّبِيلِ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

وَقَضَىٰ رَبِّيَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا مَا يَبْلُغُنَّ عَلَيْكَ إِلَافُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقْلُ لَهَا قَوْلًا وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقَدْ لَهْمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَانْفِضْ لَهَا جَنَاحَ الدَّلِيلِ

اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ہمسایہ تین طرح کا ہوتا ہے۔ اول طرح کے ہمسایہ تین حق ہیں ہمسائی کا حق قربت کا حق اور سلام کا حق۔ دوسری طرح کے دو حق ہیں ایک ہمسائیگت دوسرا سلام۔ تیسری طرح کے ہمسایہ ایک ہی حق یعنی ہمسائیگت کا۔ اور وہ مشرک ہیں اس کتاب ۱۷۱۷ یعنی جو کسی اور میں فتن ہو مثلاً تعظیم و تعلم یا صنعت یا سفر یا کسی دیگر کام میں۔ اور بعض نے صاحب جنب سے مراد عورت بیان کی ہے۔

مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيْتَنِى صَغِيرًا ۝۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اعْبُدُوا اللَّهَ تَعَالَى تَعْبُدُوهُ
بِالْعِبَادَةِ وَلَا تَسْتَعِينُوا بِالْعِبَادَةِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى
فَمَنْ أَشْرَكَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ شَيْئًا لَا يَقْبَلُ مِنْهُ
عَمَلٌ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَيْرِينَ كَمَا قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى لَنْ أَتَّخِذَ لَكُمْ لِحْظِينَ عَمَلِكُمْ وَلَا أَكُونُ
مِنَ الْخَيْرِينَ تَعَالَى قَالَ لَنْ يَخْلَصَ فِي عِبَادَةِ
رَبِّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُتْرَكَ يِعْبَادَةَ رَبِّهِ
أَحَدًا (زبدة الواعظین)

يَقَالُ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ عَشْرَةُ حَقُوقٍ الطَّعَامُ
لَنْ أَتَّخِذَ وَاحِدًا مَثَلًا لِعَمَلِكُمْ فَالْإِحَابَةُ
إِنْ دَعَاكَ إِلَى طَاعَتِهِ أَوْ رَفَى عَنْكَ مَعْصِيَةً وَ
الْقَلَمُ مَعَ الْيَدَيْنِ دُونَ الْفِيْظَةِ وَالْإِحْتِمَامُ
لِلْخُشُوعِ كَمَا هَلَنْ قَدْ عَلِمْنَا وَالشَّيْءُ عَظِيمٌ
وَالْوَصَاؤُ لَهُ بِمَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَالْإِكْرَاهُ لَكُمْ
بِكُفَرِهِ لِنَفْسِهِ وَالْدَعَا لَهُ بِالْعَفْوَ كَمَا دَعَا لِنَفْسِهِ
(تنبيه الغافلين)

عَنِ الْفَقِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ عَنْ الْوَالِدَيْنِ إِذَا
مَا كَانَا خَطِيئِينَ عَلَى الْوَلَدِ هَلْ يَكُونُ أَنْ يَرْضِيَهُمَا
بَعْدَ فَاذَنْ مَقْبُولٌ يَكُونُ بِشَلَاةٍ أَوْ شَيْءٍ أَوْ لَهَا
أَنْ يَكُونُ صَالِحًا وَالثَّانِي أَنْ يُصَلِّىَ قَرَابَتَهُمَا
وَأَصْدَقُهُمَا وَالثَّالِثُ أَنْ يَسْتَفْهَرَهُمَا وَ

خاکساری کا ہند چکاؤ اور دعا کروا ہی انکی حالت پر
رحم کر جیسا کہ انوں نے آپس میں مجھ کر کیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خالص اللہ کی عبادت کرو
کیونکہ سخی عبادت وہی ہے جو شخص عبادت میں اس کے ساتھ
کیونکہ شریک کر کے اسے عمل قبول نہ منے اور وہ آخرت
میں نہ پاں کا درجہ جیسا کہ یہ دروگاہ کرنے فرمایا (اگر تو
شرک کرے گا۔ تو تیرے عمل ضائع ہو جائیں گے) انھیں بھی
پس عقلمند کو چاہیے کہ وہ خالص اپنی عبادت کرے
جیسا کہ پروردگار نے فرمایا جو اپنے پروردگار کی طاعت
کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کئے اور یہ
پروردگار کی عبادت میں سیکو شریک کئے (زبدۃ الواعظین)
علمانے کہانے باپ کے بیٹے پر دس حق ہیں محتاج ہو
تو ہمارا پانا۔ ضرورت ہو تو خدمت کرنا پھانے وقت
جواب دینا جائز امور میں کہانا سمجھتی چھوڑ کر نرمی و کلام
کرنا محتاج ہو تو کرا پھانا اگر اسے میسر ہو اور راستہ
میں اس کے چھوٹے چھوٹے چھوٹے اور اپنی پسند گو اس کے لئے
پسند کرنا اور جس چیز کو وہ برا جانتے اس کے لئے
بڑا جاننا جب اپنے لئے دعا کرے تو اس کے لئے بھی
مغفرت کرنا۔ (تنبیہ الغافلین)

فقیر ابو الیث سے پوچھا گیا اگر والدین بیٹے پر ناخوش
ہو کر وفات پا جائیں تو کیا بیٹا انکو رضی کر سکتا ہو یا
فرمایا تین طرح سے (اول) یہ کہ بیٹا خود صالح ہو (دوم)
والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں سے جہان
کرتا رہے (سوم) یہ کہ ان کے لئے

يَدْعُوهُمَا وَيَصَدِّقُهُمَا - تنبيه المخالفين
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْيَقْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ الْعَبْدِ حَتَّى يَتَقِيمَ قَلْبُهُ
وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَلَا
يَدْخُلَ الْوُفُؤَ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ مِنْ لِسَانِهِ
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَرَادَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ
الْجَنَّةُ وَمَنْ دَخَلَ جَارُهُ الْعَمْدُ وَالْمَلِكَةُ وَ
لَكَاسُ جَبْعُونَ - (حِصَاةُ الْقُلُوبِ)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَقَى عَلَى
الضَّيْفِ دِرْهَمًا فَكَأَنَّمَا أَتَقَى أَلْفَ دِرْهَمٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ
أَحَدٍ يَأْتِيهِ الضَّيْفُ فَكَرُمَ مَخْلَافَتَهُ فَفَتَحَ اللَّهُ
لَهُ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ -

حِكْمِي أَنْ تَعْرِينَ الْخَطَايَا بِرِضَى اللَّهِ لَهَا لَعْنَةٌ
كَانَ إِذَا جَاءَكَ ضَيْفٌ قَامَ وَيَقْبِ بِخَدِّهِ
فَقَبِلْ لَهُ فِذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَسَامَ يَقُولُ الْمَدِينَةُ يَقُومُونَ فِي مَنْزِلٍ فَيَدِ
ضَيْفٌ فَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَحِيلَ قُلُوبَهُمْ قَائِمِينَ
(أَعْرَضِيهِ)

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَجْتَوْنِي
جَنَّةَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ قَالَ لَنْ أَقْبَلَ
إِلَّا دَخَلَ عَلَى الْخِيَةِ الْمُسْلِمِ دَخَلَ مَعَهُ الْقَبِيلُ
وَالْفَرْخَةُ وَغُفْرَةُ اللَّهِ وَتُوبَ أَهْلُ ذَلِكَ
الْبَيْتِ وَلَوْ كَانَ ذُو بَعْدٍ لَمْ يَزِدْ فِي الْجَنَّةِ رُوحٌ
إِلَّا شَجَرًا وَخَطَاةُ اللَّهِ تَعَالَى ثَوَابُ لَفْ تَهْمِيدِ

و علم اور استغفار کے اور خیرات کے تزیینات ہیں
اس میں ملک عربی اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کایاں دست نیچے تاجتہ
کرے اس کا دل دست نہ اور دل دست نہیں ہوتا جب تک کہ زبان
دست نہ اور وہیں نیست ہو اصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے عزت کرے اس کے
لئے جنت دہیے اور جو اپنے ہمایہ کا یاد اللہ اور فرشتے
اور نام و کلماتِ برکت کرتے ہیں (حیات القلوب)

حضرت علیؓ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؓ فرمایا کہ
 وہاں کی فوج میں ایک ہم خرچ کر دیا گیا اس نے
 اللہ کے رستے میں ایک ہم خرچ کر دیا۔ اور بنی علیہ السلام
 نے فرمایا جس کے پاس وہاں آئے اور وہاں کی عزت کے لئے
 تعالیٰ اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسبت روایت ہو کہ جب
 عمان آیا تب فوج حضرت کیلئے کھڑے تھے اسکا سبب
 یوحنا بن ابی زبیلہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے ملنا تھا کہ جس گھر میں عمان آکر رہا ہے
 اس میں قریش کے کھڑے رہتے ہیں مجھے شرم ہوئی ہے
 کہ قریش کے کھڑے ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (راوی جہد)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ خدیجہؓ کو کسی ملک میں کوی سامان آتا ہوا تو اس کے ساتھ ہزار جنتیں اور ہزار برکتیں داخل ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ اس گھر والوں کو گناہ بخشتا ہے اگرچہ وہ گناہوں کی جھاگ اور دختیل کے پتوں کے برابر ہوں اور اللہ تعالیٰ اسے ہزار شہد کا ثواب دیتا ہے

وَكَيْتَبُ لِكَيْلِ لُقْمَةَ الْكَلْبِ الْمَيْمَنُ الْخَلَّةُ
مَبْرُورِي وَعُمَرَةُ مَبْرُورِي وَبَنِي اللَّهِ لَهُ نِكَاحٌ
فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسَمَ حَقِيقًا لَنَا أَنْ كَسَمَ
سَمِعْتَنَ نَسِيًا (کنز الاخبار)

رَوَى ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا آمَنَ بَيْنَ
أَعْمِ الْأَنْطَمِ عَلَيْهِ الْأَمِنْ لَمْ تَأْمَدْ فَجَارِيَةٌ
وَلَمْ يَصْلَحْ يَدْعُو إِلَهُ بِالْعَفْرِ وَوَعْمَ يَنْفَعُ
بِهِ يَعْدُهُ (رتبہ الخافین)

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَدَّ تَوَاتُرَ الصَّدَقَةِ
فَكَانَ مِنْ أَلْبَارِدِ رَوَى عَنْ أَبِي الْعَلَمِ أَنَّهُ قَالَ
أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ لِجَلَّةِ بَطْنِ شَبْعَانَ بِالْصِيَامِ
لِغَيْرِ الْحَارِثَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا حَثَّ
النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ حِينَ أَرَادَ الْحُرُومَ
إِلَى غُرُفَةِ نَبِيِّكَ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
بِأَذْيَعَةِ الْأَفْرِزِيِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنِّي
رَأَيْتُ نَارَ الْآلِ فِي دَرَمٍ فَأَمْسَكْتُ مِنْهَا لِقَبْرِ عِيَا
أَنْبَعَةِ الْأَفْرِزِيِّ وَدَرَمٍ وَأَقْرَبْتُ مِنْهَا لِقَبْرِ أَرْبَعَةِ
الْأَفْرِزِيِّ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ بِكَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ فِيمَا أَسْكَتَ وَفِيمَا أَعْطَيْتَ
وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ عَلَيَّ حِمَارٌ مِنْ لَحْجَارٍ لَكِ فَكُنْتُ هَذِهِ
الْآيَةُ مَثَلُ الَّذِينَ يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَمَنْ حَبَّةٍ أَنْبَتَ سَبْعَةَ صِنَابِلٍ فِي كُلِّ صِنَابِلٍ
مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ -

اور ہر نعمت کے لیے ہمارا کلمہ ہے اور عمر کا قراب
ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنہیں شہر بنا رہا ہے
اور جس نے ہمارا کی عزت کی گویا اس نے شہر بنیوں کی
عزت کی (کنز الاخبار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی علی اللہ علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرمایا جب ابن آدم
مر جائے تو اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں
سوائے صدقہ جاریہ کے اور ولد صالح کے جو کہ لے گا
کہ اور رفع دینے والے علم کے (متنبہ الخافین)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خیرات
کیا کرو کیونکہ ہر صدقہ دو فرسے سے زیادہ کہتا ہے اور بعض اہل
علم کا قیل ہے کہ ہر پیٹ کو روئے رکھ کر بھوکا
رکھنا سب علموں سے افضل ہے روایت ہے جابر بن عبد اللہ
والسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ان کا ارادہ کیا تو
عبدالرحمن بن عمار رضی اللہ عنہ لایا اور کہا یا رسول اللہ میرے
پاس آٹھ ہزار درہم تھے ان میں سے چار ہزار میں نے اپنے
اہل عیال کے لئے رکھے اور چار ہزار اللہ تعالیٰ
کو بطور قرض حسنہ کے دیتا ہوں۔ آپ فرمایا اے
عبدالرحمن جو تو نے کیا اس میں بھی برکت ہے اور جو
دیا اس میں بھی برکت ہے اور عثمان بن عفان رضی
اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جس کے پاس چار سو
اسکا سامان تیرہ سو ہے بہتیت نازل ہوئی جو لوگ
اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال کیا ہے
کیسی ہے کہ سات خوشے نکلے اور ہر خوشے میں
سوداۃ لیل اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے

لَمْ يَشَأْ اللَّهُ دَائِمٌ عَلَيْكُمْ -

قَالَ الْفَقِيهُ الْمُتَصَدِّقُ لِمِثْلِ الزَّرْعِ فَإِنْ كَانَ
الزَّرْعُ حُلَاوًا فِي عَمَلِهِ يَكُونُ الْبَدَنُ حَيَّةً وَكَوْنُهُ
أَكْثَرُ عَلَيْهِ يَكُونُ الزَّرْعُ عَلَيْهِ خَيْرًا وَكَذَا لَكَ
إِذَا كَانَ الْمُتَصَدِّقُ زُصَلُوا أَمْالًا طَيِّبًا حَلَاوًا
وَصَنَعَ مَوْضِعًا فَيَكُونُ الثَّرَابُ لَكَ ثَوًّا -
وَقَالَ لَفَقِيهُ أَبُو الْيَاسَنِ قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى
فِي التَّوْبَةِ وَالْأَنْجِيلَةِ الزُّبُورَ وَالْفُرْقَانَ
وَجَمِيعَ كِتَابِ تَوَاتُفِي جَمِيعِهَا وَآخِي إِلَى جَمِيعِ
رُسُلِهِ يَجْعَلُ ذِصَانَهُ فِي ذِصْفِ الْعَالِدِينَ وَيَحْطُ
فِي مَحْطَةِ الْوَالِدِينَ فَيَسْتَلِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةُ
فِي وَفِيهَا تَمَرُّوهُ الْعَالِدِينَ ثُمَّ الْجِهَادُ فَيَسْتَلِ
اللَّهُ (كَذَا فِي التَّنْبِيهِ)

وَيَقَالُ تِلْكَ آيَاتُ تَذَكُّرَاتٍ مَقْرُونَةٍ تَنْذَرُكَ
لَا تَقْبَلُ فَاحْذَرُهَا بِغَيْرِهَا خُذْهَا لَا تَقُولُ
تَعَالَى أَقِمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ فَيُصَلِّ
الصَّلَاةَ وَلَمْ يُؤَدِّ الزَّكَاةَ لَا تَقْبَلُ صَلَاتُهُ مِنْهُ
وَالثَّانِيَةُ تَقُولُ تَعَالَى أَصِلُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا
الرَّسُولَ فَمَنْ طَاعَ اللَّهَ تَعَالَى وَلَمْ يَطِيعِ
الرَّسُولَ لَا يَقْبَلُ أَطَاعَتُهُ اللَّهُ وَالثَّالِثَةُ تَقُولُ
تَعَالَى أَرَأَيْتُمْ لَكُمْ دِينًا يَكُونُ مِنْكُمْ شُكْرًا
تَعَالَى وَلَمْ يَشَأْ كَرُّ لَوْلَا تِلْكَ تَقْبَلُ فَسَلِّ
لِلَّهِ تَعَالَى -

وَالَّذِي لَيْسَ لَكَ قَوْلُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہے اور وہ کشادہ کرنے والا اجلسنے والا ہے۔
فقہ ابو الیث کہتے ہیں حدیث میں جو اصل کا شکر
کے ہے اگرچہ اس کا نام میں لائق ہو اور حج اچھا ہو اور زمین
خافور ہو تو کبھی نہایت عمدہ اور کثرت سے ہوگی
اس طرح اگر غمزدینے والا نیک ہو اور مال طیب اور
حلال ہو اور مصروف ٹھیک ہو تو اس کا بہت ثواب کا
فقہ ابو الیث رحمہ اللہ عید نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے قرآن انجیل اور زبور قرآن مجید اور دیگر تمام کتب
میں فرمایا اور محمد رسول اللہ کی طرف وحی کی
کہ خدا تعالیٰ کی رضا والدین کی رمانندی میں ہے
اور اس کا غصہ ان کی نافرمانی میں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی عمل افضل ہے اپنے فرمایا
نماز اور پھر والدین سے احسان پر زیادتی سبیل
اللہ (کذا فی تنبیہ)

علماء کا قول ہے کہ تین باتیں ہیں جو ہر مومن کے فرائض
ہیں ایک پر عین بغیر دوسرے کے قبول نہیں ہوتا
اصل خدا تعالیٰ کا قول (نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کرو اور حج
بجود و قدرت زکوۃ نذر اس کی نماز قبول نہیں کرتی دوم
خدا تعالیٰ کا قول (خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو) پس
فرمانبرداری خدا تعالیٰ کی بعد رسول خدا کے ہے تیسری
سوم خدا تعالیٰ کا قول (دیر اور والدین کا
شکر ادا کرو) جس نے اللہ تعالیٰ کا شکر
بغیر والدین کے ادا کیا اس کا شکر قبول
نہ ہوگا -

اور اس امر پر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سبیل ہے

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْجُو فَلْيَنْجُو فَإِنَّ اللَّهَ يُدْعِي إِلَى الْإِسْلَامِ
أَنْتَ وَاللَّهُ يَدْعِي إِلَى الْإِسْلَامِ
رَتْبِ الْعَاقِلِينَ

حِجْلِي أَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِهَيْ
أَرَادَ أَنْ يَنْجُو فَإِنَّ اللَّهَ يُدْعِي إِلَى الْإِسْلَامِ
أَنْتَ وَاللَّهُ يَدْعِي إِلَى الْإِسْلَامِ
رَتْبِ الْعَاقِلِينَ
فَدَعَا مُوسَى إِلَى الْإِسْلَامِ إِلَى ذَلِكَ الدَّكَانِ
فَوَسَّطَ هُنَاكَ إِلَى دَفْتِ غُفْرَانٍ خَدَّ الْقَصَائِدِ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ لَكَ فِي صُفِّ قَالَتْ نَعَمْ
فَصَوَّرَ مَحْضِيَّ حَلْ أَرَاهُ فَقَامَ الرَّجُلُ وَطَلَبَ
مِنْ ذَلِكَ النَّحْمَ مَوْقِفَ طَبِيعَةٍ ثُمَّ لَعَنَهُ مِنْ دَارِهِ
رَبِّهِمْ فِيهِ بِحُجْرَةِ ضَعِيفَةٍ كَالْهَاقِ وَحُصَامَةِ
فَلَعَنَهُ هَامُ فَخَذَ وَلَعَنَهُ وَكَانَ بَيْنَهُمُ الطَّعَامُ
فِي فِيهَا حَتَّى أَتَتْ وَعَمَلُ الْوَالِدِهَا وَحَقَّقَهَا وَ
الْبَسَاهَا وَضَمَّهَا إِلَى زَيْبِلٍ ثُمَّ كَلَّمَ الْجُودُ
شَفِيعَهَا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ رَأَيْتُ شَفِيعَهَا
قَالَتْ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي جَنِينَ مُوسَى فِي
الْجَنَّةِ ثُمَّ أَخَذَهَا الرَّجُلُ فَعَلَّقَهَا عَلَى الْوَتِدِ
فَقَالَ مُوسَى مَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ وَالِدَتِي
قَدْ صَنَعَتْ حَتَّى لَا تَقْدِرَ عَلَى الْقُعُودِ فَقَالَ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَكَ الْبَشَارَةُ أَنَا مُوسَى وَأَنْتَ
جَلِيلِي فِي الْجَنَّةِ يَسِّرَهَا اللَّهُ لَنَا جُودِيَّةً آمَنَاءَ
الطَّبِيعَةِ وَجُودِيَّةً مِنْ أَفْضَلِ الْوَرَقَةِ هَذِهِ

جس شخص نے والدین کو راضی رکھا اس نے خدا تعالیٰ کو راضی رکھا
اور جس نے والدین کو ناراض کیا اس نے خدا تعالیٰ کو
ناراض کیا۔ (تنبیہ العاقلین)

حکایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی
مجھے اس شخص سے ملا جو جنت میں میرا رفیق ہو گا خدا تعالیٰ
نے فرمایا فلاں شہر کے فلاں بازار کی طرف جاؤ ماں ایک
قصبا میں عیس کا ہے وہ تیرا جنت میں رفیق ہو گا میں
علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مکان کی طرف گئے اور خرید بیعت
تک وہاں کھڑے رہے۔ اس وقت قصبا نے گوشت
کا ٹکڑا لیکر زنبیل میں لایا اور کھڑے جانے لگا موسیٰ علیہ
السلام نے فرمایا کیا تم کسی حمان کو دیکھ سکتے ہو
اس نے کہا ہاں ہاں اس کے گھر گئے۔ اس نے گوشت
پکایا۔ اور کھڑے ایک زنبیل نکال لایا۔ اس میں ایک
بست ضعیف بڑا ہیکو تر کے بچہ کی طرح تھی اس کا
اور ایک بچہ میں مہربا لیکر اسے خوب کھلایا حتیٰ کہ وہ
سیر ہو گئی۔ اور اس کے پٹے دھوئے اور کھانے
اسے پہنے پھر اسے زنبیل میں رکھ دیا۔ پھر عیس نے
ہو نہ ہو میں کچھ دعا دی موسیٰ علیہ السلام فرمایا میں نے
اس کے بچہ کو دیکھا کتنی خبی الٰہی میرے بیٹے کو حضرت
موسیٰ کا جنت میں رفیق بنا دے اس نے لیکر اور بیعت
پکھڑا دیا موسیٰ علیہ السلام فرمایا یہ کیا معاملہ ہو اس نے
کہا میری والدہ ہیکو تر کے بچہ کی طرح تھی اس کا
سکتی موسیٰ علیہ السلام فرمایا مبارک ہو کہ میں موسیٰ ہوں
اور تو جنت میں میرا رفیق ہو خدا تعالیٰ نے اپنے سامنے پا کر افضل
مخلوقات محمد رسول اللہ علیہ السلام کی فضیلت میں ہر جنت

حِکَايَةُ لَطِيفٍ فِي زُبْدَةِ نَعِيدِهَا بِالْصِّدْقِ وَالْأَمْدَةِ

حُكِيَ أَنَّ الْجُوسِيَّ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَلَسْتُ خَافَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَا أَضْيَفَكَ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْ دِينِكَ وَتَذُرَكَ
الْجُوسِيَّةَ فَقَالَ لَا وَأَنْصَرِفَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا أَضْيَفَهُ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْ دِينِهِ
مَا ذُرَّكَ لَوْ أَضْفَقْتَهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ لَوُغْنَ لُطْمُهُ
فَلَقِيَهُ سَبْعِينَ سَنَةً رُحُو كَيْفَرًا فَلَمَّا أَحْبَبَهُ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَلَبَ الْجُوسِيَّ فَجَدَّهُ
فَخَلَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْجُوسِيُّ مَا أَحْبَبَ أَمْرَكَ
يَا لَمْ يَلْظُرْنِي وَالْيَوْمَ تَطْلُبُنِي فَأَخْبَرَهُ إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيْهِ فِي أَمْرِكَ
كَذَا وَكَذَا فَقَالَ الْجُوسِيُّ أَيْعَامِلُنِي دَبَّكَ لَا رِبَابَ
بِهَذِهِ الْعَاطِلَةِ وَأَنَا أَكْفُرُ أَمْدُ يَدَكَ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ كَذَا فِي
بَعْضِ كِتَابِ الْوَعِظَةِ وَذَكَرَهَا أَيْضًا الشَّيْخُ
(السَّعْدِيُّ فِي بُسْتَانِهِ)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ فِي الصَّدَقَاتِ خَمْسَ
خَصَالٍ الْأُولَى تَرْفِقُ لَهُمْ فِي أُمُورِهِمُ الْثَانِيَّةُ
تَطَهِّرُ لَهُمْ مِنَ النَّارِ لَنَّهُ يَرْفَعُ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ أَلْبَاسَهُ وَالرَّابِعُ يُبَكِّرُهُمْ عَلَى الصَّبْرِ وَالْخَامِسُ
كَالْبُرْقِ الْخَاطِفِ الْخَاسِئَةِ يُبَدِّدُ خُلُوقَ الْخَلْقِ
بِفَيْزِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهْضَلُ الْأَعْمَالِ

کارستان کر دیا یہ حکایت لطیفہ پدۃ العظیمین
میں ہے اُسی صداقت اسکے ذمہ ہے۔

حکایت ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس
ایک نجوسی آیا کہ اس کا نام تھا حضرت ابراہیم علیہ
السلام کہا جب تک اپنا دین جو نبیہ جھوٹے میں تجھے نہیں
کھلا سکتا وہ یا لوس ہو کر ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تم اسے جنت تک اپنا
دین نہ بچھوڑو ایک وقت نہیں کھلا سکے اگر ایک دھماکا
لیتو تمہارا کیا نقصان تمام شر بریں سے سکو کھلا
پلا ہے بل اور وہ نہ کہی جو جب جمع ہوئی آپے اٹھائے کہ
بعد بایا انہوں نے دیکھ اپنی ہر ایک کے جو سن کیا کہ اب انجی علیہ
کل مجھے نکال دیا اور آج ڈھونڈتے ہو۔ آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف تیری اپنی ہی بھیجی جو
لیسی ہے نجوسی نے کہا افسوس کہ رب ارے باب
مجھ سے ایسا معاملہ کرے اسیں کفر کرتا رہوں
اپنے ہاتھ پھیلانے میں گواہی دیتا ہوں کہ سو خدا
کے کوئی معجزہ نہیں اور جب تک اللہ کا رسول ہے یہ حکایت بعض
کتب فصیح میں ہو۔ اور بعض اپنی بوتال میں کہہ کر ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدق میں پانچ
خصلتیں ہیں (اول) مال کی دیا دلی (دوم) دین
کی دوا (سوم) اللہ تعالیٰ سے بلا کو فرج کرتا ہے
(چارم) وہ پھر اس سے علی بطرح گذریں گے
پنجم جنت میں بلا حساب و عذاب داخل
ہوئے۔

وَمِنْهُ عَلَى الصَّوْمَةِ وَالسَّلَامُ فَرَمَا فُضِّلَ أَعْمَالُ

الْحَقُّ الْخَيْرُ أَفْضَلُ لِمَا خَلَقَ التَّوَّاضِعُ

(دقائق الاخبار)

پانچ وقت نماز ہے اور افضل اخلاق سے تواضع

(دقائق الاخبار)

خدا تعالیٰ و اس کے رسول فرماں داری و محبت غیرہ

مَنْ طُيْعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأَمَّاكَ مَعَ الَّذِينَ
أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَحَسَنَ أَوَّلِيَّكَ رَفِيفًا
لَكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَنْ
أَحَبَّ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَكَرَهُ وَشَرَّكَ لَكَ ذَكَرَهُ
اللَّهُ فِي دُخَانِهِ وَهَقْلِهِ وَبَيْدِ خُلَّةِ الْجَنَّةِ
مَعَ أَتَمِّيائِهِ وَأَوْلِيَّائِهِ يُكْرِمُهُ بِرُؤْيَا جَمَالٍ
وَمَنْ أَحَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَكْرَمَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ وَسَعَرَتْهُ

جو شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا
وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جو بظہر حق تعالیٰ نے ہر نبی کی مہربانی اور
صدق اور شہداء اور صالح لوگوں کی بھی حاجت بخشینے کی
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے
محبت کرے اسے زیادہ ذکر کرنا چاہئے اسے خمرہ میں
اسے اپنی رحمت اور مغفرت سے یاد کرنا چاہئے اور اُسے نبیوں
اور ولیوں کے ساتھ محبت میں داخل کرنا چاہئے اور اپنے باجائ
پاک رکھنا اور اس کی عزت برکات اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت رکھتا ہو اسے زیادہ دیکھنا چاہئے۔ اس کا ثمرہ یہ ہے

علاء ابن ابی ریحان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام تو باں
نامی تھا جو آپ کے ساتھ کمال محبت کرتا تھا اور آپ کی وفات کی بڑی کڑواہٹ لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا کہ اس کا پر ملا ہوا تھا۔ اور بدن نجیف اور جب پر غم کے آثار تھے آپ اس کے حال سے پوچھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھ کوئی بیماری وغیرہ نہیں ہے اس کے کمر چلنے کی طاقت کے دھیانہ بخاری ہے اب مجھ اس لئے غناک
کیا ہے کہ میں کچھ آخرت میں کس طرح دیکھوں گا آپ فرمیں کہ تم ہونگے اور میری منزل کہاں کی ہوگی تب یہ آیت نازل
ہوئی ۱۲۱ مع علم کا بیان ہے جو یعنی خدا تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کیلئے وہ نبی یا صدیق یا شہداء یا ائمہ ہیں جن میں سے
لفظ میں ائمہ ہے کہ جن اب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تمام نبیوں کی اطاعت پر مشتمل ہے اور نبی وہی شخص
ہے جو کمال علم اور کمال سبب کمال ہے درحقیقہ میں پہنچا ہوا ۱۲۱ صدیق وہ شخص ہے جو کسی محتجوں اور آیاتوں پر نظر
ڈالنے اور کبھی تصفیہ اہل اہل ریاضت کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے سبب راجح معرفت کیا ہو چکا ہو یاں تک کہ
اس کو نام اشیاء کا علم اور ہر چیز کی حقیقت معلوم ہو گئی ہو۔

اسکے شہید وہ شخص ہے جو طاعت کا اس قدر رحیم اور اہل حق میں کس قدر روشن ہو کہ اپنی جان اس کے رستہ میں ہر
۱۲۱ صالح وہ شخص ہے جس نے اپنی عمر اللہ کی اطاعت اور مال اس کی رضا میں خرچ کیا (منہ)

أَوْصُولَ عَلَى شَفَاعَتِهِ وَصَحْبَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

لَكَذَا فِي جَامِعِ الصَّغِيرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ مُلَاتِي وَفَدَّ أَحَبَّتِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ رَحِيْقِي جَنَّةٍ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُنَالَ رُؤِيَّةَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلْيَلْبِسْ حَبْلًا قَدِيدًا أَوْ عَلَامَةً أَوْ كِسْفًا أَوْ سِتْرًا سَتْرَ السُّنِّيَّةِ فَلْيَتَوَضَّعْ لَهَا عَلَيْهِ رُكْعَانِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْفَرُ مِنْ ذِكْرِ

رَوَاهُ فِي الْفَرْدُوسِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّيْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُ لِيَالِيهِ أَقَمْتُ الرُّكُوعَ قَوْمًا، أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّاهِدِينَ هَكَذَا أَوْضَبَ رَأْسُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ وَالْبَدِيَّةِ لَا يَنْعَاكَ لَوَالِدَيْنِ بَعِيدَيْنِ مِنَ الرَّحْمَنِ

رَمَشُكُوهُ الْأَنْوَارِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ مَآكًا وَمَعَهُ هَدْيَةٌ وَكِنُوهٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَاذًا

آپ کی شفاعت اور جنت میں آپ کی معیت اور مصاحبت

حاصل ہوگی (جامع صغیر)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں میری سنت کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہو اور میرا دوست میں میرے ساتھ ہوگا جو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت چاہے چاہے کہ وہ جنت رکھے آپ کی محبت پر عمل کرنا اور کثرت درود شریف پڑھنا محبت کی آفتاب کی طرح ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول یہ کہ جو شخص کسی کو چاہے اس کا ذکر نہیاد کرے تاکہ

(رواہ فی الفردوس)

عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت شریف میں نبی قضاۃ سے آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ اگر میں الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہوں۔ اور اپنی حق تعالیٰ نازیروں وضان شریف کے روزے رکھوں۔ راتوں کو عبادت کروں اور زکوٰۃ ادا کرتا رہوں تو میں کن لوگوں میں شامل ہو جاؤں آپ نے فرمایا جو اس حال میں فات پائے وہ قیامت میں نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اس طرح ہوگا اور اپنی انگلیاں اٹھا کر کھڑکی میں شہر طیکہ والہ پر کافیاں پڑھیں گے۔ واللہ ان کا نافرمان خدا تعالیٰ کی رحمت و درود نہ ہوگا

(مشکوٰۃ الانوار)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ ہر مومن کی جنت میں داخل کرے گا اور وہاں کافیاں پڑھنے کی طرف فرستے گا تو ان کی اور خلعت دیکر بھیجے گا۔ جب وہ -

الْبَحَّةَ عَجَلًا اِذَا كُنْتُمْ وَلَيْسَ اِسْمُ عَلِيٍّ وَ
 نَاقَةُ صَلَاحٍ وَوَحْتُ يُونُسَ وَاقْرَءْ مَوْسَى
 وَجِهَارَ عَزِيزٍ وَمَكَّةَ سُلَيْمَانَ وَهَذَا هَذَا
 يَلْقَاهُ فِي كُلِّ اَصْحَابٍ اَلْكَفَّيَّةَ نَاقَةُ مُحَمَّدٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكُلُّهُمْ يَحْيِيهِ فَرَضٌ صَوْرَةٌ
 الْكَفَّيَّةُ ثُمَّ يَقْضَى بَيْنَ الْوَبَاءِ فَتَرْتَقِي يُونُسَ
 مَلَكٌ وَالْاَنْبِيَاءُ تُرْسَلُ وَالْاَقْبِيَّةُ اَلْعَلَنُ اَنْ لَا
 يَجُوزَ اِلَّا بِرُكْنٍ مِنْ شِدَّةِ الْعَدُوِّ اِلَى اَلْحِسَابِ اَلْاَمَنُ
 عَقْمُ اللَّهِ (مشکوۃ الامشوار)

اَلْعَلَمُ اَنْ اَلْعَبْدَ ثَلَاثًا مُؤَدَّيْ اَمْنَانِ
 حَتَّى يَزِيحَ اَحَدُهُمَا لِقَابِهِ وَهُوَ اَلتَّصَلُّفُ
 وَهُوَ لَا يَرَى اَلْاِيْمَةَ بَلَّغًا وَعَمَلٌ بِسَادَتِهِ
 وَهُوَ يَتَمَعُّ وَعَمَلٌ اَعْضَائِهِ وَهُوَ يَرَى فَاِذَا
 اَتَى الْعَبْدَ بِهَذِهِ الْاَشْيَاءِ عَمَلًا صَالِحًا يَجْعَلُ
 اللَّهُ بِمَنْعِهِ مَا لَا اَدْنُ يَتَمَعُّ اَلْعَبْدَ بِمَا
 عَيْنٌ رَأَتْ لِعَلَّ قَلْبَهُ مَا لَا اَخْطَرَ عَلَى قَلْبٍ
 بِشَرِّ قَوْلِ الْعَبْدَانِ يُوَاطَّبُ عَلَى لَطَاعَتِ
 اِنَّ اللَّهَ لَا يَنْقُصُ شَيْءًا مِنْ اَجْوَدِ الْحَكَاتِ
 بَلْ يُعْطِي حُجَّةً وَاللَّاحِقَاتِ (سنن ابیہ)
 رَوَى عَنْ حَاتِمِ الرَّاهِدِيِّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ
 اَدَّعَى حُبَّ مَوْلَاهُ مِنْ غَيْرِ وَزَمَّجَ فَهُوَ
 كَذَّابٌ وَمَنْ اَدَّعَى اِمْخُولَ الْبَحَّةِ مِنْ غَيْرِ
 رَتْقًا مَالٍ فَهُوَ كَذَّابٌ فَمَنْ اَدَّعَى حُبَّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ فَهُوَ كَذَّابٌ وَمَنْ
 اَدَّعَى حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ مَحَبَّةٍ مَعَ الْفُقَرَاءِ

بن علیؑ کے (۱) حضرت ابیہم کا بچہ (۲) حضرت
 امیلؑ کا لونہ (۳) حضرت صالحؑ کی اونی (۴) حضرت
 یونسؑ کی مچھلی (۵) حضرت موسیٰؑ کی گائے (۶) حضرت عزیرؑ کا کلب
 (۷) حضرت سلیمانؑ کی مچھلی (۸) حضرت یونسؑ کا بچہ (۹) حضرت
 کا تار (۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہ یا راقی پر کے
 سب کی صورت مچھلی کے پھر ہندس کے درمیان فیصلہ کیا
 جاریہ کا ہوت ہر شخص دشاہ یا بنی یحییٰ کی کمان
 ہو گا کہ ان میں سے کسی کی شدت عذاب و
 حساب کمان جو خدا محفوظ رکھتا ہے - (شکوۃ الاموار)
 واضح ہو کہ کسی شخص یا تین صاحب ہیں اول
 عمل قلب اور تصدیق و وہ زحمت جاتی ہے - اور
 نہ سنی جاتی ہے اور دوم زبان کا عمل اور وہ سنا جاتا
 ہے (سوم) عمل اعضا وہ کچھا جاتا ہے جب بندہ ان
 چیزوں سے عمل کرے گا اللہ اسکے زانی عمل کے بدلے
 وہ چیز دیگا جسے کان یا ہوا اور ہاتھ پاؤں کے بدلے
 وہ چیز دیگا جو کسی نے زحمت کی ہوگی سو دل کے عمل کے بدلے
 وہ شے دیگا جو کسی دل میں گزری ہو اس لئے ہر بندے پر
 وہی ہو کہ وہ طاعت میں مصروف ہے کہ نہ کہ اللہ تعالیٰ
 نیکو کافر مرنے کی حکم نہیں تا بلکہ حیات اور عافیت کا
 حامی زہادی و مری ہو کہ جو شخص محبت الہی کے
 بغیر مال اتفاقا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے - اور جو بغیر مال
 کے خیر کے بہت کاد دعویٰ کرے وہ بھی جھوٹا ہے
 اور جو بغیر اتباع سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
 کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو فقہاء کی محبت
 کے بغیر مذہب کا دعویٰ کرے وہ بھی جھوٹا ہے

تنبیہ الغافلین

سید مجنونؒ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے ہاتھ
 میں لفظ اللہ لکھا اور اٹھا کہ تیری غلطی نے پوچھا یہ کیا
 معاملہ ہے کہا میں اللہ کو دوست کہتا ہوں اس لئے
 میں نے اللہ کا نام دل میں لکھا ہوا ہے کہ اس میں
 غیرہ سلسلے اور زبان پر لکھا ہے کہ غیر کا ذکر نہ اب
 میں نے انہیں کہہ لیا ہے کہ انکھ سے دیکھو اور
 میری نظر مشغول رہے (مشکوۃ الانوار)

حکایت ہے کہ سمونؒ بڑے دل میں لکھ کر کیا
 ایک لڑکی پیدا ہوئی جب تین سال کی ہوئی تو اس کے
 دل میں لکھی گئی۔ اور خواب میں لکھا گیا کہ
 قیامت قائم ہوگئی اور نبیؐ کی لکھی گئی اور نبیؐ کی لکھی گئی
 نصیب کی گئی ہیں۔ انہوں نے کیفیت پوچھی انہوں
 نے جواب دیا کہ خدا کے خالص دوستوں کا جھنڈا
 ہے اور سمونؒ نے اپنے آپ کو ان میں سے لکھا اچانک
 ایک فرشتہ آیا اور اس نے اسے انہیں سے نکال دیا سمونؒ
 نے کہا یہ اللہ کے دوستوں کا جھنڈا ہے اور میں بھی اللہ
 کا دوست ہوں مجھے مرنا کلا۔ فرشتے نے کہا ہاں
 تو اللہ کے دوستوں میں تھا لیکن جب تجھ بیٹی کی محبت
 ہوگئی تو ہم نے تیرا نام اللہ کے دوستوں میں مٹا دیا سمونؒ
 رویا اور خواب میں سخت جبر و اکراہی اگر تیری محبت روکنا
 ہے تو اسے مجھ سے اٹھ کر میں میرے لطف سے مقرر ہو
 جاؤں اتنی میں نے بیٹے کی وارسی اور مال کا پوچھا
 کہ یہ جواب لایا تیری لڑکی کو تجھ سے کہہ کر تمہاری لڑکی
 تعریف اللہ کے لئے ہے جسے مجھ سے مانع کو دیا گیا

وَالْمَسْكِينُ فِي شَوْكَدَاب (تنبيه الغافلين)
 عَنْ سَيِّدِ الْمَجْنُونِ اَللّٰهُ يَكْتُبُ فِي كَفِّهِ لِلّٰهِ فَقَالَ
 لَهُ الْبَرِّيُّ الشَّقِيُّ مَا تَصْنَعُ يَا مَجْنُونُ فَقَالَ
 اَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَذَكَرْتُ اِسْمَ رَبِّى
 فِي تِلْكَ حَتّٰى كَاتِبَتْهُ غَيْرُهُ وَكَتَبَتْهُ عَلٰى
 لِسَانِ حَقِّىَّ اَيُّكُمْ هِيَ وَالْاَن كَتَبَتْهُ عَلٰى
 كَفِّىَّ فَقَالَ اَنْظُرْ اَيُّهُ يَصِفُ فَيَكْتُبُ
 لَكَ لَوْ لَمْ تَشْعُرْ لَوْ لَمْ (مشكوۃ الانوار)
 حِكْمَى اَنْ سَمُونٌ تَزُوْجُ بِاَمْرٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ غَيْرِهِ
 فَوَلَدَتْ بِلْتًا فَلَمَّا بَلَغَتْ ثَلَاثَ سِنِيْنَ
 وَحَدَّ فِيْ قَلْبِهَا تَعَالٰى اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ
 اَيُّكُمْ تَقَدَّرَ قَامَتْ تَحْبَلُ بِمَكْرَمٍ كُلِّ نَحْوٍ
 وَوَلَدَتْ لَهَا مَوْلًى مِّنْ رَّعِيَّةٍ وَوَرَدَتْ سَدَّ لَانِ
 فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوْا هُوَ عَمُّ الْحَبِيْبِ الْغَالِيْنِ
 اَيُّكُمْ تَقُوْنُ نَفْسُ يَنْتَمِمْ لِمَا عَدُوْا لِمَلِكِهِ
 تَاَخَّرَ حَتّٰى مَرَدَّ يَكْتُبُكُمْ فَقَالَ سَمُونٌ اَنَا
 حُبُّ اللّٰهِ فَقَالَ تَعَالٰى هَذَا اَعَمُّ الْحَبِيْبِ كَلِمَ
 تَخْرُجُ فَيَكْتُبُ لَكَ اَنْتَ مِنَ الْحَبِيْبِ لِلّٰهِ تَعَالٰى
 فَلَمَّا اَحْلَتْ لِحَبْلِكَ وَلَمَّا كُنْتَ فِيْ قَلْبِكَ حَقُوْرًا
 اِسْمُكَ مِنَ الْحَبِيْبِ لِلّٰهِ تَعَالٰى يَكْتُبُ لَكَ سَمُونٌ وَلَفَرَعِي
 نَوْمِهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ
 فَلَفَرَعِيَّ حَتّٰى اَقْرَبَ اَيْلَكَ بِلَطْفِكَ
 وَكَوْنِكَ لَكُمْ صَالِحًا يَقُوْلُ وَاَوْبِلَا
 فَانْتَبَهَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّيْحَةُ فَقَالُوْا اِنَّكَ
 سَقَطْتَ مِنَ السَّطْرِ فَمَا نَتَّ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَهْبَسَ

(مشکوۃ الامعوار)

فوالنوع مصری ممتہ اللہ علیہ نے کہا میں ایک ٹھکرو
 ہوں جس چار الاپیٹھا ہوا دیکھا۔ اور وہ لہ اللہ کہتا
 تھا میں نے کہا تو کون ہے اسے کہا میں لہ کہتا ہوں
 میں نے کہا نے یہ کہہ کر کہ سب سے پالی اس نے کہا میں نے
 بحثائی میں اپنی ہو، وہیں چھوڑ دیا غلطی بخیر ہو اور پھر دیا
 اور سب سے سونوں روایت کہ وہ سونوں کلام سے شہو
 تھے۔ اور وہ خود سونوں کہہ اپنے آپ کو کہتے تھے
 وہ ایک دن سیر چمپے کے ٹوکوں کو دعوت میں لیکن
 کوئی نہ ملتا تھا۔ وہ ٹوکوں کو چھوڑ سجد کی قندیلوں کی طرف
 متوجہ ہوا اور کہنے لگا قندیلوں سونوں سے ایک عجیب
 خبر سنا۔ انہیں ٹوکوں نے کہا کہ اس کے کلام
 کی تاثیر سے تمام قندیلیں ٹوٹ پھوٹ کر بکالت و جد
 گر پڑیں۔ (کذا فی زبدۃ الواعظین)

نتیجہ کلام یہ کہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت
 اہم اور اولیاء اور صالحین کی محبت کا ذریعہ ہے
 ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت میں کر عرص کیا کیا پس
 شخص کے بے میں کیا فرماتے ہیں کہ کسی قوم کو دوست
 رکھنا ہو کیا وہ اس کے ہمراہ ہے گا۔ اپنے فرمایا آدمی
 کا شراٹس دوست کے ساتھ رہا۔ (کذا فی المصابیح)
 حاصل کلام یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو دوست رکھے اکثر
 اس کو یہ کرنا ہے اس کو ترہیب ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنی
 رحمت و بخشش سے سزا کرتا ہے اور انبیاء اور اولیاء کے
 ساتھ اسے جنت میں داخل کر لے گا اور اپنی زیارت

(مشکوۃ الامعوار)

عن زید القنونی البغدادی رحمہ اللہ قال رأیت
 نبیاً کراماً فی خواب مکرراً وہو یقول اللہ
 فقلت من انت قال انما عبد من عباء اللہ فقلت
 یمجدت ہذہ الذکر امہ قال کرکت ہولای
 ہو الا فاجلس فی اللہ تعالیٰ علی خواب وکذا
 روت عن سمنون المجنون وسماء الخواصر
 سمنون المحب ہو یقول فی نفسه انک کذاب
 فلا یقول ما علی الذکر لعل الناس لکم ینتفیوا
 الی قول فکرت انک من النفت الی فنادی
 السجد فقال نسو انکم یافکولین عینا عجبا
 من لسان سمنون فری ان النفت دیکل قد
 دخلوا فی الرکض وکقطعوا وکسقطوا لکثیر

کلام المجنون (کذا فی زبدۃ الواعظین)
 قال الحاصل ان الطاعة لله تعالیٰ ورسوله
 سبب لکون اوفیق النبیین والادب لیرید الصالحین
 عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
 جاء رجل الی النبی علیہ السلام فقال یا
 رسول اللہ یتف لقول فی رجل حب قوفا
 الیخوبین قال علیہ السلام المذموم مع
 من احب
 فمن احب اللہ تعالیٰ اکثر ذلک وقته وکثر
 ان یدکر اللہ تعالیٰ یوحی بہ فی عظم آیه
 وہذیلہ الخیرۃ مع ان یتکلم ذوالکلام
 یکرملہ یوقینہ جمالہ ومن احب

نصیب کیا ہے اور جو نبی صل اللہ علیہ وسلم کو دست
لکے وہ بکثرت مودت و شرف پر پا کرے اسکا ثمر یہ کہ
ایک شفاعت درجست میں ہر ایسی نصیب دے گی (سنائیہ)

فضائل سلام وغیرہ

جب کوئی تمہیں سیطح کی دعوت تو تم نے
ابھی دعا دوسیا سیطح کی اللہ تعالیٰ سے کاحسان والا
عباد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں اچھا فرمایا السلام اللہ تعالیٰ
کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اے آپس میں رواج دو
اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایک عمارت دوسرے مسلمان
کو سلام کے اور وہ اسکا جواب نہ دے تو قسم کے لئے ستر دفعہ
رحمت طلب کرتے ہیں اگر وہ جواب دے کے ساتھ اذکر تو
جواب دیتے ہیں پھر اسے ستر دفعہ لعنت کرتے ہیں۔

اور ابو سلمہ خولانی نے مجلس میں حکم سلام نہ کرتے تھے
اور کہتے تھے میں اس سلام نہیں کرتا کہ شاید دوسرا جواب
نہیں اور فرشتے انہر لعنت کرتے ہیں (بخاری و مسلم)
بتان العافین میں ذکر ہے کہ جب تم کسی قوم پر
گزرو پہر سلام کرو جب تم سلام کرو تو انہر جواب دیا جائے ہو گیا
اور کہا جلتے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور چھوٹا بڑے کو اور وار
پیدل کو اور گھوڑے کا سوار کو گھر کو اور کھیلے سلام کہے
اور پیچھے سے آئیوں کو سلام کہنا چاہیے اور جواب
دینے والے پر واجب کہ فرما آواز سے جواب دے کیونکہ اگر
سلام کرنے والے کو آواز نہ گئی تو یہ جواب نہ ہوگا اور
جب گھر جائے تو گھر والوں پر سلام کہے اور اگر کوئی مکان

الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ
فَكَثُرَتْ أُمُورُهُ إِلَى شَفَاعَتِهِ وَتَحَبُّبِهِ
فِي الْجَنَّةِ (عَنْ أَنَسٍ)

وَإِذَا جِئْتُمْ بِمَحْبِبٍّ فَيُحِبُّ إِلَى أَحْسَنِ مَوَاهِدٍ
رُفُوهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَكِيمًا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْدُ قَالَ السَّلَامُ
رَسْمٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَأَشْوَهَ بَيْنَكُمْ وَفِي
رَوَايَةٍ إِذَا سَلَّمْتَ عَلَى الْمُسْلِمِ قَوْلَهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ سَبْعِينَ مَرَّةً فَإِنْ تَوَقَّعَ
عَلَيْهِ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مَعًا تَقَرَّرَ يَلْعَنُونَ
سَبْعِينَ مَرَّةً وَكَانَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوَلَّانِي رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا كَسَمَ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ
لَا يَمْنَعُنِي مِنْ سَلَامِكُمْ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ لَعَنُوا
لَا يَرُدُّوهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ لِلْعَمَلِ بِمَوَاهِدِ الْعَالَمِ
وَذِكْرِي بَشَانِ الْعَارِفِينَ لِذَا أَمُورُهُمْ
يَقُولُ قَوْلًا عَلَيْهِمْ فَإِذَا سَلَّمْتَ عَلَيْهِمْ وَجَبَ
عَلَيْهِمْ الرَّدُّ وَقَالَ كَيْفَ الْمُنَافِقُ عَلَى الْفَاعِلِ
وَالْمُنَافِقُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَشْيُورِ
الرَّاكِبُ الْفَرَسُ وَالرَّاكِبُ الْحِمَارُ وَيُسَلِّمُ الَّذِي
يَأْتِيكَ مِنْ خَلْفِكَ وَيُسَلِّمُ الرَّادُّ جَوَابَهُ
لَا تَدْرِي أَلَمْ يَمْعَمَ لَمْ يَكُنْ جَوَابًا وَيُسَلِّمُ عَلَى
أَهْلِ بَيْتِهِ حِينَ يَدْخُلُهُ فَإِنْ دَخَلَ بَيْتَ الْبَرِّ

قِيَهُ أَحَدٌ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ عَائِلَتِكَ
وَالصَّالِحِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْرِكُ مِنْ سَلَامِهِمْ فَتُحْصَلُ
بِكَ الْبِرَّةُ أَزِيدُ دَائِمًا

وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبَّانِ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ التَّسْلِيمُ أَفْضَلُ
مِنْ تَرْكِهِ فَيَتَّخِذُ -

وَفِي زَيْدَةَ السَّائِلِينَ قَالَ جَعَلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا زَيْدُ كَرَّمَكَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَسْقُطُ عَنْ زَيْدٍ
وَفِي زَوْجَتِهِ الْعُلَمَاءُ إِذَا اسْتَقْبَلَ وَاحِدًا وَوَاحِدَةً
اِخْتَلَفَ لَفْظُهُ قَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلِّمُ الَّذِي
جَاءَ مِنَ الْمَضَرِّ عَلَى الَّذِي جَاءَ مِنَ الْقَرْيَةِ
لَا يَنْبَغِي جَاءَ مِنَ الْأَمَانِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى الَّذِي جَاءَ
مِنَ الْقَرْيَةِ لِيَكُونَ أَخْبَارًا عَنْ سَلَامَةِ خَالِي

الْمَضَرِّ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلِّمُ الَّذِي جَاءَ مِنَ الْقَرْيَةِ
عَلَى الَّذِي جَاءَ مِنَ الْمَضَرِّ لَا الَّذِي جَاءَ مِنَ
الْمَضَرِّ جَاءَ مِنْ أَفْضَلِ الْمَوَاقِعِ كَفِي هَذَا هَادِيًا
إِنْ كُنْتُمْ مِنَ الْفَارِجِ وَالْمَضَرِّ مِنَ النَّارِ ضِيَاءِ
لِطَالِمٍ وَلَنْ يَخُوفَ الْعُلَمَاءُ بِالسَّيْفِ الْمَلْفُورِ
وَقَالَ أَعْلَى السَّلَامُ مَنْ صَلَّى عَلَىَّ فِي كِتَابٍ
لَمْ تَزَلْ لِمَلَائِكَتِهِ يَسْتَعْفِفُونَ لَهُ مَا دَامَ
أَسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ قِيلَ إِنَّ الْأَبْتَذَانِ
بِالسَّلَامِ قَبْلَ تَكْلِيمِهِ لِلْحَاجَةِ سِتًّا مِائَةً
لَيْسَ بِوَاجِبٍ اسْتِمَاعُهُ مَسْحُوتٌ بَلْ وَاجِبٌ

داخل ہو۔ جان کوئی نہ ہو تو کہے سَلَامٌ عَلَیْکَ وَعَلَىٰ عَائِلَتِکَ
اللہ تعالیٰ عینِ فرشتے اسکا جواب دیتے ہیں۔
اور اس سے بڑی برکت حاصل ہوتا ہے۔

انہوں کو سلام کہہ نہیں سکتا بعض کہتے
کہ انہیں سلام کیا جائے اور بعض کہتے ہیں نہ کیا جائے
اب بعض کہتے ہیں سلام کرنا ترک سے افضل ہے
اور ہم اسی قول کو لیتے ہیں۔

اور ایسا ہی لامبۃ السائل میں ہو مگر کسی نے
کہا کہ زہد سلام علیک جواب میں عمر نے کہا و
علیک السلام تو زید کی طرف سے یہ جواب ہو گا اور
روقتہ العلماء میں ہے جب کسی سے ملے تو اتنا
سلام علیکم سے ہو۔ بعض کہتے ہیں و شہر سے آگیا
وہ گاؤں کے آئے ہوئے ہیں سلام کہے۔ کیونکہ وہ
امن کی جگہ سے آیا ہے تاکہ وہ شہر کے حال کی
مطابق کی خبر ہو۔

اور بعض کہتے ہیں کہ گاؤں سے آئے والا شہر والے
کو سلام کہے کیونکہ شہر سے آئے والا افضل جگہ
سے آیا ہے اگر تو مانے تو اسے قدر کافی ہے۔
دیکھنے والے کے لئے جاں میں روشنی پھیلا اور علماء
کی چمکتی ہوئی تلوار سے درخشاں ہو۔ (شرح)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
میرے نام کے بعد درود لکھ دیکھ دیکھ فرشتے اس پر رحمت
بجھتے ہیں جبکہ وہ کھانا پتا ہو علماء کہتے ہیں سلام
یا انظار حاجت سے پہلے سلام کرنا سنتِ محمدیہ نہیں
ہو کہ سلام کرنا سنا تو ہے بلکہ صحیح مذہب کے مطابق ہے

عَلَىٰ صَاحِبِهِ هُوَ سَنَّةٌ عَلَىٰ كَيْفَانِهِ وَهَذِهِ هِيَ كَيْفَانِيَّةٌ فَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً فَسَلَامٌ وَلِإِحْدَىٰ مِنْهُمْ كَلِمَةً عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَمْدٍ وَسَلَامٌ كُلًّا ثُمَّ أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَكَذَلِكَ رَدُّهُ وَاجِبٌ بِحَيْثُ أَتَىٰ بِمَعْنَىٰ لَيْسَ قَطْعُهُ عَنْ هَذَا الْمَرْفُوعِ حَتَّىٰ ذِيْلُ تَوَكَّانَ الْمُسْلِمِ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَجِبَ عَلَىٰ الْإِسْلَامِ أَنْ يُجِبَ لَكَ شَفَقَتِي وَبِرِّي بِحَيْثُ كُنْتُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَسْمَعُ عَنِّي (انتہی)

وَقِيلَ يَا أَهْلَ الرَّجُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْفَرَادِ فَقَالَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَا بَعْضَ الْوَحِيدِ الْوَحِيدِ لَا يَكُونُونَ وَحْدًا بَلْ مَعَالِكُ فَلَا يَسْتَعِينُ أَنْ يَقُولَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَلَا إِذَا قَالَ لَكَ فَقَدْ حَرَّمَ الْمَلِكُ وَحَرَّمَ نَفْسَهُ مِنْ جَوَابِ الْمَلِكِ كَذَلِكَ كَانُوا مُسْتَعِينِينَ تَسْلِيمًا فَلَسْتُ بِمُسْتَعِينٍ عَنْ جَوَابِهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَأَمَّا وَفْقَ الشَّرْعِ لَا أَفْضَلَ أَنْ يَقُولَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا لَوَاهِدٍ فَأَوْحَدُهُمَا حَقٌّ وَكَانَ تَارِكًا لِلْأَفْضَلِ -

وَمَنْ رَأَىٰ أَحَدًا يُسَلِّمُ أَنْ شَاءَ بِسَلَامٍ بِالْقُرْبَانِ فَإِنْ شَاءَ بِاللَّيْثَانِ وَأَمَّا فِي سَلَامِهِمَا لَوْ أَنَّ الْقُرْبَانَ وَفْقَ الشَّرْعِ أَنْ يَكُونَ عَلَىٰ الْقُرْبَانِ فَلَا حَاجَةَ إِلَىٰ الشَّرْعِ لَمْ يَجِدْ جَوَابًا وَكَانَ كَمَا يَكُونُ الزَّمَانُ فِي تَرْكِهِمَا هَذَا السَّلَامُ تَوَافِي سَلَامٍ مِنْ عَائِيَّةٍ مَرَسُولِهِ أَوْ فِي وَرْدِهِ وَجَبَ لَزْدُ عَلَىٰ الْقُرْبَانِ سَلَامُهُ عَلَىٰ

اور دوست علی الکفار ہے اور اسکا جواب میں کفار ہے اگر جماعت میں سے ایک شخص نے سلام کیا تو سب کی طرف سے کافی ہے اور سب سلام کسا افضل ہے اور اس طرح جواب دینا واجب ہے اور یہ وجوب سلام کے نہ شے سے بھی ساقط نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر کسی نے ہرے کو سلام کیا تو اس پر واجب ہے کہ اپنے جوت ہلا کر سلام کرنے والے کو جنگ کہ اگر میں کہ اگر میں ہر آنہ تو سلام کا جواب دیتا۔ (انتہی)

کتنے میں کہ جب کوئی السلام علیکم کے (یعنی ضمیر واحد سے) تو تو جواب دے علیکم السلام یعنی جمع سے کیونکہ مؤن کیلانیں ہوتا ہلکے کے شرف سے ہوتے ہیں مسلمانوں کو فیرواحد کو کسلا نافع نہیں۔ کیونکہ جب اس نے تجھے سلام کیا۔ تو تو نے فرشتوں کو محروم کیا اور فرشتوں کو جواب دینے کو محروم کیا۔ اگرچہ وہ ہمارے سلام سے بے پروا ہے مگر ہم ان کو جواب دے بے پروا نہیں جواب میں افضل علیکم السلام ہے۔ داؤد کے ساتھ۔ اگر داؤد نے اسے تو بھی جائز ہے۔ مگر تارک فضیلت ہوگا۔

اور ہر شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے اگر چاہے تو اسلام علیکم کہے اور اگر چاہے تو سلام علیکم کہے لیکن نازی سلام معروضہ شرط ہے سلام کا جواب فی الفور دینا چاہیے مگر ٹھیک کر دیا تو یہ درست ہوگا۔ اور بعض گنہگار ہوگا اور اس کے نزدیک ایک مسلمان کی امانت ہے۔ اور اگر خط میں بقاصد کی زبان سے سلام آیا تو جواب فی الفور واجب ہے بھائیوں کا فرد اور کھیل

أَمَلُ الْبِدْعَةِ وَالْكَفَرِ فِي الْعَلَبِ

وَاخْتَلَفَ لَعْنًا فِي نَسْوِ السَّلَامِ عَلَى الْكَفَرِ
وَأَيْدِ آدَمَ بِهِ قَمَلَهُ سُبْحَانَ مَنْ تَدَارَعَهُمْ وَ
وَسَوْرَتُهُ عَلَيْهِمْ لَأَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ يَا لَوْدُو
عَلَيْكَ شَيْءٌ قَدْ وَرَدَ لَيْسَ تَرَى عَذَمَ لَاجِدَاءِ
تَوَلَّى عَلَيْهِ السَّلَامَ لَا تَنْبَغُ فِي الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
بِالسَّلَامِ وَإِذَا التَّبَيُّنُ أَحَدَهُمْ فِي الْفَرِيقِ قَاضٍ طَرَهُ
إِلَى تَبَيُّنِ الْأَيْدِ بِالسَّلَامِ اعْتَزَّ لَهُمْ
وَلَا يَجُوزُ الْاعْتَزُّ إِلَّا كُفَّارٌ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
السَّلَامَ لَا تَكُنْ مِمَّنْ لُجَّةٌ حَتَّى لَا تُوَوِّدُوا أَيْمَانًا
كَلَامًا وَلَا تُوَوِّدُوا حَتَّى تَخْلُفُوا الْآدَامَ لَكُمْ عَلَى
شَيْءٍ وَإِذَا لَعْنَةُ مُحَمَّدٍ تَحَابَبْتُمْ أَتَمُّوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ
(رواه ابوداؤد ومسلم)

وَفِيهِ الْعَقْدُ الْعَظِيمُ عَلَى انْشَاءِ السَّلَامِ وَ
بَدَلِ الْمُسْلِمِينَ كَلَامَ مَنْ عَزَّكَ مَنْ لَعْنَةُ مُحَمَّدٍ
وَقَالَ فِي الشَّاتَرِ خَارِيذٍ وَيَكْرَهُ السَّلَامُ
لَمْ يَلْمِ عِنْدَ قُرَّةِ الْقُرْآنِ جَهْرًا لَكِنْ يَرُدُّ جَهْرًا
لِكُونِهِ قَائِدًا عَلَى الْخُصْبِ فَخُصِّلِي الْقُرْآنَ فِي السَّلَامِ
وَعَلَى مُسْتَعْرِجِ الْقُرْآنِ وَلَكِنَّكَ عِنْدَ مَدِّ الْكَرَةِ
الْوَحْيِ وَالسَّلَامِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ تَدَاكُرِ الْعِلْمِ هَذَا
سَلَّمَ فَهَوَاتِمُ وَكَذَا عِنْدَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
وَالْبُحْبُحَةِ أَنَّ لَا يَرُدُّ السَّلَامُ أَيْضًا فِي هَذِهِ
الْمَوْضِعِ وَلَنْ كَانَ بِالْإِخْفَاءِ انْتَهَى
عَنْ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ

میں مشغول رہنے والوں کو سلام نہ کیا جائے۔

کفار کو سلام کا جواب نہ دینا انہیں ابتدا سلام کرنے نہیں
اختلاف ہے یہاں مذہب میں ان کو پہلے سلام نہ کرنا حرام
ہے۔ اور جواب نہ دینا واجب ہے یا بیطو کرنا یا لاؤ گناہ ہے
مگر یہ اس طرح ہی جائز ہے یہاں قول کی دیں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہودی نصاریٰ
کو پہلے سلام نہ کرو۔ جب تک کسی کو راستہ میں ملو
اسے ایک طرف ہو جانے پر مجبور کرو۔ کیونکہ ابتدا سلام
اعزاز ہے اور کفار کا اعزاز ناجائز ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم کامل ایمان نہ
لاؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے ہو کامل میں نہیں ہو سکتے
جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہو کہ تم تمہیں یا عمل نہ پائیں کہ تو
آپ سے محبت کرے وہ یہ کہ باہم سلام کو مروج کرو۔

اس میں سلام موعجہ پر غیبی اور سلطان کو سلام
کرنے کی تفریق خواہ واقف ہو یا نہ ہو۔ (انتہی)

ناتارخانیہ میں مذکور ہے کہ سلام کرنا قرآن مجید
جہر پڑھنے والے یا سننے والے کو مکروہ تحریمی ہے لیکن
جواب دینا جائز ہے کیونکہ یہ شخص مومن ضعیفیت قراءت
قرآن اور جواب سلام پر قادر ہے اور ایسا ہی دوسرے
مذہب کی قوت مشغول ہونے والے پر لگ کرے گا تو
گنہگار ہوگا۔ ایسا ہی اذان اور اقامت کے
وقت اور صحیح یہ ہے کہ ان موقعوں پر ہستہ بھی
جواب نہ دے (انتہی)

ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے

تَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي
 إِلَيْهَا النَّاسُ فَتَوَالَتْ لِي وَأَطَعُوا الطَّعَامَ
 وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ النَّاسُ بِيَتَامٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ
 وَمُرُورِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَمَّ اللَّهُ قَالَ لَيْتَ لِي الْجَنَّةُ قَامُوا لَوَاكِيهَا
 بِيَتَامٍ طَاهَرُهَا مِنْ طَافِهَا وَأَطَاعُوا طَاهَرُهَا مِنْ طَافِهَا
 لِلْعِيمِ مَا عَيْنُ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا حُكْمٌ
 قَلْبٌ يَحْكُمُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا تِلْكَ الْغُرُفُ
 كَلَّا لَيْتَ أَفْشَى لَكُمْ وَأَطَعُوا الطَّعَامَ وَإِذَا مَرَّ
 الْقِيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ النَّاسُ بِيَتَامٍ فَلَمَّا وَصَلَ
 يَطْفِئُ وَالْأَمْرُ لِلرَّسُولِ قَالُوا سَأَخْبِرُكُمْ
 عَنْ ذَلِكَ مَنْ بَقِيَ لَهَا رَسُولٌ عَلَيْهِ قَدْ أَشْرَفَ
 السَّلَامَ وَمَنْ أَطَعَهُ أَمَلُ وَعِيَالُهُ مِنَ الطَّعَامِ
 مَتَى يَتَّبِعُهُمْ فَهَذَا طَعَامُ الطَّعَامِ وَمَنْ صَامَ
 وَمَقَاتَ وَيَسْتَأْذِنُ قَالُوا فَقَدْ أَتَمَّ الْقِيَامَ
 وَمَنْ حَسِبَ الْإِسْلَامَ الْخَيْرَ وَالْقَدَادَةَ أَيْ الْخَيْرَ
 مَعَ حَاجَةٍ فَقَدْ صَدَّقَ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ بِيَتَامٍ وَهُمْ
 لِلْإِسْلَامِ وَالْقَدَادَةِ الْخَيْرُ مَتَى يَتَّبِعُهُمْ قَالُوا
 الْإِسْلَامُ لَيْسَ بِحَمْدِ اللَّهِ (انتهی)

وَبِكْرَةِ السَّلَامِ بِحَدِّ رُوبَةِ الْحَيْثُ وَبَعْدَ
 الْأَذَانِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ مَغْفِرَاتٍ
 بِسْمِ اللَّهِ الْأَذَانُ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَالسَّلَامُ يَأْتِيهِمْ وَكَانَ
 يَزِدُّونَ جَوَابَ عَلَمٍ كَانَ فِي الْحَلَاةِ فَوَعَدَ
 الْحَيَّ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَزِدُّهُ لِقَائِهِ لَا
 يَسَانِدُ قَالُوا يُوَسِّفُ لَا يَزِدُّهُ وَأَمَّا قَالُوا عِنْدَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
 اے لوگو سلام کا رواج کرو۔ اور یہ لوگوں کو کھلاؤ اور رات
 کو لوگوں کے لیے وقت نماز پر عیوض میں داخل ہو گئے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں
 بلا خانے رنگ ہر رنگ میں اور سفید صاف میں کہ انکا باہر
 کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئے گا جس میں
 جو نہ کسی لکے نہ کسی دیکھی اور نہ کسی لکے نہ کسی دیکھی نہ کسی
 گدڑی میں داخل ہو گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں
 کے واسطے ہم فرمایا جو سلام کا رواج ہے لوگوں کو کھلاؤ
 اور صبح بھر رکھے اور راتوں کو لوگوں کے سوئے وقت نماز
 پر عیوض میں کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 فرمایا جو اپنے بھائی کو ملے اور سلام کرے گویا اس نے سلام کا
 رواج دیا اور جو اپنی اہل عیال کی ہمدردی کو دیکھا اس نے
 محتاجوں کو کھانا دیا اور جس نے معارف غریب کو چھوڑ دیا
 کے رونے لگے گویا اس نے بیٹھ روزے رکھے اور
 جس نے صبح و شام کی نماز اجماعت میں اس کی ہمدردی
 رات عبادت کی و انسان نیام وہ ہود اور نصاری
 اور جو میں جیسا کہ امام اندلسی وغیرہ نے بیان
 کیا ہے۔ (انتهی)

اور حدیث کی روایت اور اذان راقم کی وقت
 سلام منع ہے جبکہ لوگ اذان اور اقامت کے کلمات
 دھرنے میں مغول ہوں رات وقت سلام کہنے والا گنہگار
 ہوتا ہے لیکن جواب دینا درست ہے ہی طرح پانچا بیٹھنے
 والے کو نہ کہنا چاہیئے۔ امام صاحب کے نزدیک ان سے
 نہیں بلکہ دل سے جواب دینا یا یوسف فرمایا اسکا جواب کہ امام

نے فرمایا ہے کہ بعد فراموشی کے جواب دے۔

علی ہذا القیاس مسلمان کسی ایسے شخص کو جو نماز پڑھتا ہو
 سلام کہے اور گناہ ہو گا۔ ایسی طرح بیک ٹانگے والے کو
 سلام کہے اگر سانس سلام کہے تو جوابی جنت میں ادا
 میں قاضی کو اور پڑھتے وقت استسک کو سلام نہ کرنا
 چاہیے۔ اگر کسی نے کر لیا تو جوابی جنت میں شطرنج
 جو کھیلنے والے یعنی محمد بن نقاش اسان کو گنہگار
 کر دیوے ایسا یہ کو کھیلنے والے لوگوں کی ہجو کیونہ لے
 عورتوں یا غریبوں روزوں کو تاکنے والے شارع عام پر
 بیٹھنے والے۔ حمام وغیرہ میں غیروں کے سامنے نہنگ
 ہونے والے پھنی مذاق کرنے والے۔ جھوٹے
 لوگوں کو گالیاں لپٹنے والے۔ بازاری
 خرید و فروش میں مصروف ہونے والے
 بازار میں مادگان میں کھلنے والے جہاں
 کو لوگ دیکھتے ہوں۔ گلے بھلنے والے
 کبوتر بازار اور کافر کو سلام کہنا یا جاتر نہیں
 چنانچہ مشرح حدیث السلام قبل الکلام میں ابن
 کمال ناخلف نے بھی یہی تصریح کی ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا جو سلام پہلے کلام کرے اسے جواب مت دو۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے
 غلبۃ اللغۃ مومن کے سلام کے وقت روتا ہے
 اور کہتا ہے افسوس جب تک یہ مومن بخشے نہ
 جائیں جبرانہ ہونگے۔

(الحديث)

يُرَدُّهُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَاجَةِ

وَعَلَى الْمُصَلِّينَ وَالسَّالِمِينَ يَا بُرْهَانَ اللَّهِ يَا جَوَابِدَهُ
عَلَى السَّائِلِينَ إِنْ سَأَلَ السَّائِلُ فَلَا حَيْبَ رَدِّهِ
وَعَلَى الْفَاقِينَ فِي الْحِكْمَةِ وَلَا حَيْبَ إِرَادَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى
الْمُسْتَدِينِ عِنْدَ الدُّرِّمْ لَوْ سَأَلَ لَا حَيْبَ رَدِّهِ وَ
عَلَى الْأَعْيُنِ الْكُلِّ وَ عَلَى الْأَحْيَاءِ الْأَمْوَالِ وَغَيْرِهِ
وَعَلَى الْمُجْتَنِبَةِ وَعَلَى الْمَلَا حِدَّةٍ وَعَلَى الْإِثْلَاقَةِ
وَعَلَى السُّوَيْكِ وَعَلَى الْقِرَاعِ لِقِصَافِ الْكَافِرَةِ وَ
وَعَلَى أَهْلِ الْغُفْوَةِ عَلَى أَهْلِ الشَّبِّ وَعَلَى أَهْلِ الْعَجْرِ
وَعَلَى الْقَائِلَةِ عَلَى الدُّرِّ الْخَرِيفِيِّ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْءِ
الْحَسَنَةِ أَوْ إِلَى الْآفَرِ وَالْقَبِيحِ وَعَلَى الْعَرِيَّانِ سَوَاءً
كَانَ فِي الْعِلْمِ أَوْ غَيْرِهِ وَعَلَى الْمَالِخِ وَعَلَى الْكَتَابِ
وَعَلَى مَنْ يَسُبُّ النَّاسَ عَلَى الشُّغْلِ فِي الشُّوقِ
وَعَلَى الْبَحْلِ الطَّعْمِ فِي الشُّوقِ أَوْ عَلَى الْكَانِ
وَالنَّاسِ يَنْظُرُونَ وَعَلَى الْبَغْيِ وَعَلَى
مُطِيرِ الْعِجَامِ وَعَلَى الْكَافِرِ قَالَهُ ابْنُ
كَثَّانَ يَا هَاشِمُ رَأَيْتَ لَكَ فِي شَرْحِ
الْحَدِيثِ السَّلَامَ قَبْلَ الْكَلَامِ -

وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ نَكَلَ قَوْلَ
السَّلَامِ فَلَا يَجُوزُ

وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
إِلَّا لَيْسَ عَلَيْكَ لَعْنَةُ بَيْتِكَ عِنْدَ سَلَامِ
الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ وَأَوَّلُهَا لَا يَفْتَرُونَ
هَذَانِ الْمُؤْمِنِينَ حَقٌّ يُفْقَرُ لَهُمْ

(الحديث)

قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ إِذْ كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ إِذْ كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ
 الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ
 دِينًا رُوي أَنَّهُ كَمَا تَوَلَّى هَذِهِ الْأَيَّةَ بَرَأَ عَمْرُو

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ
 عَلَيْكُمْ فَرْدٌ عَلَيْهِ فَقَالَ لَكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
 وَدَخَلَ الْخَوْفُ قَالَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ
 رَحِمَهُ اللَّهُ فَرْدٌ عَلَيْهِ فَقَالَ لَكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
 وَدَخَلَ الْخَوْفُ قَالَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ رَحِمَهُ اللَّهُ
 وَبَرَكَاتُهُ فَرْدٌ عَلَيْهِ فَقَالَ لَكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
 أَفَى الْخَوْفُ قَالَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ
 وَصَفَرٌ فَفَرْدٌ عَلَيْهِ فَقَالَ لَكَ أَرْبَعُونَ حَسَنَةً
 (كذا في المتن في الصحيح)

علمائے بیان کیا ہے نصاریٰ کا سلام منہ پر ہاتھ
 رکھنا اور یہود کا انگلیوں سے اشارہ کرنا۔ اور
 یحیٰی کا جھک جانا اور حیاک اُنہ کو کناعب کا
 اور اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلمانوں
 کا سلام ہے۔ اور سب مذکورہ بالا احکامات سے
 افضل ہے۔

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک
 شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور
 السلام علیکم کہا۔ آپ نے جواب دیا۔ اور فرمایا
 تیرے لیے دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا شخص آیا
 اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے جواب دیکر فرمایا
 تیرے لیے تین نیکیاں ہیں پھر کوئی تیسرا شخص آیا اس نے کہا
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے جواب دیکر فرمایا تیرے
 لیے تین نیکیاں ہیں پھر چوتھا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ
 اللہ وبرکاتہ و منصرف ہوا آپ نے جواب دیکر فرمایا تیرے چالیس
 نیکیاں ہیں (کذا فی مشکوٰۃ المصابیح)

آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم و ما نزل فیہ

آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل اور تم پر اپنی نعمت
 تمام کر دی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو
 پسند کیا۔

مروی ہے جب یہ آیت اُتری حضرت عمر رضی اللہ عنہ

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ
 نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ
 دِينًا

رُوي أَنَّهُ كَمَا تَوَلَّى هَذِهِ الْأَيَّةَ بَرَأَ عَمْرُو

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ یعنی اسلام کو پہنچنے کا مل کرنا کہ اس کا نام منوع نہ ہو سکے یا باقتضا بطلان کیا اس نے کہ خدا تعالیٰ کا نور اب
 روشن ہو گیا ہے کفار مانا جا رہے تھے۔ اور یہود کا رکاز و عہدہ تھا کہ یہودی پر اگر کیا کیا قال اللہ یؤید من یرید من لطفہ نور اللہ یؤیدہم
 واللہ صیر نورہ لکم فی الشر کون یا یہ کہ قواعد عقائد وغیرہ کامل طور پر بیان ہو گئے ہیں کہ ابا جہاد وغیرہ پر توفیق ہو گئی ہے۔

صَوَّاهُ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَا يَنْبَغُكَ يَا عُمَرُ قَالَ بَكَتْ فِي رَأْسِي زِيَادَةٌ
وَيَسَارٌ فَإِذَا اكْمَلُ فَإِنَّهُ لَا يَكْمُلُ شَيْءٌ إِلَّا انْقَضَ
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ -

وَقَدْ رَوَى أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ كُرِئَتْ بَعْدَ
عَمْرٍاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْرَفَاتٍ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ
وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ عَلَى الْوَدَاعِ
وَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ مَا شَأْنِي مِنَ الْفَرَاغِ لِحُجَّتِي
تَزَلَّتْ لَمْ يَطْلُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَعَثَ
فَأَمَرَ عَلَى لَمَّا قَبِلَ كُنْتُ لَكَ قَتْلَ فَتَزَلَّ
جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
قَدْ تَمَّ الْيَوْمَ أَمْرُ دِينِكُمْ وَانْقَطَعَ مَا
أَمَرَكَ رَبُّكَ وَمَا نَهَاكَ فَخَرَّ أَصْحَابُكَ
وَاجْتَبَاهُمْ بِأَنَّ لَمْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ بَعْدَ هَذَا
الْيَوْمَ فَرَجِعَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَكَّةَ
وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَجَمَعَ أَصْحَابَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ
الْآيَةَ وَاجْتَبَاهُمْ بِهَا قَالَ جِبْرَائِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَحَ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا لَقَدْ تَمَّ
دِينُنَا الْآبَا بَكَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ قَدْ
اُغْنَمَ وَأَتَى بِزَلَّةٍ وَعَلَّقَ الْبَابَ وَ
اِفْتَتَحَ بِالْبُكَاءِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَمِمْ
لِأَصْحَابِ ذَلِكَ فَاجْتَمَعُوا وَأَتَوْا مَسْرِعًا
إِلَى بَكْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا أَبَا بَكْرٍ
لَمْ يَكُنْ فِي مَوْجِعِ الْفَرَجِ وَالسُّرُورِ مَا
لَا اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَمَّ دِينُنَا فَقَالَ يَا أَصْحَابُ إِنَّمَا

رَوَى حُضُورِي الشَّيْخِ وَأَنَّ سَلَّمَ فِي اسْمِ سَبِّ يَأْتِ
كَيْفَ عَزَّ بِمَا يَسُوءُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
تَحْتِ ابْنِ كَامِلٍ هُوَ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ
بَعْدَ مَسْئَلَةٍ فِي شَرْعِ الْوَدَاعِ هُوَ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ
رَوَايَتُ هُوَ كَامِلٌ شَرْفِ تَجْدِ الْوَدَاعِ هُوَ كَامِلٌ
مِنْ جَمْعِ دَانِ عَصْرٍ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَاتٍ مِثْلِ الْوَدَاعِ هُوَ كَامِلٌ
تَحْتِ بَعْدَ كَوْنِ فَوْضِ نَامِلٍ نَبِيٍّ هُوَ كَامِلٌ
وَقَدْ تَمَّ بِمِثْلِ مَطَالِيحِ كَامِلٍ كَامِلٍ كَامِلٍ
نَبِيٍّ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
فَرَمَا يَسُوءُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
هُوَ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
مِنْ جَمْعِ دَانِ عَصْرٍ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ
نَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
عَنْوَانِ الشَّيْخِ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
دِينِ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
هُوَ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
مِنْ جَمْعِ دَانِ عَصْرٍ كَامِلٌ هُوَ كَامِلٌ
نَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
نَبِيٍّ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ
نَبِيٍّ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ

نَبِيٍّ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ كَامِلٌ

تَقَامُونَ مَا يُصِيبُكُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ أَسْمَعْتُمْ
 أَنَّهُ إِذَا تَمَّ أَفْرَبُكُمْ نَفْسًا وَهَذِهِ الْآيَةُ
 تَخْرُجُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَنَحْنُ كَوْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 بَيْنَهُمَا وَنَحْنُ كَوْنِ الْأَوَّامِ الْقَبِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَذْهَلُ فَوْقَهُ الصُّلَحُ بَيْنَ الْأَحْصَاءِ بَكَوْا
 جَنَاحًا وَسَمِعْتُمْ عَنْهُمْ الْبَكَاءَ مِنْ حُجْرَةِ أَبِي
 بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَدْرِي مَا نَحْنُ
 الْأَحْصَاءُ غَيْرَ أَنَّا سَمِعْنَا بِكَاءِهِمْ وَدَرَأَهُمْ
 تَغْيِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 حَتَّى أَتَيْتُمُ إِلَى الْأَحْصَاءِ قَرَأْتُمْ فِي ذَلِكَ
 الْحَالِ فَقَالَ مَا يَكُونُكُمْ فَقَالَ عَمِّي رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ
 مِنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ رَأَيْتُ وَفَاتِكَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ
 الْبُؤْرُ قِيمًا قَالَ قَدْ قُرِبَ الرَّحْمَالُ
 مِنْ بَيْنِكُمْ وَهَذَا وَقْتُ تَوَاقُّ مِنْكُمْ وَهَذَا
 زَمَانُهُ إِلَى أَنْ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا
 سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخَرَّ قَشِيصًا
 عَلَيْهِ وَارْتَدَّ عَلَى رُجْوِ اللَّهِ عِنْدَ وَاهِ السُّلُوكِ
 الْأَحْصَاءِ وَخَافُوا أَنْ يَمُوتُوا وَبَكَوْا مَكَاءَ
 شَيْدٍ أَحَقَّ بِكَرِّ الْحَبَالِ وَالْأَحْجَاءِ وَالْمُتَمِّمِ
 وَالْمَلَكِ فِي السَّمَوَاتِ وَبَكَتِ الْأَنْدَادُ وَ
 الْحَيَوَانَاتُ فِي الْبَرَارِيِّ وَالْجَارِدَاتُ مَلَأَتْ
 النَّهْرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْأَحْصَاءِ

حال میں جانتے کیلئے سنا کہ عجب سی امر تمام حواری
 تو نقص ہونا شروع ہو جاتا ہے نیز یہ بات ہمارے متفرق
 ہونے اور امام حسن اور امام حسین کے تقسیم رہ جانے اور
 اذیخ مطہرات سرور کائنات کے جوہ ہو جانے کی
 خبر دی رہی ہے یہی تمام صحابہ میں سے حوائی پڑ گئی
 اور سب نے لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کے حجرے سے
 گریہ داری کی اور اسنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے صحابہ کا
 رونا کھونا سب سے سو اس کے اور کوئی بات معلوم
 نہیں ہوتی آپ کا رنگ تغیر ہو گیا اور جلدی ہو گئی
 اور وہیں پہنچے اور انہیں اس حال میں دیکھ کر فرمایا
 تمہیں کس چیز نے رولا یہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ
 فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں اس
 آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی ہوا
 پاتا ہوں آپؓ فرمایا یہ ہے یہ سب تم سے
 کوچ کرنے اور تم سے جدا ہونے کا وقت قریب آ
 پہنچا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ میں اللہ عنہم سے عالم تھے
 جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیعت جاری اور غش
 کھا کر گر پڑے اور حضرت علیؓ اللہ عنہ کانپ گئے اور
 تمام صحابہ منوان اللہ علیہم لرا اٹھ پھر کے سب
 خون زدہ ہو کر اسقدر روتے کہ انکے ساتھ چار پتھر
 آسمانوں کے فرشتے بھری اور بری حیوانات اور کپڑے
 مکورے سب رو پڑے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ و
 السلام نے سب سے مصافحہ کیا۔

رَدَّ عَمَّ وَبَكَى وَوَعَى لَهُمْ لَمَّا عَاشَ بَعْدَ نَزْلِ
هَذِهِ الْآيَةِ أَحَدًا وَتَمَازَيْنَ يَوْمًا وَقِيلَ لَهَا
نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَسْتَفْتُونَكَ فَإِنَّ اللَّهَ يَفْتِيكُمْ
فِي الْكَوَالَةِ تَمَازَى بَعْدَ هَاتَمَاسِينَ يَوْمًا وَفِي
نَزَلَ قَوْلُهُ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَاشَ بَعْدَ هَاتَمَاسَةِ وَتَمَازَيْنَ
يَوْمًا وَلَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى قَالُوا أَيَوُفَّا
تُرْجَعُونَ فَبَيَّنَ إِلَى اللَّهِ عَاشَ مَا أَحْكَمًا
عَشْرِينَ يَوْمًا وَهَذِهِ الْآيَةُ خَرُجُوا نَزَلَ مِنَ
الْقُرْآنِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ
نَزْلِ لَهَا مَسْعُودِ يَوْمًا الْبَيْتَ تَحْتَ خُطْبَةٍ فَكَلَّمَ
مِنْهَا الْعِوَنَ وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَاقْتَرَعَتْ
مِنْهَا الْأَبْدَانُ فَانْقَطَعَتْ مِنْهَا الْأَجْسَادُ وَ
بَشَّرَ وَأَنْذَرَ -

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا دَنَا
فَرَأَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمْعَةً مِنْ بَنِي
أُمَيَّةَ عَائِدَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا
وَرَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ مَرْحَبًا بِكُمْ أَحْكَمُ اللَّهُ
لِقَائِي أَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَطَاعَتِهِ فَقَدْ دَنَا
الْفِرَاقُ وَقَرِيبَ لِنُقَلِّبُ إِلَى اللَّهِ فَكَلَّمَ إِلَى
الْحِجَّةِ الْمَأْوَى فَلْيَحْسَبُوا عَلَى تَلْوِصِ الْمَاءِ
أَبْنُ مَسْعُودٍ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَخُونُهُمَا وَ
كَفَنُوا فِي ذِي الْحِجَّةِ هَذِهِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْمَأْوَى
وَدَنَا النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْرَاقًا لَا يُرْجَعُ

اور تیس جوع کیا اور روئے اور وصیت کی
پھر آپ اس آیت کے نزول کے بعد کاشی دن
زندہ رہے اور عین کا قول ہے یستفتونک الایۃ
نازل ہوئی اس کے بعد پانچ روز اور جب آیت
نزل جیسا کہ رسول الایۃ نازل ہوئی اسکے بعد
پچیس دن اور جب آیت انزلوا یوما الایۃ
نازل ہوئی اس کے بعد اکیس دن زندہ رہے
اور یہ آیت قرآن مجید سے سب کے
بعد نازل ہوئی ہے اور آپ اس کے نزول
کے بعد سیر پر چڑھے - اور خطبہ
پڑھا کہ اٹھیں یہ نکلیں - دل ڈر
گئے - بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے
لگے - اجامے کے کھڑے ہو گئے خطبہ ہذا میں
آپ نے بتا رہی دی - اور ڈرایا بھی -

ابن مسعود نے فرمایا جب حضور علیہ السلام کی
وفات قریب ہوئی تو ہم ام المومنین عائشہ کے گھر میں
جمع ہوئے آپ نے ہمارے طرف دیکھا تو وہ ہاتھوں سے
نکل پڑے پھر آپ نے فرمایا تم کو مباح خدا تم پر مان ہو
میں خوف خدا اس کی اطاعت کی وصیت کرتا
ہوں قرآن کا زمانہ اور اللہ کی طرف رجوع اور حق لکھا
کی جانب رجوع کرنا وقت کی حضرت علیؓ نے مجھے غسل
دینا اور ابن عباسؓ نے فی دالین و اسلمہ بن زید ان
دونوں کو مدینہ مدائن کی قبر میں مجھ کو دفن کر دینا
ابن عباس رضی اللہ عنہما سردی جو جب آپ کی
وفات قریب ہوئی تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ

النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ فَنَادٰی فَاَجْتَمَعَتِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ
 الْاَنْصَارُ فِیْ مَجِیْدٍ سُوْرَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّی لَفِیْهِمْ خَفِیْقَتَیْنِ یَا نَارِیْ
 صَعِدْ مِنْ فَوْقِکُمْ اِنَّ اللّٰهَ وَآلَہٗ عَلَیْکَ وَخَطَبَ
 خُطْبَةً یُّبَیِّنُ فِیْهَا الْقُلُوْبُ بِکَلَمَاتٍ مِّنْهَا
 الْعُمُوْنَ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنِّیْ کُنْتُ
 لَكُمْ نَبِیًّا وَنَارِیْحًا وَدَاعِیًّا اِلٰی اللّٰهِ یَا ذِیْہِ
 کُنْتُ لَكُمْ کَالَاخِ الْمَشِیْقَةِ اَلَا یَا لِرَجُلٍ مِّنْ
 کَانَ لَكُمْ مُّطْلَقٌ فَلَیْقُمْ یَوْمَ الْقِسَاصِ یَوْمَ الْقِسَاصِ
 الْوِیَاةِ وَآخِرُہُمْ اِلَیْہِ اَحَدٌ حَتّٰی قَالَ ثَلَاثًا
 وَثَلَاثًا فَنَقَامَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ مُکَاثَمَةٌ یُّجِیْدُ
 تَوَقَّفَ لَیْسَ لَکَ النَّبِیُّ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَقَالَ
 فِذَاکَ اِنِّیْ عَامِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ لَا اَکَلْتُ
 نَاشِدًا تَنَاوَرَةً بَعْدَ مَرَّةٍ مَا کُنْتُ اُقَدِّمُ عَلٰی
 هَؤُلَاءِ مِنْ ذٰلِکَ وَلَقَدْ کُنْتُ مَعَكَ فِی غَزْوَةِ بَدْرٍ
 حَاوِثٌ نَّافِقٌ نَّافِثٌ فَتَرَلْتُ عَنْ النَّافِثَةِ وَ
 دَنَوْتُ مِنْکَ حَتّٰی اَقْبَلَ فَعَدَّکَ فَرَوَحْتُ
 الْقَضِیْبَ الَّذِیْ تَضْرِبُ بِہِ النَّافِثَةَ وَالْقُرْ
 اٰنَ عَفِیَ الْمَشْرِیْقَ فَمَضِیْتُ فِیْہِ حَیْرَتِیْ فَلَا اَدْرِ
 اَعْمَا کَانَ مِنْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ اَرَدْتَ مِنْ کَرَمِ
 نَافِثِیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 حَاشَ لَکُمْ اَعْمَا شَأْنًا یَتَعَمَّلُ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْفَخْرُ
 فَقَالَ اَلِیْسَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ یَا بَلَالُ
 اِنْظُرْ اِلٰی نَزْلِ فَاُطْمَہ فَاتَّیْنِیْ بِخَبْرٍ
 فُخْرِجَ بَلَالٌ مِّنَ السَّجْدِ یَدُہٗ فِیْ مِلْسِہِ فَقَالَ

بَل

عنه کو حکم دیا کہ لوگوں کو ناکیلے بلایں یعنی کوارین جا
 اُن کی اذان سے تمام مہاجر اور انصار مسجد نبوی میں جمع ہو
 اپنے اپنے جگہ پر گئے اور پھر نبی پر چڑھے
 خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور خط یہ پڑھا کہ اس
 سے دل بڑھ گئے اور انھیں یہ نکلیں پھر
 فرمایا اے مسلمان کے گم وہ میں تمہارے
 لئے نبی اور ناصح اور حکم الہی تم کو خدا کی طرف
 بلانے والا ہوں میں تمہارے بھائی مہربان اور
 مہمحل یا کھڑے ہوں جس طرح کسی نیکوئی کی
 ہو وہ کھڑا ہو جیسے اوروں کے قیامت کے لئے آج
 اپنا بدلہ لے لے پس جب کہ نبی نے اُدھوا تو پھر اپنے
 دو قہیں دفعہ دھرا تو حکماء بنی من کھڑے ہوئے اور
 یازوں امیر والدین آپ پر قربان اگر حضور بار بار تاکید
 فرماتے تو ہرگز اس امر پر اقامہ نہ کرتا اور نہ کھڑا ہوتا میں
 جنگ بدر میں آپ کے ہمراہ تھا اتفاقاً میری اقامہ
 کی جگہ ناکہ کے برابر گئی میں اونٹ سے اترا اور
 آپ کے قریب آیا تاکہ رگہ دنگمانے کے سبب آپ کی
 بلان کو بوسہ دوں آپ نے وہ بھی جس سے اونٹ اُٹھ
 اور گورے کو تیز رفتاری سے ہانکا جالتے میری
 کو کہیں لاری نامعلوم آپ نے عذرا لاری یا ارادہ نہ کر
 مے نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہرگز
 نہیں پیغ علیہ السلام ہرگز مار نہکا ارادہ نہیں
 کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال
 حضرت قاطب کے گھر جا اور نبی لا حضرت بلال
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر پہا تھکے تھوڑے سے کھلا اور کہا

هَذَا رَسُولُ اللَّهِ أَطْعَمَ الْفُقَرَاءَ مِنْ نَفْسِهِ
فَقَرَعَ بَابَ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ مَنَ هُوَ عَلِيٌّ النَّبِيُّ
فَقَالَ جِئْتُكَ بِقَضِيبٍ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا بَلَاءُ لِمَ يَصْنَعُ
إِلَيَّ بِالْقَضِيبِ لَيْسَ وَقْتُ الْحُجِّ وَالْغَزَاءِ فَقَالَ
يَا فَاطِمَةُ مَا غَنَمْتُكَ إِنَّ أَبَاكَ يَقَارِئُ الدُّنْيَا
وَيُؤَدِّي عَنَّا وَيُعْطِي الْفُقَرَاءَ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ
فَاطِمَةُ يَا بَلَاءُ لِمَ مِنَ الدَّيْءِ يَطِيبُ قَلْبَهُ إِنَّ
يَقْتَضِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَآخِذَ بِلَالٍ الْقَضِيبِ
وَدَخَلَ الْحِجْدَ دَفَعَ الْقَضِيبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
وَالرَّسُولُ دَفَعَهُ إِلَى عُمَا شَةَ فَلَمَّا نَظَرُوا بَكَوْهُ
وَعَمَّرُوا قَامَ فَقَالَ يَا عُمَا شَةَ خُنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ
فَانْقَضَ مَنَّا وَلَا تَقْتَصِرْ مِنَ النَّفَقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفَلَمْ تَعْرِفُوا اللَّهَ
مَّا كُنَّا نَقَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُمَا شَةَ أَفَأَنَا
فِي كِبَايَاتِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا يَطِيبُ قَلْبِي أَنْ تَقْتَصِرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ هَذَا أَهْلِي وَطِيفِي فَانْقَضَ مَرَقِي وَيَدَاكَ
وَأَجَلِي فِي بَيْدَاكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ
قَدْ عَزَّكَ اللَّهُ مُكَانَكَ وَبَيْنَكَ فَقَامَا أَحْسَنُ
وَأَحْيَيْنُ فَقَالَ يَا عُمَا شَةَ أَلَسْتُ أَنْتِ
تَعْرِفُنَا إِنَّا سَبَطَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْنَا الْقَضَاءُ مَرْمَا
كَ الْقَضَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَدَّ يَا قُرَيْشِي عَيْبِي ثُمَّ قَالَ لَيْتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَا شَةَ أَصْرِي

حضرت علیہ السلام آپ کے قصاص نہایت ہی مختصر
ہاں حضرت فاطمہ کا دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے فرمایا
کون ہے حضرت بلال نے فرمایا میں آپ کے ہیں حضور علیہ السلام
کی لہجہ سننے آیا ہوں حضرت فاطمہ نے فرمایا بلال
لہجہ منگ کر کہتے والد رحمتی علیہ السلام کہہ کر کیا
کرینگے حج یا عبادت کا وقت نہیں ہے حضرت بلال نے کہا کیا
آپ معلوم نہیں کہ آپ کے والد دنیا چھوڑنے والے ہیں اور
کہہ رہے ہیں اور قصاص دے رہے ہیں انہوں نے بلال کو
مختص ہند کر کے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قصاص
لے حضرت بلال نے تجھی کی اور سب جہیز گنو اور حضور علیہ السلام
تجھی کی رائے کا عکاسہ کوی جی حضرت ابو جہز اور رسول
اللہ علیہ السلام نے دیکھا تو کہ عکاسہ ہم تمہارے سامنے
ہیں تو ہم سے قصاص لے لے اور حضور علیہ السلام نے
حضور علیہ السلام فرمایا بیٹھے جاؤ خدا تعالیٰ نے تمہارا مرتبہ
معلوم کر لیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہو کر فرمایا
اے عکاسہ میں حضور علیہ السلام کے روبرو ہوں
مجھے تیرا حضور علیہ السلام قصاص لینا پسند نہیں
ہے میری کمر اور پیٹھ ہے مجھ سے اپنے
ہاتھ سے قصاص لے اور کوڑے مارا کر دیا اور
علی خدا تعالیٰ کو تیرا مرتبہ اور بیت معلوم ہو گئی پھر
حضرت امام حسن و حسین کھڑے ہوئے اور کہے عکاسہ
کیا تو ہمیں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نواسے ہیں ہم سے قصاص لینا مثل رسول اللہ علیہ وسلم
سے قصاص کرے حضور علیہ السلام فرمایا بیٹھے جاؤ اور کہو کہ
پھر حضور علیہ السلام فرمایا عکاسہ اگر تو چاہتا ہے

اِنْ كُنْتَ حَاضِرًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَخْفَى
 اَنْتَ هَاجِرٌ تَوَدُّ فَكَشَفْتَ سُوَالَهُ عَنْ كَوْنِهِ
 فَصَحَّ الْمُسْلِمُونَ الْبِكَاءَ فَلَمَّا نَظَرُوا عَكَاشَةً
 رَأَى بِيَابِلَ طَرْنِ رَسُولِ اللَّهِ كُتِبَ عَلَيْهِ وَكُتِبَ
 بَطْنُهُ وَقَالَ فَاِنَّكَ دُرٌّ مَوْجِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَنْ يَطِيبُ قَسْبُهُ اَنْ يَفْتَحَ مِنْكَ فَقَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَكَاشَةُ اِمَّا اَنْ تَضْرِبَ
 لِيْمَا اَنْ تَعْفُو عَنِّي فَقَالَ عَفُوْتُ عَنْكَ رَجَاءُ
 اَنْ يَعْفوَ اللَّهُ عَنِّي ذُنُوبِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا مَنْ يُحِبُّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى عَفْوِي فِي
 الْحَيَاةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هَذِهِ الشَّخْصِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ
 يَتَمَيَّنُونَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَكَانُوا لَوْ كَانُوا لَكَ
 نَزَلَتْ لَكَ رَحْمَاتُ الْعُلَمَاءِ وَكَانُوا لَكَ رَحْمَةُ الْعُلَمَاءِ
 السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ (رواه ترمذی)
 اَللّهُمَّ يَسِّرْ لَنَا شِفَاعَةَ نَبِيِّكَ وَجَلَّ لَكَ
 (ومن الموعظة الحسنة)

قال ابن مسعود رضي الله تعالى عنه لما
 دنا فراق النبي عليه السلام جمعنا في نهجنا ومنا
 عائشة رضي الله عنها نظرنا اليها فدمعت
 عيناها وقال مرحبا بكم رحمكم الله وصبكم
 يتقوى الله مطلقا قد رآنا انما وقرب
 المنقلب الى الله تعالى الى الجنة المأوى
 فابيعسني على ما وليصب الملائكة عبا
 واسلمة بن زيد يجلبها فاسموا الله تعالى
 ان شئتم وحرارة مائية بفضاء فاذا

قوارعكاشه رضي الله تعالى عنه من كاشه
 ننگے بدن پر مارا تھا آپ کہے اُتار دیتے۔
 اس وقت تمام مسلمان روٹے جربے کا شہ نے حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے پیٹ کی سفیدی دیکھی تو جھکا اور
 دیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم میری زبان
 آپ پر فدا ہو کہ آپ قصاص لینا پسند کرتے ہیں
 آپ نے فرمایا کہ عکاشہ مارے یا سنا کرے اس
 نے کہل میں آکر پوچھا کیا اس میں پر کفہ تو کثرت
 کے دن میرے گناہ بخشدے آپ نے فرمایا جو میرا
 جنت میں رفیق دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے
 پھر مسلمان کھڑے ہو گئے اور عکاشہ کی پیشانی
 کو بوسہ دیا۔ اہل کما مہلک ہو گئے بلند مرتبے ملے
 اور جنت میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت
 نصیب ہوئی (التمی)

آئی اپنی عزت اور جلال کی لکھنا یہیں بھی غفلت
 نصیب کر۔ (موعظہ حسنہ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حضور علیہ السلام
 کے فراق کا وقت قریب پہنچا ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جمع ہوئے۔ آپ نے ہماری طرف
 دیکھا کہ آپ کی نگاہیں پڑیں اور فرمایا حزن خدا
 تعالیٰ تم پر رحم کرے میں یقیناً آئی اور اس کی رحمت
 کی صحبت کرتا ہوں تم سے جدا ہوں اور جنت المادوی
 اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا زمانہ آگیا ہر حضرت علی مجھے
 غل میں اور طبر عاقل فی الدلیل ام اسلم بن زید نے
 کہ میں مجھے بھی دیکھوں لیکن میں یقیناً اس کی سفید اور جرب

عَلَيْكُمْ فِي مَعْرُوفٍ عَلِيمٍ يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ فَتُفْجَرُ السُّيُوفُ فَتُكْفَرُ أَعْيُنُ النَّاسِ عَنْ رُؤْيَىٰ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ يَوْمَ يُصْعَقُونَ فِي الْبُحْرِ وَيَسْفَوْا إِلَىٰ أَفْئِدَةٍ مِّنْ عُثْمٍ مُّضْمَرٍ يَوْمَ يُسْفَخُونَ الْأَعْيُنَ وَيَكْمُلُ الْعُرَىٰ وَمَا يُسْأَلُ عَنْهُ شَيْءٌ وَلَا شَافِعٌ لَهُمْ يُسْفَخُ الْعَيْنَ فِي الْيَوْمِ الْوَاقِعِ يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ فَتُفْجَرُ السُّيُوفُ فَتُكْفَرُ أَعْيُنُ النَّاسِ عَنْ رُؤْيَىٰ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ يَوْمَ يُصْعَقُونَ فِي الْبُحْرِ وَيَسْفَوْا إِلَىٰ أَفْئِدَةٍ مِّنْ عُثْمٍ مُّضْمَرٍ يَوْمَ يُسْفَخُونَ الْأَعْيُنَ وَيَكْمُلُ الْعُرَىٰ وَمَا يُسْأَلُ عَنْهُ شَيْءٌ وَلَا شَافِعٌ لَهُمْ يُسْفَخُ الْعَيْنَ فِي الْيَوْمِ الْوَاقِعِ يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ فَتُفْجَرُ السُّيُوفُ فَتُكْفَرُ أَعْيُنُ النَّاسِ عَنْ رُؤْيَىٰ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ يَوْمَ يُصْعَقُونَ فِي الْبُحْرِ وَيَسْفَوْا إِلَىٰ أَفْئِدَةٍ مِّنْ عُثْمٍ مُّضْمَرٍ يَوْمَ يُسْفَخُونَ الْأَعْيُنَ وَيَكْمُلُ الْعُرَىٰ وَمَا يُسْأَلُ عَنْهُ شَيْءٌ وَلَا شَافِعٌ لَهُمْ يُسْفَخُ الْعَيْنَ فِي الْيَوْمِ الْوَاقِعِ

غلبت پر کمر باندہ کو میرے پاسی پھر میرے
 کناں پھر رکھتا اور ایک گھر میں ایک سبز چھلکا
 جگہ پہلے اندر پانی رحمت نازل کرے گا پھر
 جیوں میں پھر رکھیں پھر اسرائیل میں پھر ایک
 الموت میں اپنے شکر پھر تمام ملک کو نماز اور کیسے
 پھر ہم سب کٹے ہو کر جانے کی نماز پھر ان لوگوں
 نے جب یہ سنا پھر کٹے اور وہ پڑے اور کیا رسول
 اللہ آپ ہمارے رسول اور پانی جگہ کٹے پڑے
 اللہ کے حکم میں آپ کے بعد ہم کس کی طرف
 جمع کرے گئے آپ نے فرمایا میں نے جو عمل کیا وہ
 یہ ہے اس پر چھوڑ دے اور اپنے بعد وہ اس
 چھوڑے جلد میں ایک ناطق اور ایک صامت ہیں
 ناطق قرآن و اور صامت جنت میں کسی شکل
 پیش نہ تھے قرآن مجید و سنت نبوی کی طرف جمع کرو
 اور جیسا تھا اسے دل جنت ہو جائیں پس رحمت کے
 حالات سے عبرت حاصل کرو حضور علیہ السلام ہاں صفر کے
 اخیر میں ہمارے ہوئے اور پھر دن پانچہ کوں عباد
 کو آیا کرتے ہاں تدا مرض جس سے آج وفات پائی وہ بھی
 اور آپ میری کہ بن رسول ہوئے اور اسی میں
 وفات پائے۔

پیر کے دن آپ کا مرض برہ گیا حضرت بلال رضی اللہ
 عنہ صبح کی اذان دی اور رسول علیہ السلام کے
 دروازے پر کھڑا ہو کر سلام عرض کیا حضرت فاطمہ
 بولیں آپ کی کیا خبر ہیں میں حضرت ان کے حکام نہ سمجھے
 کہ سحر میں داخل ہوئے عیسیٰ صبح روشن ہوئی

لَدْخُلْنَا دَخْلًا رَئِيسًا لَمْ يَأْتِ فَارَقَهُمْ وَارْتَضَوْا
 حَبْلَهُ فَلَاكَ لَوْ تَبْلَغُ نَفْسِي لَعَرَفِي فَقَالَ
 سَلِّمْ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ وَمَعْلَن
 إِلَيْهِ سَأَلَهُ أَذْخُلُ فَرَجَتْ قَاطِبَةٌ فَقَالَتْ
 يَكْبَرُ اللَّهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَعْقُولٌ يَنْفُسُ
 مَدَّ حَلَّتْ قَاطِبَةٌ شَمْرًا دَاوِي الْخَافِيَةَ فَقَالَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَا أَهْلَ بَيْتِ
 النَّبِيِّ وَالْأَذْخُلُ وَالْأَبْدَانُ لَمْ يَسْمَعْ شَيْعٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْرَةً فَقَالَ يَا قَاطِبَةُ نَسِيتُ أَنْ
 فَقَالَ دَجَلُ عَرَابِي تَلَاوِي فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 تَشْغُولُ بِنَفْسِهِ لَوْ تَلَاوِي لَتَأْوِيهِ وَالْقَابِلَةُ
 فَقُلْتُ مَوْلَا مَطْرَافِي نَظَرَةٌ ذَا فَتَحَسَّرَ
 عِلْدِي مَدَّ يَدَيْهِ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا يَدِي
 وَتَغَيَّرَ رُؤْيِي فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ أَتَلَاوِي مِنْ
 مَوَايَا قَابِلَةٍ قَالَتْ لَا قَالَنْ نَفْسِي بِلَاكُم مَوَا
 قَامُكُمْ الْمَدْرَافَةُ قَاطِبَةُ لَمْ تَبْلَغُ مَطْرَافِي الْجَبَابَاتِ
 وَتَوَلَّى النَّبِيُّ مَعْقُولٌ الْفُجُورُ تَكُنْتُ نَاطِقَةً
 بِكَاهِلِي رِيَاءُ أَفْئَةٍ قَاوِيَتُ لَمْ يَكُنْ حَالِي
 أَلَا يَسِيرُ مَعَا مَعِي سَاهُ رِيَاءَاتِ خَيْرٍ
 أَلَا يَسِيرُ مَعَا مَعِي سَاهُ لَاحِظِي سَيِّدَا خَيْرٍ
 قَاوِيَتُ لَكَ فَجَاعَ الْوَحْيُ مِنْ أَسْمَاكَ فَقَدْ
 هَرَجَتْ لَيْسَ مِنْ كَلَامِكَ وَلَا أَسْمَاكَ بَعْدَ
 الْيَوْمِ سَلَامًا فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ لَا يَكُنْ
 قَاوِيَتُ أَوَّلُ أَهْلِ مَطْرَافِي لَمْ تَقَالِ عَلَيْكَ لَمْ
 أَدْخُلُ يَا مَكَلَاتُ مَوْتِي مَدَّخُلُ فَقَالَ السَّلَامُ

تو ان کے پاس جہاں اگر ان میں تو نہ جہاں بلکہ ان جہاں
 کما لوت اعرابی کی صورت میں تشریف لائے۔ اور کہا
 اے اہل بیت نبوت اور معدن رسالت تم پر سلام
 کیسے اندیشہ کی اجازت ہے حضرت فاطمہ نے
 جواب دیا کہ جہاں حضور پر ہی سخت تکلیف میں
 ہیں پھر ایک لوت نے دو بارہ کہہ کر رسول
 خدا اور اہل بیت نبوت کیا میں غل میں مجھے حضور
 کے پاس نہ ضرور رہے حضور علیہ السلام نے
 اس اور رستی نور پر جہاں فاطمہ نے فارغ ہو کر
 انہوں نے عرض کیا ایک عرابی اور نہ رہے
 میرے اس کہہ کہ حضور تکلیف میں ہیں وہ اس نے
 دوسری اور تیسری دفعہ انہوں نے یہی عرض میری
 طرف دیکھا کہ مریدین کے رنگے کمرے ہو گئے
 اور دل لرزے اور شاید گرفت پھر گئے نگاہ میری
 متغیر ہو گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ناظر کیا
 تو جانتی ہے کہ وہ کون ہے وہ اپنے چہرے پر تیرا لہر لہا
 کوٹنے والا خواجوں کو قطع کر کے ہے ہر دو کو جو کہنے
 کہون کو جانے اور قبریں کو آباد کر دیا ہے ہر وقت
 فاطمہ خوف میں رہا افسوس فاطمہ الایمان کی وفات پر
 خبر نہ دیا کی وفات پر افسوس سیدہ افسانہ کی وفات پر
 افسوس مانی کی وفات پر خوف بر جا پر افسوس میں کیا سلام
 اور اہل بیت سے محرم ہو گئی اس کے چہرے میں
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا مات و نہ رہے
 پہلے تم مجھ سے لوگ اسے بہت پسند فرمایا اب تک
 لوت اندر آؤ وہ اندر داخل ہوا۔ اور کہا اے رسول خدا

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ
 السَّلَامُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ أَجَلْتُ زَائِلًا أَمْرًا
 قَائِمًا فَقَالَ جَلَّتْ زَوَارِقُ الْمَوْتِ مِنْ لَدُنِّكَ
 وَلَا تَقْدِرُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْمَلَكُ الْمَوْتِ إِنَّ زَكَاةَ
 جِبْرِائِيلَ قَالَ تَوَكَّلْ فِي سَهْلِكَ الْمَدَنِيَا
 وَاللَّيْلُ كَرِيهُةٌ وَنَهْكَ فَمِنْ هَيْبَتِ سَاعَةِ حَتَّى
 يَطْغَبَ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَلَسَ عِندَ
 رَأْسِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ كُنْتُ أُنْزِلُ لَأَخْبَرُ
 قَدْرَ رَبِّ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ يَقُولُ بِي مَلَكُوتِي عِنْدَ الْمَوْتِ الْحِكْمَةُ
 فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ قَدْ تَفَتَّحَتْ لِلْمَلَائِكَةِ
 صَفُّوا صَفُوفًا يَنْظُرُونَ فِي السَّمَاءِ لِرُوحِكَ وَ
 أَبْوَابُ النَّارِ قَدْ تَفَتَّحَتْ وَالْخَوْدُ كُنْ لَهَا قَدْ
 تَوَسَّيْتَ يَنْظُرُونَ لِرُوحِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 لَلْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ يَرْبُّنَا جِبْرِائِيلُ كَيْفَ يَكُونُ
 حَالُ أَهْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أُنَبِّئُكَ إِنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى قَالَ إِنَّ حَرَمَتِ الْجَنَّةِ عَلَى سَائِرِ
 الْأَعْمِيَاءِ حَقٌّ تَدْخُلُهَا أَنْتَ وَحَرَمُهَا عَلَى
 سَائِرِ الْأَعْمِيَاءِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَمْسَلَكُ فَقَالَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ أَلَا نَطَابُ قُلُوبِي وَزَالَ عَنِّي فَقَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ دَنْ مِثْلِي كَذَا
 يُعَالِمُ مَقْبَرُ وَجْهِ ذَاتَا بَلَدَةِ الْأَرْضِ مِنْهَا الشَّرَّةُ
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جِبْرِائِيلُ مَا أَضْعَافُ دَارَةِ الْمَوْتِ
 قَوْلِي جِبْرِائِيلُ وَجْهَ عَنْهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جِبْرِائِيلُ
 أَكْرَهْتُ النَّظَرَ لِي وَجْهِي فَقَالَ يَا حَبِيبُ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم اچھے فرمایا تمہارے السلام۔
 تمہارے موت کیا تو اوقات کے لئے آیا ہے یا نہیں ہے
 نے انہوں نے کہا وہ دن کا موت کے لئے آیا ہوں۔ اگر
 آپ آج ہی دین دوزخ میں لے جائیں گے تو کیا آپ کو
 زجر ملے گا کہ ان میں سے کسی ایک سے اسے سزا ملے گی
 ہے اور یہ فرشتہ تعزیر کر رہی ہے کہ یہ کفر کی تھی
 یہ جبرائیل نے یہ بتایا اور آپ نے میرے حضور
 میرے حق و سلام نے فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ
 وقت قریب ہے۔ جواب دیا۔ ہاں معلوم ہے پھر
 فرمایا مجھے خوش خبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا
 کہیں پھر فرمایا انسان کے دروازے کھل گئے ہیں اور
 رخصت ہونے والے میں صغیر میں آپ کی روح کی انتظامی
 کریم میں اور توفیق کے دروازے کھل گئے ہیں اور تمام
 عویں بنی سواری میں آپ کی روح کی انتظامی کریم
 پہلے اپنے احمدیہ کا پھر فرمایا مجھے خبر دے کہ میری
 امت کا کیا حال ہو گا جواب دیا میں آپ کو بشارت
 دیتا ہوں اللہ نے فرمایا ہے میں نے جہنم پر چست کو حرام
 کیلئے لائق کیا ہے میں داخل ہوؤں اور تمام امتوں پر
 حرام کیا ہے تا وقتیکہ میری امت جہنم میں داخل نہ ہو
 فرمایا جبرائیل فرمایا اور یہ فرم دے ہو گیا۔ پھر فرمایا
 ملک الموت قریب ہے اس کو یہ بتا کر روح کو دفن کرنا شروع
 کرو ایسا روح ناف تک پہنچی تو آپ نے فرمایا ہے جبرائیل
 موت کی تمہاری کیسی صحت ہے جبرائیل نے منہ پھیر لیا
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر دیکھ کر فرمایا ہے
 جبرائیل کیا تم میرا منہ دیکھنا نہیں چاہتے اس لئے فرمایا

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
 سَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ كَرِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَتَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ
 أَوْصِيَكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَيْكُمْ عَنِ الْمُنكَرِ إِنَّا ذُنُوبَكُمْ
 بَرَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
 رَفَعَهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ فِي أَمْرِ
 نَفْسِهِ حَتَّى تَقُولَ لَهُ مَوْلَانِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
 تَقُولُ الْغَيْبَةَ إِنِّي نَحْيُ نَفْسِي عَنْ شَيْءٍ اللَّهُ عَلَيْهِ
 سَلَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَحْتِ الْأَقْلَامِ
 مَدَقَّ قَوْلُكَ الْغَيْبَةَ تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ
 رَسُولُ اللَّهِ فِيهَا تَحْكُمُ -

لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
 اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
 إِذَا يَمْشِي يَمْشِي تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
 لَا تَقُولُ الْحَقُّ أَفَانَا طَاهِرٌ تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
 يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَى رَأْسِ مَنَاتٍ فَإِنَّ الشَّيْءَ
 سَلَامٌ لَكُمْ أَوْ تَابَ إِلَيْكُمْ فَإِذَا يَمْشِي تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
 يَتَذَكَّرُ يَا أَيُّهَا الْغَيْبَةُ وَإِنَّ الْغَيْبَةَ لَا تَقُولُ
 كَانَ لِلَّهِ نَبِيُّ الْغَيْبَةِ حَسَنُ الْعَمَلِ أَوْ تَقُولُ
 أَنَّنَا يَدْخُلُ حَقُّ الْغَيْبَةِ مَعَهُ فَقَالَ عَلَى
 جَوَارِكِ الْغَيْبَةِ لَدَا أَخْبَرْتُكَ بِذَلِكَ الْغَيْبَةِ
 عَلَيْهِ الْغَيْبَةُ مَنَاتٍ قَالَ أَنَا الْغَيْبَةُ حَضَرْتُ
 بِمَنَاتٍ عَمَلِي عَلَيْكَ لَقَدْ نَفَسَ عَلَى رَأْسِ اللَّهِ
 تَقُولُ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
 رَفَعَهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی حالت میں کہ اگر
 موت کے وقت آپ پر کسی کی طرف سے دیکھے حضرت
 اس رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
 روح حق اور فرشتے جو میں بھیجوں گی انہوں کو نماز کی
 بابت رحمت کرتا ہوں انقطاع کلام آپ پر فرماتے
 یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 والسلام کے آخر وقت بھی سو دفعہ ہوشیہ سواہ
 یعنی فرماتے ہوئے سنا وہ آپ کے حقے اُمّی اُمّی
 حق کہ آپ پر کون بیج ملائی کہ جیسے آپ کی
 وفات ہو گئی سچ ہے اگر کوئی دنیا میں ہمیشہ ہونے
 لیے آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابلا باؤ کیس میں ہے
 مروی ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے تھمے پر لٹایا
 تو کسی نے گھر کے ایک کونے میں سے آواز دینا شروع
 دیکھو مکہ خود طاهر ہوا اس سے حضرت کے دل میں
 یہ خیال پایا ہوا ہو کہ تو کون ہے کیونکہ یہ تو
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں خود حکم کیا تھا
 تھیں دو سو گئے آواز دی راوی علی بن حنفیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دآؤ وسلم غسل دیکھو کہ انفسول البس تھا اس پر کہا
 حد کیا اور چاہا کہ آپ بغیر ہڈی قبر میں داخل ہوں حضرت
 علی نے فرمایا جو مال سے غیر کہ تو نے جہاد کیا ایسا تھا
 آپ کون ہیں کہا میں حاضر ہوں آپ کے جنازہ کے لئے
 حاضر ہوا ہوں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ لایا
 اور بانی نفسانی بن عباس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید
 رضی اللہ عنہ نے دلا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام

جنہ کی خوشبو لے کر پھر آپ کو گفتگو کر رہی تھی اور قریباً
حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں من کیا۔
انصاف کے وقت اور بعض نے کہا ہے مثل کی رات بہت
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر کھڑے ہو کر
فرمایا آپ وہ ہیں۔ جنہ نے بھی ایشی لباس نہیں
پہنا۔ اور یہ قیمتی خوشبو سوکھ گیا ہے رخت پہنے
ہے کہیں ہو کہ وہی میری ہو کہ انی اپنے ہمیشہ پہنے ہوئے
ہیں جنہ کی۔ اور دوسرے کے کہنے کی بات بھولام نہ کیا

جاءت من تحت الجحش وكلفتها ودفعوه من حوض
عائشة رضي الله تعالى عنها ليلة الاربعاء وسط
الليل قبل ليلة الثلاثاء وخرجت على قوتها
عليك السلام وتقول يا من لم تلبس الحرير
ولا كلف على القراش الوثير يا من خرج من القبا
ولم يلبس بطنه من غير الثيبر يا من اخل
الخصير على عرقه يا من لم يلمس طول الليالي
من خوف الثوب -

مذمت شراب وخوا وغیرہ

مسلمانو مشرب۔ جو۔ اور بتوں کی تھان میں جو جا
کھٹے تھم کے جاتے ہیں۔ اور حق پینے کے تیز پاک
شیطان کا کام میں اس سے بچنے ہوتا کہ مراد کو پہنچو۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ نگار۔ نہ ناگرنے
کے وقت۔ اور چور چوری کرنے کے وقت اور
شرابی شرب اپنے کے وقت۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْأَسْمَارُ
وَالْأَنصَابُ وَالْآذَانُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فاجتنبوه لعلكم تفلحون
عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا يربى
الوارث حتى يربى وهو مؤمن ولا يثمر
الشارب حتى يثمر وهو مؤمن ولا يشوب

اس میں شے کا پانی کر کے شرب ہے۔ غمور اور بابت حرام خدا پاک ہے اور جو چیز شرب لاویں
ایک شری ہوئی نہ ہو وہ حرام ہے جن میں۔ اسد ہو کسی شے پر شرط باندھنا جس میں اہمیت ہو وہ بھی حرام ہے
اس کا طرف کی شرط حرام نہیں۔ اور اگر کھیل میں شرط باندھنے کا رویہ ہے اگر بغیر شرط کیلئے اور جو نہیں
لیکن اس کا وہ خدا تعالیٰ سے الگ ہے اس لئے اس کا ترک بہتر ہے از نام سے کہتے ہیں کہ کت کی ہڈی ہڈی کرنا
جانت میں نہ تھے لکھے کی لاگو تھے۔ اور سات تیرواں پر کچھ علات کرتے تھے۔ ایک ایک تیر نکلتے
تھے جو پیر کے نام ملتا تھا وہ اتنے تھے کہ اس قبر کے لئے مقدم ہوتے لیتا تھا۔ اس اصل کو بھی اللہ تعالیٰ
نے حرام کیا دوسرا امام رضی اللہ عنہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شرابی زانی اور چور عموماً نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا
آئمہ خفیہ رحمہم اللہ کے ۱۲

شَارِبُ الْحَمْرِ مِنْ يَشْرِبُ وَهُوَ مُشْرِبٌ

رواه البخاري

وَرَوَى عَنِ عُبَيْدِ بْنِ رِجْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ
أَنَّ قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّةً مَرَّتَيْنِ مَرَّةً فِي الْمَدِينَةِ وَالثَّانِيَةَ فِي الْيَمَامَةِ
عَلَى كَأَنَّهُ يُتْرَكُ عَلَيْهِ الْخَمَرُ.

(دواء الطبرانی)

وَدُرِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّه قَالَ قَالَ عَلِيٌّ السَّلَامُ إِذَا رَأَى الْعَبْدُ
أَذَى لِنَفْسِهِ أَوْ لِمَنْ فِي بَيْتِهِ أَوْ لِمَنْ فِي
رَأْسِهِ أَوْ لِمَنْ فِي يَدَيْهِ أَوْ لِمَنْ فِي
أَيْمِهِ أَوْ لِمَنْ فِي رِجْلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(رداء البغادی)

قَالَ لَقَدْ أَبْرَأَ لَكَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ
قَالَ فِي شَرِبَ لَمْ يَصِلْ مَذْمُومًا وَلَا مَعْدَاةً
لَا أَنَّهُ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ يَجِدُ مِثْلَ الْمَجْنُونِ يُصِيرُ
صُحْبَةً لِلشَّيْطَانِ وَمَذْمُومًا عِنْدَ الْعُقَلَاءِ وَ
الْثَّانِيَةُ أَنَّهَُا مَذْمُومَةٌ لِلْعَقْلِ مُتَقَرِّفٌ لِلْأَل
وَالثَّانِيَةُ أَنَّ شَرِبَهَا سَبَبٌ لِلْعَدَاةِ بَيْنَ
الْأَخْوَانِ وَالْأَصْدِقَاءِ الرَّابِعَةُ أَنَّ شَرِبَهَا
يَمْنَعُهُ ذِكْرَ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ وَالْمَحَامِدِ
أَنَّ شَرِبَهَا يَحْمِلُهُ عَلَى الزُّلْمِ وَالْإِثْمِ إِذَا شَرِبَ
الْخَمْرَ يَنْسَى أَمْرَهُ وَهُوَ لَا يَحْكُمُ فِي أَمْرِهِ
إِنَّمَا يَقْنَطُ كُلَّ شَيْءٍ لَا يَدْرِي إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ
فَقَدْ نَسِيَ جَمِيعَ الْعَاقِبَةِ السَّابِقَةِ إِنَّهُ

مومن نہیں رہتا۔

(مردود البوری)

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 اللہ تعالیٰ کو رقیہ ستہ پڑھائے کہ کتبہ ہو۔ تو وہ مظلوم
 کے دست و پاؤں پر نہایت

(رواء الطبرانی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا
 ہے یا شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان اس سے نکلتا ہے
 اور اس کا کبھی طرح سر نہ آتا ہے اور نہ کبھی
 تو ایمان آکھنوں سے نکلتا ہے۔

در دو بعثتاری

ابوالیخ فنیع فیتے میں شراب و قطعا پر ہینر
کرنا چاہیے اس لئے کہ اس کے ہستعال و قدر غریب
ہیں (اول) ایکوئی شراب پرتو ہینر ہو عادتہ رشکے
اسپر ششے ہینر ہیں و ہینر نوگے ہینر ہینر
ہیں (دوم) شراب عقل و مال ضائع کرتی ہو (سوم)
اسکے پنے کے سبب ستور اور عیالوں میں عداوت
ہو جاتی ہے (چہارم) اسکا پیانا ناز اور لیک و کریم
و تاسہ (انجم) اسکا پیانا ناز اسکا پر بر ہینر کرتا
ہے کیونکہ جب کوئی شراب پیتا تو کہن ہے کہ شہ میں
عورت کو طلاق دیدے اور عہ نہ جاتا ہینر ششتم
وہ ہینر کی چالی ہے کیونکہ شراب کی عادت
میں گماہ آسان معلوم ہوا کرتے ہیں (ہفتم) شرابی

卷之四

ان معلوم ہو گئے ہیں

يُؤْذِي حَقَّقَتْهُ يَأْذِي خَالِيَهُمْ فِي حَقِّهَا لِيُؤْذِي
الْمُؤْمِنِينَ وَجَبَّ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ شَمَاتٍ يَنْ
جَلْدَةً إِنْ لَمْ يُضَرْبْ فِي الدُّنْيَا يُضْرَبْ فِي
الْآخِرَةِ يَنْوِطُ بِزِلْزَالٍ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ يَنْوِطُ
بِأَيْدِي الْأَبَاءِ وَالْأَصْفَاءِ وَالنَّاسِ سَقَطَ النَّاسُ
الْأَعْمَاءُ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِأَذَى الْأَيْدِي حَمَلَتْهَا وَلَا
تَلَاذُمُوا وَلَا تَلْمِزُوا يَوْمَ مَا لَعَنَ اللَّهُ الْفَاحِشِينَ
عَلَى أَنْ يَخْشَفَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَنْزِعَ مِنْهُ الْإِيمَانُ
يَوْمَ مَوْتِهِمْ يَوْمَ لَا يَكُونُ بَأْسٌ لِلْأَكْثَرِ
مَوْتِهِمْ قَبْلَ أَنْ يَكُونُوا فِي السُّقُوتِ الْآخِرَةِ
لَا يَسْبِقُ لِمَعَاذِلَ أَنْ يَخْتَارَ لَدَا فَيَكِلَهُ
عَلَى لَدَا فَيَكُونُ لَدَا

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَا تَحْزَنْ لَنْ تَكُونُوا لِمَنْ تَحْزَنُ
مَنْ مَرَّ مِنَ الْكُرْبَى قَاتِلُهُمْ لَوْ حَمِلَ مَصْدَرُ السُّجُودِ
مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ خَيْرٌ سَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ
تَهْمَزُ الْفَوَاحِشُ وَهُوَ كَرِيمٌ فَزَوْجُ الزَّانِيَةِ
يُؤْذِي عَلَى النَّاسِ مِنْ تَبِيعِهِ

(نقاء احمد وابن عدي)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ
الْخَمْرَ فَكَفَرَتْ جَوْهَرُهُ وَإِنْ كَفَرَتْ فَلَا تَعْوُدُ
وَإِنْ مَاتَ فَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهِ قَوْلَ الَّذِي يَنْهَى عَنْهُ
يَنْهَى عَنْهُ بِشَرِّ الْأَمْثَلِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَكَفَرَتْ
وَلَوْ بَوَّاهُ الشَّرْقَانِ مَنْ أَكَلَهُ لَقَمَةً سَلَطَ

لَا تَأْتِيهِمْ كَرَفَاتُ كَيْسٍ مِنْ مَاضٍ كَرَفَاتُ كَيْسٍ
وَهَشْتَمُ خُرَانٍ بِرَدِّ أَجْسَادِهِ لَوْ دُوسَ كَرَفَاتُ كَيْسٍ
لَوْ دُنِيَ مِنْ لَدُنْ جَانِبِهِ تَوَقَّاتُ كَيْسٍ مِنْ مَاضٍ كَرَفَاتُ كَيْسٍ
لَوْ دُنِيَ كَرَفَاتُ كَيْسٍ لَوْ جَانِبُهُ كَرَفَاتُ كَيْسٍ كَرَفَاتُ كَيْسٍ
اور دوست دیکھتے ہوئے (ختم) شرابی اپنی زبان
کے دو طرف بند کر دیتا ہے کہ اس کی منہ کی زبان
کی طرف نہیں پڑھیں اور نہ بول سکیں جاتی ہو جائیں
دن تک دوہم رہے موت کہن ایان کے جلتے
سہنے کا زینہ جو یہ دنیوی صفایہ پر ہے سہنے
اور اس سے پیشتر کہ عقابِ عزت پہنچیں ہیں علم
کو مان نہیں کہ وہ دنیوی لذتوں کے سامنے
تھوڑے سے مزہ لطف کو اغیار کرے۔

اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضرت علیہ السلام
روایت کرتے ہیں اپنے زمانہ میں شرابیوں کی عفت میں داخل نہ
ہوئے۔ دینی خرابی قطع رحم کرنا اور مادہ کو ترک کرنا
والا اور دینی خرابی میں ملوث نہ ہونا قالی سے محفوظ
سے بالی ہلے گا۔ اور دنیوی عورتوں کی فروغ سے
ایک نہ نکلتی ہے کہ تمام اہل ارکوں کی برکت کفیف
پہنچے گی (رواہ احمد وابن عدي)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت علیہ السلام
والسلام نے فرمایا شرابی کا علاج مت کر۔ اور بوقت
مریض ہوئے اسکی عیادت مت کر اگر مر جا اسکا جنازہ
نہ پڑھو۔ بخدا ملعون ہی شراب پیاتے ہے۔
اسپر تو میت کا کھیل نہ ہو اور قرآن مجید
میں لعنت ہے اور جو شخص شرابی کو کھلائے فقیر

يَقُولُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَمْتُ عَلَيْكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ -

قَالَ هَاطِلُ بْنُ كَبْرِ حَسْبُ مَا فِي عَقْلِهِ
تَقَرُّبُهُ أَهْوَ فِي نَفْسِهِ وَفَاطِلُ تَرَبُّدِهِ
فَسَمِعَ عِنْدَهُ تَوَسُّعًا لِقَابِهِمَا عَلَى حَرْفٍ دَعَا
أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَتْ مِنَ السَّمَاءِ مَنَارٌ
فَأَنكَرَتْ قُرْبَانَ هَاطِلٍ وَكَمْ تَأْكُدُ قُرْبَانَ
قَابِلٍ فَخَضِبَ قَابِلٌ عَلَى هَاطِلٍ أَخْبَرَهُ
بِأَخِيهِ الْخَسَدُ إِلَى أَنْ أَتَى أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِلَى مَكَّةَ لِيُزَادَنِي بَيْتٌ عَابَهُمَا فَخَصَّدَ
نَازِلُ هَاطِلٍ وَهُوَ فِي عَنَمٍ وَقَالَ لَا تَقْنَطَنَّكَ
قَالَ هَاطِلُ لِمَ تَقْتُلُنِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَزَّزَ بِكَ
وَرَدَّ قُرْبَانِي وَبَزَّيْتُ أَنْ تُسَلِّمَ لِي عَنِّي الْعَسَاءُ
وَأَسَلَّمْتُ لَكَ الذِّمَّةَ فَيَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِكَ
مِنْ مَوْضِعٍ وَتَخْرُجُ لَدُنِّي عَلَى ذَلَالَةٍ
رَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَقَّاقِ عَنْ قَبْضِ أَهْلِ الرَّحِمِ
بِالْكِتَابِ الْأَدَلِ إِنَّ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا
هُوَ أَرَى الْجَنَّةَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّبَ فَطَمِنَتْ
خَلْقَتُهُ بِقَابِلٍ وَآخِيهِ وَكَمْ تَحْمِلُهُمَا كَرَمًا
وَلَا حَيَاةً وَلَا طَلْفًا وَكَمْ تُرَدُّ مَا دَقَّتْ أُولَاةُ
لَقَمًا هَبْطَهُ إِلَى الْوَحْشِ نَعَشًا هَاطِلُ سَلَمْتُ
بِهَاطِلٍ وَفَوَاطِلُهُ فَوَاطِلُهُمَا وَوَصَبَ
أَوَّلُ الطَّلَقِ هَاطِلُ وَكَانَ الرَّحْمَنُ تَعَزَّزَ بِكَ
لَا تُؤَيِّسُهُمَا غَيْرُكَ وَهَاطِلُ وَكَرَّمَتْ سَمْعَهُمَا
كَبْرُ قَابِلٍ وَحَسَنُ بَيْتِهِمَا سَتَانِ

نے فرمایا ہے جو آپ پر سلام بھیجے میں سلام بھیجوں گا
اور جو آپ پر صلہ بھیجے میں اس پر صلت نازل کروں گا۔
بعض علماء کا قول ہے کہ بائبل نے اپنے رپورٹس سے نہایت اچھا
دیکھ بھال کر قربانی کیلئے پیش کیا اور اسے تھکانے کی وضاحت
طالعہ اور میں نے دی کہوں لایا پھر دوسری قربانی پر تیار ہو گیا
دی پھر حضرت آدم علیہ السلام کی علت ایک آواز سے
اٹھ کر بائبل کی قربانی کو کھا گیا اور بائبل کی قبول فرمائی
اس کا بائبل پر غصہ ہوا۔ اور وہی دشمن بن گیا۔ بائبل
کہ ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام انہیں چھوڑ کر خانہ کعبہ کی
زیارت کو گئے تو بائبل نے اس کو کہا جبکہ وہ اپنے رپورٹ
میں قتل کے قتل کر کے آیا ہوں۔ بائبل نے
کہا کیوں جواب دے بغیر انہی نے تیری قربانی کو قبول
کر لیا۔ اور میری کو رد کیا۔ نیز تو میری زمین چھین کر
لیجے کرنا چاہتا ہے اور اپنی صورت میں مجھ کو دنیا چاہتا
کواسے لوگوں کو اچھا کہیں یہ تیری اولاد میری اولاد پر غصہ
محمد بن حاکم بعض ممالک آپ سے روایت کرتے ہیں
کہ آدم علیہ السلام پہلے جنت میں تھے وہ صبر سے
قربان اور اس کی بجائے میں پڑھا سے حضرت خا کو
کسی قسم کی بے مروتی نہ کیا اور درندہ ہوا۔ اور حسب
معمول ولادت خون نفاس جس نے ایلہا پر جب میں
پر اترے اس وقت حضرت خا کو کو کھردر اور ہونے لگا
تکلیف ہوئی اور خون نفاس بھی کیا اور حضرت آدم علیہ
السلام نے بی بی کا جناح غریب کے معانی کو دیکھتے
تھے جب میں بائبل ان کے آگے اور ان میں وہ
برس کا غصہ نہ تو خدا نے تھکے حضرت

آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ قابیل کا نخاع لیوڑا سے لور
ہائیل کا قلمی سے کرو۔ قلمی اس سے حسین تھی
جہاں دم علیہ السلام ذکر کیا تو ہائیل راضی ہوا۔
اور قابیل غصہ ہو گیا۔ اور کایا میری جبین ہوا
میں مقدار ہوں علاوہ ازیں ہم جنت کی اولاد
میں اور وہ زمین کی۔

(تفسیر خازن)

بعض ولایات میں کہ حضرت حوا آدم علیہ السلام
سے ہر بیٹے میں ایک نر کا اور ایک نر کی تو ہم جنا
کرتی تھیں تمام اولاد پالیس تھی میں بطون
میں سے سب سے پہلے قابیل اور اسکی جوڑوان اقلیبا
نخے اور سب کے آخر عبد الغیث اور امۃ الغیث۔ پھر
خفا تیار کر دے تعالیٰ نے انکی نس میں برکت دی

+

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی اولاد چالیس
ہزار تھی۔ قابیل و ہائیل کی مولد میں اختلاف
ہے بعض نے کہا ہزارین پر اترے
سوا سال (۱۰۰) بعد اول قابیل اور اسکی
جوڑوان اقلیبا۔ اور پھر ہائیل اور اس کی
جوڑوان لیوڑا پیدا ہوئی۔

(تفسیر خازن)

ابن جریر کا قول ہے کہ جہاں پہلے نہ پہنچا
قتل کا ارادہ کیا۔ نہ جہاں کس طرح قتل کے اہل
سے یا اور ایک ہندو کہ اور اس نے اس کا اور ایک ہندو

أَمَرَ اللَّهُ نَحْنُ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَرْجِعَ
قَابِيلَ يُقَدِّمُ أَوْ يَرْجِعَ هَائِيلَ فَلَمَّا مَاتَ
قَابِيلَ مَكَتَ الْوَلَدُ مِنَ الْوَلَدِ الْوَلَدُ الْوَلَدُ
أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ وَرَضِيَ هَائِيلُ
وَتَحَنَّنَ قَابِيلُ وَقَالَ هِيَ اخْتَرَنِي وَأَنَا
أَخِي يَمَامُ وَنَحْنُ مِنْ أَوْلَادِ الْجَنَّةِ هَمَامُ
أَوْلَادِ الْأَرْضِ (تفسير الخازن)
فَكَرِهَ هَائِيلُ أَنْ يَرْجِعَ قَابِيلَ تَكَدُّرًا
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ بَطْنٍ فَلَمَّا جَارَ بِهِ فَقَدْ
كَانَ جَمْعٌ مَدِيدٌ لَمْ يَكُنْ لَدَيْهِ غَنِيَّةٌ
بَلَدًا أَوْلَهُمْ قَابِيلُ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ وَتَوَاصَّ
عَمْدُ الْغَيْثِ تَوَاصَّ أُمَّةُ الْغَيْثِ دُشَمُ
كَانَتْ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَكْرِيلِ أَدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ

فَكَرِهَ هَائِيلُ أَنْ يَرْجِعَ قَابِيلَ تَكَدُّرًا
عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى بَلَغَ وَلَدَهُ وَقَدْ
قَدْ جَارَ بَيْنَ الْقَبِيلِ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ
وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ
حَتَّى بَلَغَ هَائِيلُ إِلَى الْأَرْضِ مَاتَ سَنَةً
قَوْلَهُ قَابِيلُ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ وَتَوَاصَّ
لَقَدْ بَلَغَ هَائِيلُ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ وَتَوَاصَّ
رَفَعُوا الْحَاذِلَ

فَقَالَ بَنُو حَبِيبٍ لَمَّا قَدَّمَ قَابِيلَ قَبِيلَ هَائِيلَ
لَمْ يَكُنْ يَكْفِيهِمْ قَبِيلُهُ فَقَتَلُوا هَائِيلَ عَلَيْهِ
الْبَلَاءُ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ وَتَوَاصَّ الْقَبِيلُ

وَأَسْقَطَهُ بِحُجْرَةِ أَخِيهِ قَائِلٌ يَطْرُقُ فَعَلِمَ
الْقَتْلَ فَعَلَّ شَلَّةً رَقِيقٌ فَعَلَّمُوهُمَا يَنْتَاهِمُ
لُحْمًا وَرَأَى مَوْضِعَ قَتْلِهِ فَقَالَ ابْنُ حَبْرٍ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَلَّ ثَرَاهُ قَتَلَ عَقِبَ جَبَلٍ
حَرَّاءَ قَتَلَ بِالْجَبْرِ فِي مَوْضِعِ الْحَجَرِ الْأَعْظَمِ
(تفسير حاذن)

فَلَمَّا أَتَاهُ أَخِيهِ مِنَ النَّامِيَيْنِ قَتَلَ لَهَا
كَانَ مِنْ الْخَيْثُ فِي الْوَرْدِ وَحَمَلَتْ عَلَى قَبْرِ سَفَا
أَوَّلَ كَرَّ عَلَى قَتْلِ لَتَعْلِيمِهِ مِنَ الْغُرَابِ
أَسْوَدَ لَوْنُهُ وَتَبَرَّ الْبُؤْسُ مِنْهُ

إِذْ دُرِيَ أَنَّهُ لَمَّا قَتَلَهُ اسْوَدَّ جَدُّهُ نَالَهُ
أَدَمَ عَلَيْهِ سَلَامٌ مِمَّنْ آخِيهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ
عَبِيدَ نِيْلٍ قَالِ بَلْ قَتَلْتَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْوَدَّ
جَدُّهُ وَتَبَرَّ أَمْسَهُ وَهُوَ كَتَبَ بَعْدَ ذَلِكَ
سَنُو كَانَتْ حُلَّتْ وَهَمَّ الْفَقْرُ مَا أَفْعَلَ كَوْنُهُ

(متناهی)

وَقَتْلَ عَرَبٍ مَعَهُ إِلَى عَذِيبَتَيْنِ أَمْرَ الْبَيْنِ
فَكَانَهُ ابْنُ بَيْسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّمَا أَكَلْتُ
النَّارَ مُدَّيَانِ هَارِيسَ لَوْنُهُ بَعْدَ النَّارِ فَاصْبِرْ
أَنْتَ وَذَلِكَ فَعَلَّ فَمِنْ أَوَّلِ مِمَّنْ أَخَذَ
الْأَمْرَ اللَّهُ فَاثْمَكَ فِي الْمَعَاصِي مِنْ شَرِّ
الْعَوْرِ وَتَبَادُةِ الْأَحْمَانِ وَالْإِنِّي وَبَيْنَ مِثْلِ
الْقَوَائِمِ عَلَى نَفْسِهِمْ اللَّهُ بِأَطْلُ مَا كُنْتُ
أَبْلَامُ قَوْمٍ سَبِيحَةَ سَلَامٍ وَنَارِ كُنْتُ مَرَّةً
الْأَفْعَالِ حَمِيمٌ قَائِلٌ أَوَّلَ يَوْمِ الْوَعْدِ

اسپر دو سرا پتھار اور قایل دیکھ کر انتھار سے قتل کرنا
سکھا دیا پس اس نے اسی طرح کیا بعض کہتے ہیں کہ
اس قایل کو سوئے وقت پتھر سے کھلا ہے۔ موضع
قتل میں افتادہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
کہ جبل نور ہے بعض کہتے ہیں عقبہ جبل حراد اور بعض
کہتے ہیں بصرہ بعد عظم کی جگہ ہے (تفسیر حاذن)

قایل اپنے بھائی کو قتل کر کے آدم ہوا کیونکہ عروہ
تک اسے حیرت ہی ایک برس اس زیادہ پہلی لاش
کندہ پر اٹھا پتھر تار پھرا دیکھتے سو من کر نکل جوڑنے
سیکھنے کے سبب اس کا رنگ کالا ہو گیا اس حضرت آدم
بیزار ہوئی کیونکہ روایت کہ جب اس کو قتل کیا تو اس کا رنگ
سیاہ ہو گیا آدم مدینہ منورہ کے بھائی کے متعلق ہے
جواب میں اس کا نام دارم تھا حضرت آدم نے فرمایا تو نے
اسے قتل کر دیا اس کی قبر گم ہو گئی جو قبر آپس میں خیر
ہو وہ اس کے لئے سو برس تک رہے اور قایل نے
جس کو اپنے بھائی کے ساتھ اس میں کیا بات ہو اس کا

بیان کیا جائے کہ قایل قتل کے بعد اقامت میں
عدن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کے پاس شیطان آیا
اور کہا بھائی کو قرمانی کو اس نے کہا کہ اسے ہرگز نہ لے
پرست تھا اسے تو بھی لیا ہی اس کے کہہ کے مطابق کیا
سبک پہلے اس نے اس کے ساتھ آتا تھا اور اسے بھی سبک
رہتی اور نہ طریقہ کہہ دیتا ہوں یا یہاں تک کہ
حضرت فرح علیہ السلام زمان میں جو قاتل میں آتے تھے
نے غزینہ کی اس شخص سے شہر کے احوال کا تعجب
ہو گا کہ قیامت کے دن قایل اور اس کی اولاد

(روثق الجالس)

وَفِي الْحَرْثِ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظَلَمَ لَهَا وَتَقْتُلُ
 قَاتِلُهَا أَيْ تَصِيبُ مَرْدَمَهَا فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ
 سَلَّ الْقَتْلَ وَكَذَلِكَ أُقْبِلَ أَوَّلُ مَنْ عَسَدَ فِي
 السَّعْوَاتِ كَانَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَوَّاهُ عَلَيْهِ
 مَا جَرَى وَتَكْفِي فِي السَّعْوَةِ لِقَاءَ قَاتِلِهَا فَهَمَّا
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ يُعْرِيهِمُ اللَّهُ تَعَالَى أَغْدَا
 قَاتِلُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَنْ يَبْقَى يَهْدِيَهُ
 النَّاسُ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ مَنِّهِ قَالَ
 بَعْضُ الْحُكَمَاءِ أَهْكَاتُ الْخَطَايَا فَلَا تَكُ الْخُذُ
 وَاجِرُ مِنَ الْكِبَرِ مَكَانَ أَهْلِهِ مِنَ إِبْرَاهِيمَ
 حَيْثُ تَنَافَرُوا مِنَ الْعَجْدَةِ فَلَمَنْ قَامَتْ
 الْيَوْمُ كَانَ أَهْلُ مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 حَيْثُ قِيلَ لَهُ الْخُذُ كُلُّهَا مَتَبَعًا لَكَ هَذِهِ
 الشَّجَرَةُ فَهَمَّ الْيَوْمُ فَأَخْرَجَ مِنْهَا وَطَاحَتْ
 فَكَانَ أَهْلُ مَنْ قِيلَ حَيْثُ قَتَلَ أَخَاهُ هَازِلُ
 فَصَارَ كَافِرًا بِسَبَبِ حَبِمْ
 وَكَذَا قَالَ الْفَقِيهَةُ أَبُو الْيَتِيمِ خَلَفَهُ لَا
 تَحَابُّ كَمْ دَعَوْهُمْ إِلَى الْحَرَامِ مَكَانَهُ
 الْغَيْبَةِ وَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ عَوْلٌ وَاحِدٌ
 لِلْمُسْلِمِينَ -

أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَتَانِي لَوْ فِي
 أَفَادَ الشَّاعِرُ لَوْ كُنِيَ هَوْنُ بَوَاقِرَةِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ يَا كَلْبُ
 وَاحِدٌ يَنْتَحِيزُ كُلَّ لِحْنَانٍ كَمَا

کے ساتھ لڑنے کا (روثق الجالس)

حدیث شریف میں ہو کہ قتل حق چلے کیا ہی ہو۔
 مگر ایک خون قابیل کی گردن پر غزوہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے
 اس نے خون کا طریقہ نکالا اور اس طرح بعض نے کہا ہے
 کہ سب سے پہلا حاسد انسان میں شیطان ہے اس پر اس
 سبب لعنت ہوئی اور زمین پر قابیل قاتل دونوں
 کے حال سے عبرت کافی ہے حضور علیہ السلام فرمایا
 خدا تعالیٰ انکی نعمتوں کے لئے دشمن پر غصہ کیا وہ
 کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا جو کہ قتل کسی کے علیہ ہو تو
 اس سے حد کھینچ کر پھانسی لگا کر قتل کر دینا ہوں کی زمین
 پر جنوں میں محمد مصطفیٰ شہید کی ابتدا و شہادت ہے
 ہوئی کہ اس نے شہید کی وجہ سے انکار کیا اس کو شہادت
 ہوا لیکن مصطفیٰ کی اصل آدم علیہ السلام ہے جبکہ
 انہیں کہا گیا کہ تمام جنت میں سے جو شخص ہے مگر
 وہ خدا لیکن بوجہ مصطفیٰ کو نہ کہا گیا۔ اور
 بہشت سے نکلے گئے لیکن محمد کی ابتدا و قابیل
 ہے کہ اس نے بائبل کو قتل کیا یہی سبب قتل ہو گیا
 یہ سبب ابو الیثقیہ کہہ رہے ہیں کہ میں شخصوں کی
 دعا میں قتل ہوتی ہے حرام خور غیبت کرنے
 والا۔ اور جس کے دل میں مسلمانوں کا کینہ
 یا حسد ہو۔

جانتا چاہیے کہ ماسکے اے مصطفیٰ کی قبر میں
 اول طاعت کا فعل ہے ہونا کیونکہ اوپر ہے رضی اللہ
 سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمایا حسد
 ہے جو کینہ کہ کسی کو اس طرح کہا جاتا ہے جیسا کہ

تَاكُلُ الْبَاقِيَ الرَّحْمَةُ الْعَطَاءُ وَيُؤَدِّيهِ الْكَفَرُ
وَالْثَّانِيَةُ الْإِقْضَاءُ إِلَى فَعْلِ الْقَائِمَةِ الْحَاكِمِ
لَا يَحْكُمُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَالْكَذِبُ فِي السَّبِّ وَ
وَالسَّمَاتِ رِعَادَةٌ (طبرانی)
عَنْ هَمْرَةَ ابْنِ تَغْلِبَةَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ
النَّاسُ يَجْلِسُونَ مَا لَمْ يَخْلُفُوا النَّاسَ الْكَافِرِينَ
الشَّفَاعَةُ (طبرانی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دُونََ مُحَمَّدٍ وَ
دُونِ مُحَمَّدٍ لَا أَنَا مِنْهُمْ لَمْ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ أَنْ يَتَّقُوا
بَعْثَاتًا وَأَهْمًا مُبِينًا وَالْوَابِعَةُ دُخُولُ
النَّارِ (دیبلی)

عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَهِدَ خُلُوقَ
النَّارِ فَكَرَّ الْحُجَابَ لِحُجَّةٍ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ
مَنْ قَالَ لَا مَرَأَةَ يَلْجُؤُ إِلَى الْعَرَبِ بِالْعَصْبِيَّةِ
وَاللَّعَائِنِ بِالْأَكْبَرِ وَالْغَنَاءُ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَالْأَهْلُ
لِوَسَائِقِ الْبَغْيِ وَالْأَهْلُ بِالْحَسَدِ وَ
الْأَهْلُ بِالْإِقْضَاءِ إِلَى الْأَصْرَارِ الْغَوِيَّةِ فَلَمَّا
أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْإِسْعَادَةِ مِنْ شَرِّ الْحَاسِدِ
لَمْ يَأْتُوا بِالْإِسْعَادَةِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
الَّذِي هَبَّ قَالَ وَبِشَرِّ مَا سَبَّحَ وَآمَنَ
وَقَالَ آمَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَقْبَلُوا عَلَى

لکھی بالکھاس خُلق کا وہ کفر تک پہنچا تب سے (دوم)
حسد کے بڑے کاموں کی طرف مفسی ہو گئے ہیں
کہ حاسدیت جھوٹ کالی اور دوسروں کی بڑائی سے
عادتا نہیں بچ سکتا (طبرانی)
صنوبریں شعلہ کہتے ہیں۔ لوگ جیتا حسد کر گئے
بھی ملتے ہیں (گر سوم) حاسد شفاعت
سے محروم رہے گا۔ (طبرانی)

عبداللہ بن بشر بن ابی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں نے آپ پر فرمایا حاسد خلیج۔ کاہن کا مجھ سے
کسی قسم کا ملاقات نہیں پھر کتنے آیت شریف پر بھی
یعنی وہ لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں کو بے رحم
ایمانیت میں اور ایمان اور صبر گناہ اپنے ذمے
لیتے ہیں (چہارم) دوزخ میں پڑنا
(دیبلی)

ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھے طرح کو آج
طرح کی انصاف کے باعث اس پر دو رخ میں جائیں گے
وہ من کی یادہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا حاکم ظلم کے
کے سبب عرب بجا تو مکی جماعت ہوا شاہ و زمیندار
کلمہ کے باعث باہر خیانت کے سبب گنوار جل کے
باعث علماء حسد کے باعث (ختم) اور وہ کفر و تہذیب
ان دونوں کے حاکم شیطان کی شر سے پناہ مانگے
حکم کیلئے بی طرح حاکم کی شر سے جیسا کہ فرمایا
وہ من کی یادہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا حاکم ظلم کے

صنوبریں شعلہ کہتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا حاکم ظلم کے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ
 أَنَّكَ قَالَ لَهُمْ صُومُوا خَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ
 اسْأَلُوا اللَّهَ مَا نَشَاءُ ثُمَّ يَعْطِكُمْ فَصَا مُمْ
 فَلَمَّا أَفْرَعُوا قَالُوا لَوْلَا عَلِمْتُ لِأَحَدٍ نَبِيًّا
 لَا طَعْمًا سَأَلُوا اللَّهَ تَعَالَى الْمَائِدَةَ فَخَبَلَنَ
 لِلْمَلَائِكَةِ مَائِدَةً يَحْمِلُونَهَا عَلَيْهَا سَبْعَةُ
 أَرْغِفَةٍ وَسَبْعَةُ أَحْوَاتٍ حَتَّى وَضَعَتْهَا
 بَيْنَ آدَمَ وَكَأَكَلَ مِنْهَا الْخَوَارِثُ كَمَا كَلَّكَ
 أَوَّلَهُمْ وَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ مَسْكُوسَةً لَطُورُهَا
 الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَلَيْهَا كَلَامُ
 الطَّعَامِ إِلَّا الْحَمِيمُ -

وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ عَلَيْهَا ثَمَرٌ مِنْ أَشْجَارِ
 الْجَنَّةِ تَقُولُ عَطِيَّةُ الْعَوْفِيِّ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ
 مَسْكُوسَةً فِيهَا حَمِيمٌ كُلُّ شَيْءٍ وَخُتِفَ فِي أَنْ
 عَيْنُهُ عَيْنُ السَّلَامِ سَأَلَ لَمَّا نَدَى نَفْسُهُمْ أَفْطَرَهَا
 يَقُومُهُ فَإِنْ كَانَ أَضَافَهَا إِلَى نَفْسِهِ فِي الظَّاهِرِ
 وَلَكِنْ كَلَامًا يَحْتَمِلُ طَلَبَ مَعْرِزُولِهَا (مشاورہ)
 غَضَّةٌ عَجِيبَةٌ يَا أَيُّهَا الْأَنْوَارُ سَأَلَ قَوْمٌ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ
 أَنَّكَ قَالَ لَهُمْ صُومُوا خَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ
 اسْأَلُوا اللَّهَ مَا نَشَاءُ ثُمَّ يَعْطِكُمْ فَصَا مُمْ
 فَلَمَّا أَفْرَعُوا قَالُوا لَوْلَا عَلِمْتُ لِأَحَدٍ نَبِيًّا
 لَا طَعْمًا سَأَلُوا اللَّهَ تَعَالَى الْمَائِدَةَ فَخَبَلَنَ
 لِلْمَلَائِكَةِ مَائِدَةً يَحْمِلُونَهَا عَلَيْهَا سَبْعَةُ
 أَرْغِفَةٍ وَسَبْعَةُ أَحْوَاتٍ حَتَّى وَضَعَتْهَا
 بَيْنَ آدَمَ وَكَأَكَلَ مِنْهَا الْخَوَارِثُ كَمَا كَلَّكَ
 أَوَّلَهُمْ وَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ مَسْكُوسَةً لَطُورُهَا
 الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَلَيْهَا كَلَامُ
 الطَّعَامِ إِلَّا الْحَمِيمُ -

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ
 السلام نے کہا میں روزے رکھوں پھر چوچا ہوا اللہ
 سے طلب کرو دیکھئے جاؤ گے جب وہ درویش
 کر چکے تو کہا اگر تم کسی کا کام کرتے تو وہ کھانا
 کھاتا اس لئے اللہ تعالیٰ سے مائدہ طلب کیا۔
 پس فرشتے مائدہ اٹھائے ہوئے آئے کہ ہمیں روٹیاں
 اور سات پھلیاں بغیر جب یہ ان کے آگے رکھا
 گیا تو سب خوب کھایا اور کھانا باقی رہ گیا
 کعب کا قول ہو کہ اس خان کو فرشتے اونٹ لائے ہوئے
 اور زمین و آسمان کے درمیان اڑتے نظر آتے تھے
 اس میں سوائے گوشت کے ہر طرح کا کھانا تھا
 قنادہ کہتے ہیں کہ یہ جنت کے پہلے پہل تھے عیسیٰ
 عوفی کا قول ہے کہ آسمان سے پھیل اتاری کہ جہیں ہر
 طرح کا گوشت تھا۔ اس میں اختلاف ہے کہ عیسیٰ علیہ
 السلام نے مائدہ اپنے لئے طلب کیا تھا یا اپنی طرف
 مضان کر کے اپنی قوم کے لئے طلب کیا تھا آیت
 میں طلب نزول کے متعلق دو احتمال ہیں نیشاپوری
 رحمہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 سے کہا اطلب کیا تو روزہ رکھنے کے بعد شادی
 رخصت اور منفرات طلب کیا کرو۔

عید کا نام اس لئے عید رکھا گیا ہے کہ روزہ سال میں
 دو دفعہ لوٹتی ہے اسی لئے ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا اب
 لوگ رمضان شریف کے روزے لکھ کر عید گاہ کی طرف
 نکلتے ہیں تو خدا تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے

يَا مَدَنِيَّةُ إِنَّ كُلَّ سَائِلٍ يُطْلَبُ أَجْرُهُ وَعِبَادُ
الَّذِينَ صَامُوا لَهُمْ هُمْ وَرَجُوا إِلَىٰ عِبَادِهِمْ
يُطْلَبُونَ أَجُورَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَالَّذِينَ قَدْ عَفَرُوا
فَمَنْ يَكُنْ أَدَى الْمَكَارِي يَا مَدَنِيَّةُ فَكُلُّ رَجُلٍ رَجَعُوا إِلَىٰ
مَتَارِكِهِمْ فَقَدْ بَدَلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ بِحَسَنَاتِنَا
فَمَنْ لِلَّهِ تَعَالَىٰ تَعَالَىٰ أَنْ تَقُولَ عَلَيْهِمْ إِنْ كَانُوا
يَوْمَ الْفُطْرِ وَخُورَجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَعْرِضِ الرَّحْمَةِ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِكَيْفَ أَدَىٰ إِلَى حُمْلِهِمْ وَلِي
أَفْطَرْتُمْ وَلِي صَلَّيْتُمْ فَفَرُّوا مَوْعُودًا
لَكُمْ مَا نَقَدْتُمْ مِنْهُ نِيَّتُكُمْ وَمَا تَخَوُّوا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْهَدُ أَجْيَوْمِ
الْفُطْرِ فِي الصَّلَاةِ وَاعْمَادِ النُّجُودِ وَالْبِرِّ
مِنَ الصَّلَاةِ وَالزُّكُوفِ وَالْكَثْرِ وَالنَّيِّبِ وَ
التَّكْبِيلِ فَإِنَّهُ أَجْيَوْمِ الَّذِي يَقْفِرُ اللَّهُ فَيُفَرِّقُ
ذُنُوبَكُمْ وَيَسْتَجِبُ دَعَاءَكُمْ وَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ
بِالْحُسْنِ وَالْمَعْفَى -

میرے فرشتہ ہر عامل اپنے کام کی اجر و طلب
کرتا ہے میرے روزہ دار ہر گناہ کی طرف اپنی مزدوری
لے کر جاتے ہیں۔ گواہ رہو میں نے سب کو بخش دیا پھر
ایک مذکر نے والا بولیکا کہنے امت محمدی اپنے
اپنے مکانوں کی طرف واپس جاؤ بفضلہ تعالیٰ تمہارے
گناہ نیکوں کے برائے گناہ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا جب لوگ عید کیدن عیدہ کی طرف
نکلے ہیں اور اپنے پروردگار کو سجدہ کرنے میں امدت
فرماتا ہے بندہ تم نے میرے لئے روزہ رکھے اور میرے
لئے افطار کئے اور میرے لئے نماز پڑھی یا پھوڑا ہوا تمہارے
سپے اور کچے گناہ بخش دیتے گئے حضور علیہ السلام نے
فرمایا ایک صفہ دینے اور نیک اعمال کرنے مثلاً نماز
کوکہ ادا کرنے اور بیچ و بیل کرنے میں زیادہ کوشش
کرو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش کر دیتا ہے
اور دعا کو قبول کیا کرتا ہے اور تم کو رحمت اور نصرت
کی نظر سے دیکھتا ہے۔

وہ بے مہربانی کہتے ہیں عید کے دن شیطان غیاک
ہوتا ہے اس لئے تمام شیاطین بیچم جمع ہو کر کہتے ہیں
اے سردار زمین آسمان ہر کوئی چھپے چھپتے غضبناک
کر کہا ہوتا ہے تم نے روزہ ریزہ کریں کیسکا شہتہ تم پر
کراچ پروردگار نے امت محمدیہ کی تمام گناہ بخش کر دیئے
پیرانہ جو کہ تمہیں ناجائز لذتوں اور شرابخوری وغیرہ میں
کرو تا کہ خدا انہیں ناراض ہو اور عذاب میں مبتلا کر دے (زیادہ)

قَالَ هَبَانُ مِنْهُ يَحْزَنُ إِلَيْهِ فِي كُلِّ
يَوْمٍ فَيُحْيِيهِمْ عِيدًا لَا يَأْسَهُ دَقُّو لَوْنُ
يَا سَيِّدَ زَاوَنَ أَصْحَابَكَ مِنْ الْمَكَارِي وَالْكَارِيْنَ
حَقِّ قَاتِرًا يَكْفُرُ لَا وَلِيَّكَ اللَّهُ عَفْرُهُ
الْأَكْثَرُ فِي هَذَا الْيَوْمِ تَعْلِيْمُكُمْ أَنْ تَسْتَلُوا هُمْ
بِاللَّذَاتِ الْخَطَرَاتِ وَشَرْبِ الْخَمْرِ حَتَّى
يَغْفِرَهُمُ اللَّهُ فَيُعْطِيَهُمْ رِكَافًا فِي الدُّنْيَا

ایک نیکی سے دس گنا تو اب ملنا

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَانٍ لَهَا وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَهُ جُزْءٌ آخَرٌ مِثْلُهُ كَمَا هُمْ كَاطِفُونَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ
كَوَيَامِ الذِّكْرِ كُلِّهِ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى
فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَانٍ لَكَ السَّيِّئَةُ فَكَذَلِكَ يَأْتِي وَشَرُّهُ
يَوْمًا وَصَوْمُ رَمَضَانَ ثَلَاثُونَ يَوْمًا وَهُوَ يَوْمٌ
ثَلَاثٌ وَالْيَوْمُ يَوْمٌ مُبَكَّرٌ سِتُّونَ يَوْمًا فَإِنْ صَامَ
سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ هُوَ تَقْدِيرُ سِتِّينَ نَفْعًا كَمَنْ
السَّيِّئَةُ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ
كَانَ كَيَوْمِ الذِّكْرِ كُلِّهِ -

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
خَلَقَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ فِي سِتِّينَ آيَاتٍ مِنْ
فَمَنْ صَامَ ذَلِكَ الْمَسْتَدَ بِكَتَبُ اللَّهُ لَهُ
لَهُ يَجِدُ كُلَّ خَيْرٍ مِنْ خَلْقِهِ حَتَّى يَكُونُوا
عَنْ سِتِّينَ وَيُزَوِّجُهُ دَرَجَاتٍ قَالَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ لِبَيْتِ شِمَاةٍ عَصْرًا كُلَّ
عَصْرٍ مِنْ أَعْمَاءِ الْفَنِّ عَمَّا عَلَى الْقَلْبِ
فَإِنَّ مَوْضِعَ الْمَعْرِفَةِ فَمَنْ صَامَ هَذِهِ الْمَسْتَدَ
هُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ سِتُّونَ لَمْ يَكُنْ كَشْرٍ مِنَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ - (درۃ الواعظین)
فِي مَنْ عَمَّرَ شَجَرَةً رَجَا لِمُرَاتِهَا لِيُسْقِيَهُ
عِنْدَ زَمَانِهَا سِتًّا كَمَا لَمْ يَكُنْ شَجَرَةً أَوْ نَاقَةً

جو ایک نیکو کرے گی اسے ایک بے دس نیکیاں ملے گی اور
جو بدی کرے گی وہ اتنا ہی بر لا دیا جائیگا اور کسی ظلم نہ کرے
ابوہریرہؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ
الصلوة والسلام نے فرمایا کہ جس نے رمضان شریف کے
تمام روزے رکھے اور پھر شوال بھی چھ روزے رکھے تو اس کا مہینہ
یہ دیکھنے سے اور یہی معنی میں خدا تعالیٰ کے قول کے سن
جاء بالחסنة الا کوئی نہ برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور
رمضان شریف کے روزے تیس ہوتے ہیں اور وہ تین دن کے
برابر ہوتے ہیں باقی ساٹھ دن ہر گز چھ شوال کے رکھ
لئے گئے تو وہ ساٹھ کے برابر ہوں سال برابر ہو گیا
اور یہی معنی میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودہ
کے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد چھ شوال کے
گواہ اس نے اس نے ہمیشہ روزے رکھے -

حضور علیہ الصلوۃ والسلام مروی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ
نے آسمان اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا جس کے
چھ روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تمام مخلوق کے برابر
نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے گناہ مٹا کر دیتا ہے اور
روحانیت لکھتا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام
فرمایا میں نے چھ سو عضو موتے ہیں ہر عضو پر ہزار
غم ہوتا ہے ہر فرد غم سے خالی ہوتا ہے کیونکہ وہ معرفت
کا مقام ہے فوال کے چھ روزے رکھنے والے پر ہزار اعلیٰ
مرتب کی سختیاں اس طرح آسان کرے گا جیسے کہ پانی
سرد پانی پی لیتا ہے (درۃ الواعظین)

کہا گیا ہے کہ جو پھل کی امید پر درخت ہوتا ہے تو وہ وقت پر
پانی دیتا ہے اس وقت کہ چاہیے مگر اسے پھر کا بنر ہوتا

قَدْ احْفَظْتُ وَمَضَى مَدَّةٌ لَمْ اصْبَاهَا خَرُّ
الْتَمِمْ جَفَّتْ لَوْدَا عَمِلَ لَهَا لَمْ تَمْسُكْ وَادَا
لَمْ تَحْكَمْ وَادَا قَبْلَ رَا دَتْ عِلْمَ اَنْهَا تَمْسُكْ
كَذَلِكَ حَالُ الْعَبْدِ فِي مَسْئَلَانِ يُرَاجِعُ إِلَى الصُّومِ
وَالصَّلَاةِ وَالْخَيْرَاتِ رَجَاءً لِقَبُولِهَا بِبُرْكَه
وَمَضَانٍ وَعَلَامَةٌ بِبُورِهَا أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ
بَعْدَ مَضَانٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَالْعِيَادَاتِ

(حیات القلوب)

عَنْ سَفِيَانَ الثَّوْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
كُنْتُ بِمَكَّةَ فَذَكَتُ رِيثِي فَكَانَ رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِ مَكَّةَ يَخْدُمُنِي إِلَى الْبَيْتِ كُلَّ يَوْمٍ
عِنْدَ الظُّهْرِ وَيَطْوِي بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيُ ثُمَّ
يُكَبِّرُ عَلَيَّ وَيُؤَدِّعُ حَتَّى أَقْتُبَ بِهِ رَأْسِي
فَمَرَّ يَوْمَ مَا وَدَّ عَالِيٌّ وَقَالَ لِي إِذَا مِثُّ
فَالْهَيْسِي بِمَنْفِكَ وَصَلَّى عَلَيَّ وَادْفِيقْ وَلَا
تَأْخُذْ كَيْفَ فِي ذَلِكَ الْيَمْلَةَ فَوَيْدِي فِي قَبْرِ عَدِيَّةَ
الْوَحِيدِ عِنْدَ حَيْثُ سَوَّالُ الْمُتَكَبِّرِ وَنَكِيرِ
فَقَمَنْتُ لَهُ فَلَمَّا فَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي بِهِ وَبِثُّ
عِنْدَ قَابِوٍ فَكُنْتُ بَيْنَ النَّوْمِ وَالْإِبْطَالَةِ إِذْ
سَمِعْتُ مُرَادِيًا يَقُولُ يَا سَفِيَانَ قَدْ رَجَعْتَ لِي
إِلَى الْوَحِيدِ فَتَمَيَّزْتُ لِي بِمَاذَا أَقَالَ الْوَحِيدُ
رَمْسَانٍ وَأَتْبَاعِي سَتَا مِنْ الشَّوَالِ نَسْتَهْضِئُ
فَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا فَتَوَضَّعْتُ وَصَلَّيْتُ حَتَّى أَتَيْتُ
ثُمَّ رَأَيْتُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ مِنْ
الْحَرَمِ كَالْبَيْنِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَانْصَرَفْتُ

ہے لکھنوی کے بعد عمارت سورج سے اسکے تھے سوکھ
گئے تو معلوم ہوا مال ہے کہ ابھی اچھی طرح نہیں گڑا کر دیا
تھے نہ سوکھو بلکہ ابھی بڑھ چلاؤ تو معلوم ہوا کہ خوب
جو گیا ہے یہی حال ہے رمضان میں اس شخص کو جو روزے
رکھتا رہا زاد کرتا اور خیرات کرتا ہے اس میں یہ کہ رمضان
میں ایک برکت سے قبول ہونے ان کے مقبول ہونے کی علامت
یہ ہے کہ بندہ رمضان کے بعد ہی عبادت عباد میں مصروف
ہے

(حیات القلوب)

سَفِيَانَ ثَوْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ يَوْمَ كُنْتُ بِمَكَّةَ
مِنْ قَبْلِ مَالِ الْبَيْتِ كُنْتُ بِمَكَّةَ فَذَكَتُ رِيثِي
فَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَخْدُمُنِي إِلَى الْبَيْتِ كُلَّ يَوْمٍ
عِنْدَ الظُّهْرِ وَيَطْوِي بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيُ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَيَّ
وَيُؤَدِّعُ حَتَّى أَقْتُبَ بِهِ رَأْسِي فَمَرَّ يَوْمَ مَا وَدَّ عَالِيٌّ
وَقَالَ لِي إِذَا مِثُّ فَالْهَيْسِي بِمَنْفِكَ وَصَلَّى عَلَيَّ وَادْفِيقْ
وَلَا تَأْخُذْ كَيْفَ فِي ذَلِكَ الْيَمْلَةَ فَوَيْدِي فِي قَبْرِ عَدِيَّةَ
الْوَحِيدِ عِنْدَ حَيْثُ سَوَّالُ الْمُتَكَبِّرِ وَنَكِيرِ فَاقَمَنْتُ لَهُ
فَلَمَّا فَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي بِهِ وَبِثُّ عِنْدَ قَابِوٍ فَكُنْتُ
بَيْنَ النَّوْمِ وَالْإِبْطَالَةِ إِذْ سَمِعْتُ مُرَادِيًا يَقُولُ
يَا سَفِيَانَ قَدْ رَجَعْتَ لِي إِلَى الْوَحِيدِ فَتَمَيَّزْتُ لِي
بِمَاذَا أَقَالَ الْوَحِيدُ رَمْسَانٍ وَأَتْبَاعِي سَتَا مِنْ الشَّوَالِ
نَسْتَهْضِئُ فَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا فَتَوَضَّعْتُ وَصَلَّيْتُ حَتَّى
أَتَيْتُ ثُمَّ رَأَيْتُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ مِنْ
الْحَرَمِ كَالْبَيْنِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَانْصَرَفْتُ

مِنْ غَيْبِ قَوْمِهِ وَأَنَا قَوْلُ الْإِلَهِ وَوَقْفِي لِمِصْبَا
رَمَضَانَ وَأَتْلُوهُ بِمِثْقَلِ شَوَالٍ فَوَقَّفَنِي اللَّهُ
لِكَبِيرِ الْإِتِّحَالِ - (بدراند در)

عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ جَدِّهِ النَّبِيِّ عَنْهُمَا رَضِيَ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
كَاتِبًا يَحْمِلُ الْبَطْنَ إِذْ كَانَ مِنْ كَرَمٍ مِنَ الْقَوْمِ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ يَكُونُ مِنْ حَرْبٍ مِنْ الْقَوْمِ
فَقَامُوا إِجْمَاعًا وَاجْتِمَاعًا أَنْ يَقُومُوا بِشَأْنِ
الشَّوَالِ وَهَذَا أَكَانَ شَعْبِي يَقُولُ صَوْمُ
يَوْمٍ بَعْدَ رَمَضَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَوْمِ
الدَّهْرِ كُلِّهِ (منادی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ لَمَّا شَرَعُوا فِي
الصَّوْمِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَنَّ النَّفْسَ رُبَّمَا
أَهْلَتْ نَفْسَهَا عَلَى الشَّوَاظِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ
وَحَصَلَ لَهَا فِيهِ شَوْءٌ مِنَ الْعَقْلِ وَالْجَبَلِ
فَكَانَتْ هَذِهِ السَّنَةُ كَأَنَّهَا جَوَاهِرُهَا انْقَرَضَ
مِنْ أَكْثَرِ مَا تَحَلَّلَ فِي صَوْمِ رَمَضَانَ كَالشَّيْءِ
الَّذِي بَعْدَ الْفَرَقِ بَيْنَ الْجَمْعِ وَالْفُرْقِ كَيْفَ يَكُونُ
أَلْهَامُ الْمَلِيَّةِ وَقَدْ تَلَّ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ
الْحَقِيقِينَ وَذَكَرُوا الْوَاصِلِينَ الْأَقْصَلُ
أَنْ يَكُونَ صِيَامُ السَّنَةِ فَنُتَوَلَّى غَيْرَ
مُتَفَرِّقٍ لَكَ التَّوَلَّى أَفْرَبُ فِي جَدِّهِ
الْبَاطِنِ مِنَ التَّفَرُّقِ لَكَ أَقَالَ سَيِّدِي
عَلَى أَدَاةِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ يَنْبَغِي فِي صَوْمِ
هَذِهِ السَّنَةِ مَا يَنْبَغِي فِي صَوْمِ رَمَضَانَ

دائیں آیا اور میں آتا تھا الہی مجھے رمضان شریف اور
شوال کے چھ روزوں کی توفیق سے پس خدا تعالیٰ بلند
بڑے مرتبہ والے نے مجھے توفیق دی (زید الدردر)

ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا رمضان کے بعد روزہ
رکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ پہلے کے نہیں جلد میں پھر وہیں
آیوہ الایمن جو رمضان کے روزوں سے فرخ ہو کر پھر روزہ رکھو
لگے تو ایسا جگہ جیسا ان سے کہا کہ پھر وہیں کیا اس
شوال کے چھ روزے ماہ میں اسے شعبی ۷ فرماتے
ہیں رمضان شریف کے بعد ایک روزہ رکھنا میرے
نزدیک تمام عمر کے روزوں میں ہے (منادی)

عبداللہ بن مرثدہ ہیں ان روزوں کی شریعت
کا سبب یہ کہ عید کوں نفس و غاشات کی طرف
پورا متوجہ ہو جاتا ہے اور کچھ عفت کا پردہ
بڑھ جاتا ہے

یہ سنو کہ پھر روزہ بطور جمعہ رمضان شریف
کے روزوں کے خصل کا ازالہ کرے خواہے میں سے
سنتیں فنون کے بعد یا سب سے پہلے اور یہ روزے
پے پے ہوتے ہیں۔ بعض علماء و محققین اور
جماعت و ملیں نے کہا ہے فصل یہ ہے کہ روزے
پے پے ہوں متفرق نہ ہوں۔ کیونکہ پے در
پے روزے رکھنے صفائی باطن کے لئے متفرق
رکھنے سے بہتر ہیں اس لئے پہلے سردار علی زادہ
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان چھ روزوں میں وہی
احتیاط چاہیے جو رمضان شریف کے روزوں میں

بَلِّغْهُ أَتَدْرِي مِنْهُ لَمْ يَهْجُوا هِرَافَ الْكَلَامِ فِي
أَفْضَلِيَّةٍ فَإِنْ قَرَفَهَا أَوْ أَخْرَجَهَا عَنْ كَوَائِلِ
الشَّهِرِ حَصَلَتْ لَهُ فَضِيلَةُ الْوَتْبَارِجِ رَسَمَ
عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنْزَلَ الْقَالَ
عَلَيْهِمَا لَمْ يَمْنُ صَامٌ وَمَحْمَدٌ ثُمَّ اتَّبَعَهُ
سِتْرًا مِنْ شَوَالِ حَرَجٍ مَرَّةً ثُمَّ بَعَثَ بِهِمَا مَدِينَةَ
أُمِّهِ
وَكُنْ فِي التَّوْغِيبِ وَالْمَرْهَبِ
عَنْ كَيْبٍ لَأَخْبَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْهُ قَالَ
مَرُوضٌ فَأُطِمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى
مَنْزِلِهِمَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ مَا يُرِيدُ وَلَيْكَ مِنْ
حَسَنَاتِ اللَّهِ إِنَّا فَقَلْتُ يَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَتَمْنَى رَمَانًا فَتَفَكَّرَ سَلَحَتْ لَنَا مَا
كَانَ مَعَهُ فَتَنَى ثُمَّ قَامَ وَذَهَبَ إِلَى الشُّوْنِ
وَأَسْتَفْوَضَ دُهُمَا وَاشْتَرَى بِهِ قَانَةَ فَجَمَعَ
إِلَيْهَا قَوْلًا يَخْصَمُ أَوْ يَضَامُ طَرَفًا عَلَى قَائِدَةِ
الْمَكْرُوقِ فَوَقَفَتْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ
لَهُ مَا يُرِيدُ فَلْيَكْ يَا بَنِيَّ فَقَالَ بِيَعْلَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ خَمْسَةَ أَيَّامٍ هُنَا وَأَنَا مَطْرُوحٌ
وَمَوَّ النَّاسِ عَلَى وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى لَمْ يَرِدْ
فَلْيَبِيَّ مَا نَأْتَفَكُرُ فِي نَفْسِ سَاعَةٍ فَقَالَ النَّسِيبُ
اشْتَرَيْتَ رَمَانًا وَاحِدَةً لِأَجَلٍ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَإِنْ تَعَيَّنَتْ هَاهُنَا السَّائِلُ
بَتَيْتَ فَاطِمَةُ مَحْرُومَةٌ وَإِنْ لَمْ أُعْطِ
خَالَفَتْ قَوْلَهُ لَعَالَى وَأَمَّا السَّائِلُ
فَلَا تَهْزُوا النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَلَا

ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ روزے جبر نقمان
کے لوہے جو کلام فضیلت میں ہو اگر انہیں متفق نہ کیے
رکھایا یا وسط یا غیر شوال میں کہا تو فضیلت اس طرح ملے گی
ابن عمر رضی اللہ عنہما سموزی ہوا حصو علیہ صلوۃ
والسلام نے فرمایا جس رمضان شریف کے روزے
کے پھر اس کے بعد چھ شوال کے روزے کا ہوا اس طرح سے
ہی ہوا جیسا کہ اب پیدا ہوا ہے (ترغیب مہیب)
کعبہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا یہاں ہوئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف
لائے اور کہا کہ فاطمہ دنیا کی چیزوں میں سے تمہارا
کس چیز کو دل چاہتا ہے انہوں نے کہا۔ انار کو حضرت
علی رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر تک فکر ہے کیونکہ ان کے پاس کچھ
نہ تھا پھر باز رہیں گے اور ایک سو سو دینار لیکر انار
خریدار اور اس تشریف لائے پس آپ نے
ایک مریض شخص کو سونے میں پڑا ہوا پایا آپ وہیں
بٹھرتے اور کہا اس شخص تمہاری طبیعت کس شے
کو چاہتی ہے اس نے کہا مجھے یہاں پڑے ہوئے
پانچ دن گذر گئے یہ لوگ اتے جاتے ہیں مگر میری
طرف کسی نے توجہ نہیں کی میرا دل انار کو چاہتا ہے
تو بڑی دیر تک آپ فکر ہے اور دل میں کہا میں نے
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہی انار خریدار تھا اگر میں
اس سائل کو دیدوں تو فاطمہ محروم رہتی ہے اور اگر
اسے نہ دوں تو خدا تعالیٰ کے فرمان کی نافرمانی ہوتی جو
یعنی سائل کو دے دوں۔ اور نبی علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا ہے سائل کو دو

تَوَدَّ السَّائِلِينَ وَتَوَكَّلَ عَلَىٰ خُرُوسٍ وَكَسَّرَ
 الْإِمَامَانَةَ وَأَكْبَحَ النَّجْمَ فَمَوُفَىٰ فِي السَّاعَةِ
 وَأَوْفَيْتَ فَالْمَرْءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَاءَ عَلَىٰ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ مَخْجِي فَلَمَّا رَأَتْهُ فَاطَمَتْهُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَمَّتْ الْيَهُودَ وَمَنْتُهُ إِلَىٰ مَدْرَهَا
 فَقَالَتْ أَمَا أَنْتَ مَعْمُومٌ كَوَعْدَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَجَلَّ لِإِنَّا كَمَا أَطَعْتَ ذَلِكَ الْفَيْحَمَ الْإِسْمَانَةَ
 زَالَ عَنْ قَلْبِي أَهْلَاءُ الْإِسْلَامِ فَفَرَحَ عَلَىٰ بَيْتِهَا
 فَأَوْفَىٰ بِحُجَّتِمْ فَفَرَحَ الْبَابُ عَلَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 مِنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا سَلَمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَرَحَ
 الْبَابُ فَقَامَ عَلَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَامَ الْبَابُ ذَكَرَ
 سَلَمَانَ الْفَارِسِيَّ فَبَيَّهَ طَبَقَ مَطْطَرًا سَعَةً
 مِنْ دَوَابِّ كَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَلَىٰ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ مَنْ هَذَا يَا سَلَمَانُ رَضِيَ فَقَالَ مَنْ
 اللَّهُ إِلَىٰ الرَّسُولِ وَمِنْ الرَّسُولِ إِلَيْكَ فَكَسَفَتْ
 الْغُطَاءُ فَكَذَّافِيهِ تَسْعُ دُمَانًا بَاقٍ فَقَالَ بَا
 سَلَمَانُ رَضِيَ لَوْ كَانَ خَدَّيْكَ لَكَانَ عَيْنُ الْفُلُوبِ
 تَعَالَىٰ مِنْ جَلَدٍ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَمْرُ أَمَّا إِلَيَّا
 فَفَضَحَكَ مَلَكٌ رَضِيَ وَأَخْرَجَ دُمَانًا تَسْرُكِيَةً
 فَوَضَعَهَا فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ رَضِيَ وَاللَّهِ
 كَانَتْ عَشْرًا وَلَكِنْ أَرَدْتُ بِذَلِكَ
 أَنْ أَجْزِيكَ (روضۃ المتقين)
 وَالْحِكْمَةُ فِي تَقَاعُفِ حَتَابِ
 هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثَةٌ أَشْيَاءُ
 أَحَدُهَا أَنْ تُكَانَ

نکر و اگرچہ وہ کھوڑے پر ہی سوار ہو چنانچہ آپ نے
 انار نور گرس تیار کر کھلایا وہ بیوقوف اچھا ہو گیا
 اور حضرت فاطمہ بھی اچھی ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ
 عنہ شرف پانے ہوئے کھر تشریف لائے حضرت خاندانِ نبوتی
 کھڑی ہو گئیں اور اٹھارہ محبت کے بعد فرمایا آپ یوں تم گئیں
 ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت و عطا کی قسم اور صرف آپ اس
 بیار کو انار کھلایا اور میری دل سے اس کی خوش حالی رہی
 اتنے میں ایک شخص دوا دے کھٹکھا یا حضرت علی رضی اللہ
 عنہ اللہ عنہ نے فرمایا تو کون ہے اس نے کہا میں سلمان
 فارسی ہوں دوا دے کھوڑے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ
 اٹھ کر دوا دے کھوڑا اور دیکھا کہ سلمان فارسی کے ہاتھ
 میں کپڑے سے ڈھکا ہو طبق ہوا انہوں نے طبق حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ
 نے پوچھا یہ کرنے دیئے ہیں سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ
 اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجے اور
 انہوں نے آپ کو بھیجے ہیں پڑا اٹھا کر دیکھا تو ناراض تھے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان اگر میری
 طرف ہوتے تو ضرور دے دیتا کہ یہ پروردگار کا فرمان ہے
 ایک نیکی کرنا ہو دس ملتی ہیں سلمان نے اس پر استغاثہ
 سوار نکال کر طبق میں کھدیا اور کمال علی شہزاد اس
 ہی تھے لیکن میں نے امتحان کی خاطر ایک چھپا لیا
 تھا۔ (روضۃ المتقين)

اور اس امت کی نیکیاں بٹھانے
 میں ہیں (۱۰) حکمتیں ہیں (اول) سابقہ
 امتوں کی

أَعْمَارُ الْأُمَمِ لِمَا حَبِيزَ طَوْلِيَّةٌ وَطَاعَتُهُمْ كَثِيرٌ
وَأَعْمَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَصِيرَةٌ ذَكَرَتْ
طَاعَتَهُمْ قَلِيلَةً فَقَضَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ
عَلَى الْأُمَمِ الشَّاقَّةِ بِنُفُوضِ الْأَعْمَالِ وَ
تَفْضِيلِ الْأَوْفَاتِ وَلَيْلَةُ الْقَدَرِ يَتَكُونُ
طَاعَتُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ طَاعَاتِ الْأُمَمِ لِمَا حَبِيزَ
طَوْلِيَّةٌ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَارَبِّ
إِنِّي وَجَدْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّكَ كَتَبْتَ حَسَنًا
عَشْرًا وَسَيِّئًا تَرْتَمِ شِلَا فَا جَعَلَهُمْ أُمَّتِي
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَمْحُوزُ لَكَ أَهْلُ طَوْلِيَّةٍ
السَّلَامُ يَحْيَى فِي الْخَيْرِ الزَّمَانِ وَالْثَّانِي
الْحَبَّةُ يُحِبُّ طَاعَةَ خَالِصَةٍ مِنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ
وَطَاعَةُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ التَّقْصِيرِ فَوَضَعَ اللَّهُ
تَعَالَى أَضْعَافًا مِنْ فَضْلٍ وَكَرَمِهِ يَكُونُ
تَقْصِيرُ طَاعَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَأَمَّا الْإِسْلَامُ
حَتَّى يُعْمَرُ أَهْلُهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِأَلْفِ أَضْعَافٍ
وَالثَّالِثُ وَضِعَ لِلْأَضْعَافِ فَرَسٌ الْخَصْمَاءِ
بِیَوْمِ الْقِيَامَةِ يَنْعَلِقُونَ لِخَصْمِهِمْ فَيُحْبَبُونَ
بِأَعْمَالِهِمْ فَيَنْجِي لَهُمُ الْأَضْعَافُ بِجَوْلِ الْحَسَمِ
يَارَبِّ اعْطِنِي مِنْ أَضْعَافِهِمْ يَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى أَنَا لَيْسْتُ مِنْ فَعْلِهِ بَلْ هِيَ رَحْمَتِي
وَأَنَا لَا أَتَقَرُّ مِنْ رَحْمَتِي بَلْ اعْطَيْتُكَ
فَعْلَهُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً (روضۃ العلل)

حَکَايَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عمریں بہت اور طاقتیں بکثرت ہوتی تھیں اس وقت کی
عمریں کم ہیں اس لئے ان کی طاعت بھی کم ہے۔ اس لئے
اللہ تعالیٰ نے اس امت کو باقی امتوں پر فضیلت دی
نیکیاں بڑھانے اور فضیلت اوقات اور لیلۃ القدر
سے سبب تاکہ انکی طاعت گزشتہ امتوں سے زیادہ
ہو۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے
انہوں نے کہلے پروردگار میں نے تورات
میں دیکھا ہے کہ ایک امت کی نیکیاں ایک کی دس
لکھی جائیں گی اور بدی ایک اس امت کو میری
امت کو ہے پروردگار نے فرمایا کہ موسیٰ امت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو اخیر زمانہ میں ہے
گی (دوم) جنت خالص طاعت سے ملے گی کہ اس امت
کی طاعت میں فقور ہے اس لئے پروردگار نے انہیں
کرم سے ثواب کی مقدار بڑھادی تاکہ اس امت کی
طاعت کی تقصیر بڑھانے سے کامل ہو جائے تاکہ
جائا جائے کہ یہ امت بہت زیادہ ہو کر جنت میں
داخل ہوگی (سوم) ثواب کی زیادتی اس لئے ہے کہ امت
کے دن مدعی دعا علیہ سے لیٹ پڑیے اور بجز زیادتی
ثواب کے دیگر تمام اعمال انہیں لیٹے امتوں مدعی کیگا
اسی یہ زیادتی بھی مجھے ملے پروردگار فرمائے گا یہ اسکا
فضل نہیں ہے بلکہ ہماری رحمت ہے میں اپنی رحمت نہ
لوں گا اس کے اعمال تجھے دیدیتا ہوں۔

اسی جہیں دین و دنیا کی نیکی عطا کرے۔ آمین آمین آمین
(روضۃ العلل)

حکایت عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے

حُجَّتْ سَنَةٌ مِنَ السَّنِينَ فَمُنَّتْ فِي حُجَّتِ الْاِسْمِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنُتِ فَيَوْمَ عَرِجَتْ فَاِمْتَامَ رَسُولُ
 اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَالَ اَذَا جَعَلَ لِي بَعْدَ اَذَا
 فَاَدْخَلَ فِي مُحَمَّدٍ كَذَا وَاَطْلَعَ بِهَرَمَ الْجَوْشِي
 وَاقْرَأَ مَعِيَ السَّلَامَ وَقُلْ لَمَّا كَانَ اللَّهُ تَعَالَى
 حَتَّى رَاضٍ فَانْتَهَيْتُ وَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هَذِهِ رُؤْيَا مَن
 الشَّيْطَانِ مَوْصُوفَاتٍ نَظَرْتُ بِالْكَفَّةِ فَانْقَضَتْ
 اللَّهُ تَعَالَى فَقُلْتُ يَا نَوْمُ كَذَلِكَ قَوَّيْتُ فَكَلَّمَ قَرَأَتْ
 فَلَمَّا نَامَ الْجَوْشِي رَجَعْتُ إِلَى بَعْدِ اَذَا حَلَّتْ لَكَ الْحَلَّةُ نَظَرْتُ
 دَاخِلَ الْبَهْرَةِ الْجَوْشِي فَجَدْتُ شَيْئًا كَيْفَ تَرَأَيْتُ
 أَنْتَ بَهْرَمَ الْجَوْشِي قَالَ لَيْسَ قُلْتُ هَلْ لَكَ
 عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ قَالَ لَيْسَ اسْلَفْتُ النَّاسَ
 لَمَّا خَرَجْتُ بَيْنَ النَّاسِ هَذَا عِنْدِي خَيْرٌ
 فَقُلْتُ هَذَا أَحْرَامُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ السَّلَامُ
 فَقُلْتُ هَلْ لَكَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ كَانَ لِي
 أَرْبَعُ بَنَاتٍ أَدْعُوهُنَّ فَوَدَّعْتُهُنَّ مِنْ ابْنَاتِي
 فَقُلْتُ هَذَا أَيْضًا أَحْرَامُ ثُمَّ قُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ
 خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ جَعَلْتُ لِي مَعَ الْجَوْشِي
 وَقْتُ تَزْوِجِي ابْنَتِي لَا بَنَاتِي فَقُلْتُ هَذَا أَيْضًا
 أَحْرَامُ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ
 كَانَتْ رُبِّيَّةٌ بَدَتْ لِي بِحُلِّ الْبَسَاءِ فَجَدْتُ لَهَا
 كَقَوْلِ أَفْرَجَهَا مِنْ أَفْجَى جَعَلْتُ لِي مَعَ ذَلِكَ
 الْكَلْبَةِ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْكَلْبَةِ مِنْ الْجَوْشِي الْكَلْبِ
 الْكَلْبِ نَحْتُ هَذَا أَيْضًا أَحْرَامُ فَهَذَا خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ

ایک سال حج کیا اور اُن کو حجر جمع علیہ السلام کے قریب
 سورہ احقصور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذاب میں لکھا کہ
 آپ فرماتے ہیں جب تم بغداد جاؤ تو فغان محل میں جاکر
 ہرام محوسی کی تلاش کرو۔ اور میرے سلام کے بعد
 کہنا اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہے پس میں جاگ اٹھا اور
 احوال لا فوہ الما بآلہ الصلٰۃ العظیمہ پر جا کر چڑھتا شیطان
 ہے پھر میں نے منو کیا اور غانہ کہہ کر طواف کیا پھر
 پھر منہ غالب لگئی پس میں نے تین دفعہ بیاہی دیکھا
 فرغت حج کے بعد بغداد کی طرف واپس ہوا
 اور اسی محل میں داخل ہوا۔ اور یہاں مجھ سے کلمہ پڑھا
 اور اسکو بڑھایا اور پوچھا کیا تو ہرام محوسی ہے
 اُس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا مذکر کے نام نے بھی
 نیک کام بھی کیسے اس نے کہا ہاں میں فرعون کو دہر
 روپیہ قرض دیا کرتا ہوں اور یہی سیر نزدیک نیک ہے
 میں نے کہا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ام ہی
 کیا کوئی اور بھی نیک ہے اس نے کہا ہاں میری چار بیٹیاں
 چار بیٹے تھے میں نے ان سب آپس میں نکاح کر دیا میں نے
 کہا یہ بھی حرام ہے پھر کہا کیا کوئی اور بھی نیک ہے اس نے
 کہا ہاں میں اپنے بیٹے کے نکاح کے موقع پر
 مجھ کو لویہ کھایا ہے میں نے کہا یہ بھی حرام ہے میں نے
 کہا کیا کوئی اور بھی ہے اس نے کہا ہاں میری ایک بیٹی میں نے
 تھی جسے نوکر میں کسی کو اس کو لائق نہ سمجھتا میں نے
 اس کے ساتھ اس نکاح کر لیا۔ اور اس نے میں نے لویہ کھیا
 اور اس میں ہزار سے زیادہ محوس تھے
 میں نے کہا یہ بھی حرام ہے کیا تیرے پاس کوئی

ذَلِكَ تَالَيْتُمْ يَكْفُرُ مِنَ اللَّيَالِي وَطَلَبْتُ ابْنِي عَلِيًّا
 فَجَاءَنِي امْرَأَةٌ مُثَلِّمَةٌ مِنْ أَهْلِ دِينِكَ تَسْرُجُ
 مِنْ سِرَاجِي فَأَوْقَدْتُ لِسِرَاجِي فَخَرَجْتُ أَطْفَانُ
 السَّوَابِجِ ثُمَّ دَخَلْتُ فَأَنْبِئَاةً أَوْقَدْتُ السَّوَابِجِ
 وَخَرَجْتُ ثُمَّ أَطْفَانُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعْنَةُ اللَّهِ
 جَانُوسَةَ الْأَصْوَافِ فَخَرَجْتُ خَلْفَهَا فَدَخَلْتُ
 فَنَزَلْتُهَا فَوَيْتُ لَهَا أَرْبَعُ بَنَاتٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ فَلَنْ
 بَأَآلَاءُ هَلْ بَنَاتٌ لَنَا نَحْنُ فَلَمَّا لَكُنَّ طَائِفٌ فَصَبْرٌ
 عَلَى الْخَوْفِ دَخَلْتُ عَيْنَ هَادٍ فَكَلْتُ لَهَا سِتْرِي
 لَكِي مَنْ أَسْأَلُ عَيْنًا مِنْ أَحِبِّهِ وَنَدَّ وَأَطْلُبُ حَاجَةً
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَكَأَنَّهَا خَوْفِي قَالَ هَذَا مَا سَمِعْتُ
 كَلَامَهَا رَجَعْتُ إِلَى أَدْرِي فَأَخَذْتُ طَبَقًا وَ
 جَعَلْتُ مَلَكًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَدَخَلْتُ بِهِ بِنَفْسِي
 إِلَى دَارِهَا وَأَعْطَيْتُهَا آيَةً فَخَرَجْتُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 ابْنُ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قُلْتُ هَذَا خَيْرٌ مَلَكٍ
 الْبَشَرَةِ وَبَشَرٌ مِمَّنْ بِالرُّؤْيَا الَّتِي دَايَمَتْهَا فَصَصْتُ
 عَلَيْهِ الرُّؤْيَا قَالَ خَرَامٌ بِالْخَوْفِ فَقَدْ رَأَى الرَّأْيَ
 اللَّهُ وَفَتَاهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَخَرَجْتُ
 مِنْ سَاعَةِ وَقَاتِ فَلَمَّ الْبُورُ حَتَّى أَتَيْتُ
 وَكَلَّمْتُهُ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 مُبَارَكٍ يَقُولُ عَيْنًا لِلَّهِ اسْتَعْمَلُوا السَّخَاوَةَ
 مَعَ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّهُ يَنْقُلُ الْأَعْدَاءَ إِلَى
 دَرَجَةِ الْأَحْبَاءِ لَهُ الْمُلْكُ فِي الْأَرْضِ
 وَالسَّمَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَنَا بِحَقِّ اعْظَمِ الْأَسْمَاءِ
 وَخَيْرُ مَرَّةٍ مَعَانِيرُ

اور ہے اس نے کہا ایک ان میں اپنی بیٹی سو طی کی تو ایک سال
 عورت تیرے دین میں سے چرائے جلدے کے لٹائی
 اور چرائے جلا کر چلی گئی جب باہر نکلی تو اسے گل کر دیا
 پھر دوسری دفعہ آئی اور چرائے جلا کر چلی گئی پھر اس نے
 بھجوا دیا میں نے کہا شاید یہ اس وقت میں اس کے
 پیچھے چلا گیا۔ اور اس کے گھر گیا۔ اور اس کی چار
 بیٹیاں کھیں جب مدخل ہوئی۔ انہوں نے
 کہا اماں جان کیا تو ہمارے لئے کوئی شے لائی ہے
 کیونکہ ہم میں بھوک پر صبر کی طاقت نہیں ہے پس گروہ
 عورت رو پڑی اور اس نے کہا میں اپنی پروردگار کو حیا
 کرتی ہوں کہ اس کے سو کسی سو کی مانگوں اور خدا کے
 دشمن حاجت طلب کروں بہرام نے کہا جب میں نے اٹھا
 کلام نہ تو اپنے گھر کی طرف پہنچا اور ایک طبق لیا اور
 کھانے پینے کی ہر شے سے بھر اور اسے گھر بجا سے دیار
 وہ بہت خوش ہوئی عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ ایک
 یہ نیک کام ہے میں تجھے بشارت دیتا ہوں چنانچہ پھر
 اسے خواب کا واقعہ سنایا۔ بہرام نے کہا -
 أَتُحَدِّثُ أَنَّ لَنَا إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ وَأَتُحَدِّثُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ
 پھر ایسوقت وہ گھر گھر گیا۔ یہاں تک کہ میں نے
 غسل دیا اور کفار جبارہ کی نماز پڑھی عبداللہ بن
 مبارک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کے بندو
 مخلوق کے ساتھ سخاوت کیا کرو۔ کیونکہ سخاوت
 خدا کے دشمنوں کو دوستوں کے درجہ میں پہنچا دیتی
 ہے۔ اور زمین و آسمان میں خدا ہی کی بادشاہت
 ہے۔ اللہ نے اپنے اسلاف سے ہم اور امتداد

(ذبدہ)

الانبياء

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ
إِسْلَامًا كُلَّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا كُتِبَ بِحَسَنَةٍ مِثْلَهَا
وَلِكُلِّ سَيِّئَةٍ جُعِفَتْ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا
كُتِبَ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ -

کریم کی طہل ہمارے گناہوں کو دے کر دے (ذبدہ)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا جب آدمی اپنے
اسلام کو درست کر دیتا ہے تو اس کی ایک نیکی کی دس
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بدی کی ایک لکھی جاتی ہے
یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہے۔

فضیلت دعاء و فقر وغیرہ

أَذْعُوَادُكُمْ تَصْرَعُونَ عَذَابًا مُبِينًا لَا يَحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ .

عَنْ أُمِّئَةَ ابْنِ خَالِدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَدٍ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَقِيمُ أَمْرِي يَطْلُبُ الْفَقْرَ وَالْظُّفَرَ
عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى يَصْعَلِيكَ الْمُهَاجِرِينَ
أَمْرِي يَفْتَحُ لَهُمْ يَبْرُكَةُ دُعَائِهِمْ يَا مَنْ
يَقُولُ اللَّهُمَّ انصُرْ كُلَّ أَعْدَاءِ مُحَمَّدٍ وَ
عِبَادَةِ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَهَذَا يَدُلُّ
عَلَى تَعَظُّمِ الْفُقَرَاءِ وَالرَّغْبَةِ فِي دُعَائِهِمْ وَ
التَّوَكُّلِ عَلَى جُودِهِمْ (حسان المصنوع)

وَقَعَّ فِي تَرْغِيبَاتِ الْأَكْبَرِ أَرْقَاؤُا الدُّنْيَا
يَا مَنْ تَعَزَّزْنَا بِعِلْمِ الْعَمَلِ وَتَوَدَّلَ الْأُمْرَاءَ
وَيَحَاوُوا الْأَهْلِيَاءَ وَبَدَعَاءِ الْفُقَرَاءِ وَكُلُّ
الْعَمَلِ هَلَاكُ الْعُلَمَاءِ عَلَى بِلَاءِ وَكُلُّ الْأُمْرَاءِ
الْأَكْلُ لَنَا بَعْضُكُمْ بَعْضًا كَمَا يَأْكُلُ الرَّغْبُ
الْفَقْرَ وَكُلُّ سَخَاةِ الْأَهْلِيَاءِ لَهْلَكِ الْفُقَرَاءِ
وَكُلُّ دُعَاءِ الْفُقَرَاءِ الْخَرَابُ وَالْمَقْرَبُ وَ

اپنے ہر دو گار کو آہستہ آہستہ عاجز ہو کر پار کر دو
کیونکہ وعدے پڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
امیر بن خالد بن عبد اللہ بن سدر بن سدر بن سدر
سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غریب مہاجرین
کی دعا کی برکت سے پروردگار سے کفار پر فتنہ
طلب کیا کرتے تھے فرماتے تھے اے اللہ مدد سے
ہمیں دشمنوں پر اپنے فقیر مہاجرین کی برکت سے
اور یہ فقر کی تعظیم اور ان کی دعا میں غنیمت
اور ان کے وجود کے متبرک ہونے پر دلالت
کرتا ہے۔

(حسان المصنوع)

ترغیبات الابرار میں مذکور ہے کہ دنیا کا قیام
چار چیزوں کے سبب سے علماء کا علم۔ امرا کا عدل
انفیا کی سخاوت۔ فقر کی دعا۔ اگر علماء نہ ہوتے
تو جہلا ملاک ہو جاتے۔ اور اگر امرا کا عدل نہ ہوتا
تو بعض لوگ بعض کو کھا جاتے جیسے بھیڑیا بکری کو
کھاتا ہے۔ اور اگر انفیا کی سخاوت نہ ہوتی تو فقیر
ہلاک ہو جاتے اور اگر فقروں کی دعا نہ ہوتی تو زمین

الادب

(موعظہ)

عَنْ بَنِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ ذَوَاتُ
مُسْتَجَابَةٍ هَكَذَا فَمَنْ دَعَاهُنَّ أُلِيَ اللَّهُ بِهِ
دَعْوَةُ السَّائِرِ وَدَعْوَةُ الْمَطْلُومِ حَتَّى يَرُودَ
عَنْ أَيْمَنِ الْمَكِينِ إِلَى كَأْسٍ لَمْ يَلْزَمْهَا دَعْوَةُ الْمَطْلُومِ
فَأَمَّا الْكَيْسُ بَيْنَهُمَا بَيْنَ اللَّهِ حِجَابُ الْحَبِيبِ
يَرْفَعُ اللَّهُ فَوْقَ الْعَمَامِ وَيُفْقِئُ مَلَأَ الْبُؤَابِ
السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَخَيْرٌ لَكَ دَعْوَتُكَ
لَوْ كُنْتَ جِئْتَ بِعَفْوٍ لَا أُضِيعُ حَقَّكَ وَلَا أَدُوكَ
دُعَاءُكَ وَتَوَكَّلْ فَإِنَّ طَوِيلَ لَيْلِي حَلِيمٌ
لَا أُجَالُ قُبُورَ الْعَوَامِ فَلَعَلَّكُمْ يَجِئُونَ
عَنِ الظُّلُمِ وَالْأُتُوبِ إِلَى أَرْضَاءِ الْمُخْضُومِ وَ

الْقُبُورِ

(محاسن)

فَقِيلَ فِي غُضَّةِ الْأَمَاءِ مَنْ مَضَى مِنْ عَمَلِهِ
يُحْيِي اللَّهُ عَنْهُ كَأْسًا يَعْطِيهَا مَنْ قَامَ سَاعِلٌ
يَطْلُبُ رِبْعَةَ دَرَاهِمٍ فَقَالَ مَنْ مَضَى مِنْ خِي
لَهُ أَدْبَعُ دَعْوَاتٍ فَكَانَ هُوَ لَوْ سَمِعَ طَوِيلَ
السَّجْدِ كَانَ سَيِّدَهُ يَهُودِيًّا وَكَانَتْ رُبْعُ
أَرْبَعَةِ دَرَاهِمٍ فَمَنْ قَامَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا
أَلَا أَعْطَيْتَ أَرْبْعَةَ دَرَاهِمٍ عَلَى رُحْطِ
أَنْ تَنْتَ مُوَلَّدَ دَعْوَاتٍ كَمَا أَقُولُ
وَأَرْبَعُ نَقَالَ نَعَمْ فَأَعْطَاهُ وَقَالَ يَا سَيِّدِي
أَنْ أَمْرًا فَكُلْعُ عَلَى الْيَقِينِ وَمَوْلَا لِي

وَأَسَانِ هَاكِ جَوَاعَتِي (موعظہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ
الصلوة والسلام فرمایا کہ تیرے دعا میں بلا ریب مقبول
ہوتی ہیں (۱) والد کی دعا اور اولاد کے لئے۔
(۲) مسافر کی دعا، (۳) مظلوم کی دعا، یہاں تک کہ
حضور علیہ الصلوۃ والسلام مروی ہے کہ مظلوم
کی دعا سے کچھ۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ ہی حجاب
نہیں ہے غلے سے بادلوں پر اٹھائیتک ہے اور اس کے
لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور پھر دروازہ
فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم میں تیری ضرورت
کر رہا تھا۔ اگرچہ کچھ دیر ہو یعنی میں تیرے حاضر نہ کر رہا
اور تیری دعا ذکر کر رہا تھا کہ کچھ زیادہ گزر جائے کیونکہ میں
حکیم ہوں بندوں کے غلاب میں جلدی نہیں کرتا اسلئے کہ شاید
و ظلم اور گناہوں کو اور خدا کی رحمت کی طرف رجوع کرے
نفیلت ہمارا متعلق ہے نہ کسی کا یہ کہ مظلومین علی رضی اللہ
عنه لوگوں کو وعظ کرے بھٹے کہ ایک سال کے کھرب ہو کر
چار درہم گئے مظلومین اللہ نے کہا اسکا سؤل کون
پورا کرے گا کہ اس کے لئے چار دعائیں مانگوں اور سجد
میں ایک جتنی غلام موجود تھا جسکا آقا ہیوی تھا اس نے
پنے پاس چار دعائیں لکھ کر رکھے۔ تھک کھڑا ہوا اور کہا
یہ شیخ میں سے چار درہم دیتا ہوں شریک آپ سیر
لئے چار دعائیں جسطرح میں کہوں کریں۔

فرمایا بہت اچھا ہیں اس غلام نے درہم دے
دے۔ سارے غلامیں غلام ہوں آپ میری
آزادی کے لئے دعا کریں۔ اور میرا مود

يُجِزِي قَادِحُ لَمْ يَلَا سَلَامُ وَأَنَا قَدِيرٌ قَادِحُ عَنِ الْغِيَا
 حَقَّ لِيَعْنِي اللَّهُ مِنْ فَضْلٍ عَنِ لِقَائِهِ وَادْعُ اللَّهَ
 لِيَأْنِ يَغْفِرَ ذُنُوبِي فَرَدَّ لَهُ فَلَمَّا لَجَعَ رَأَى
 مَوْلَاهُ فَخَبَّرَهُ بِالْفَيْضَةِ فَاسْتَبَابَ إِلَهُهُ وَدَعَا
 ذَالِكَ وَقَالَ قَدِ اعْتَفَاكَ مِنْ قَالِي لَأَنْ كُنْتُ
 مَوْلَاكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ مَوْلَايَ وَقَالَ أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ قَدْ هَدَاكَ كُنْتُ فِي جَمِيعٍ إِلَى وَاقِعِ حَالِهِ
 الرَّابِعَةُ أَعْنِي الْغُفْرَانَ فَهُوَ لَكِنْ مِنْ عِنْدِي وَإِلَّا
 كُنْتُ أَغْفِرُ لَكُمْ قَوْمٌ مَا يَفْقَهُونَ يَقُولُ مِنْ سَمَاءٍ
 مِنْ ذَاوِي الْبَيْتِ قَدْ ائْتَمَرْتُمْ كَمَا لَمْ تَكُنْ
 وَتَعَزَّيْتُمْ لَكُمْ وَلَمْ تَصُورْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 عَنْهُ مَعَكُمْ (ردون الحبال)
 وَقِيلَ لِلَّهِ عَاءٌ مِنْ أَهْلِ الْأَسْبَابِ فِيهِ
 نَجْمُ الْمَكْرُوهِ وَحَصُولُ الْمَرَامِ وَلَكِنْ قَدْ لَا
 يَحْتَقُّ أَكْثَرُهُ أَسَالُ ضَعْفِهَا أَنْ يَكُونَ دَعَا وَلَا
 لِحَيْبِهِ اللَّهُ يَأْتِيهِ مِنَ الْعُدْوَانِ أَتَا لَضَعْفِ
 التَّوَلَّى عَلَيْهِمْ لِقَائِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَجَمِيعَتِهِ
 نَبِيَّةٌ لِلدُّعَاءِ وَأَنَا لِحَصُولِ الْكَلَامِ مِنَ الْأَمَّةِ
 مِنْ أَهْلِ الْحَرَامِ وَالْمَكْرَمِ وَبَيْنَ الدُّعَاءِ عَلَى
 التَّوَلَّى بِسَبِيلِهِ الْوَدَّ لَمْ تَدْرُ وَأَسْهَوُوا الْقَوْلَ
 كَمَا وَدَّ أَنْ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَ
 اعْمُوا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُهُ
 غَائِلٌ (مواهب)
 قَالَ لِيَعْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ

یہودی ہے آپس کے لئے اسلام کی دعا کریں لوہیں
 فقیر ہوں دعا کریں کہ اللہ مجھے اپنے فضل سے تمام
 مخلوق سے بے پروا کرے۔ اور دعا کریں کہ خدا
 تعالیٰ میرے تمام گناہ بخشدے اس کے لئے دعائیں
 کہیں سلام اپنے گھر آیا اور تمام قصہ پڑھ کر مولا سے ذکر کیا۔
 یہودی نے خوش ہو کر اسکو آزاد کر دیا۔ اور کہا اب تک
 تو میں تیرا مولا تھا۔ آج تو میرا مولا ہے اور کہا اشد ان
 لا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 مسلمان ہو گیا۔ اور کہا آج سے تو میرے مال میں میرا
 شریک ہو اور کہا جو حق حاجت یعنی غفران وہ میرا اختیار ہے
 باہر سے ورنہ میں تمام گناہ بخشتیتانے میں ہاتھ نہیں
 نے گوشہ سے آواز دی کہ میں تم دونوں کو آزاد کر دیا
 اور تمہیں اور حضور کو بھی ساتھ ہی بخشتا ہوں (ردون الحبال)
 اور کہتے ہیں کہ دعا براہوں کے ذریعہ ہر اویں بار لیا
 بڑا بر دست ویلے لیکن کبھی اسکا اثر متحقق نہیں ہوتا
 یا تو اس کے لئے دعا ہی میں کوئی قصور ہوتا ہے بدین جہ
 دعا ہی اس قسم کی ہو کہ جسے قبول نہ کرنا ہو سبب
 اس کے کو وہ دعائے گذری ہوئی ہو اور یا اس کو دعا
 وقت دلی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ملتی یا یہ کہ دعا
 کر مولا سے یہ دعا پائے جاتے ہیں جو مانع قبولیت ہوں
 مثلاً حرام خوری۔ ظلم کرنا ہو کہ دلی محبت غفلت اور سہو
 اور بیجا خواہشوں کا غلبہ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 مروی ہے کہ آپؐ فرمایا تم کو یاد ہے کہ خدا تعالیٰ غافل
 دل شخص کی دعا قبول نہیں کرتا (مواہب)
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کہ چار چیزیں کو

يَتَذَكَّرُ لَعْنَةُ الْاَوَّلِ نَزَّحُ الْاَنْبَاءُ وَالْاَوَّلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ
الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ
مَوْجِبُ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ
تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ
بَيْنَ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ

سَيَكُنِ اَنَّكَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الصَّالِحِينَ قَدْ ضَاقَ
حَالُهُ مِنَ الْقَوِيَّةِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ
فَقَالَتْ لِيْذِكْهَا دَعَا اللهُ لَعْنَةُ الْاَوَّلِ
فَدَعَا الرَّجُلُ لَعْنَةَ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ
الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ
الرَّجُلُ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ
فِي الْقَوْمِ اِنَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَرَأَ قَصْرًا قَدْ
نَقَصَ بِقَدْرِ لَيْتَةٍ قَالَ لِيْ هَذَا فَيَقُولُ لَلْاَوَّلِ
اِنَّ هَذِهِ اللَّيْتَةُ قَدْ بَعَثْنَا هَا اِلَيْكَ فَانْتَبَهَ
لِلرَّجُلِ فَقَالَ لِمَرَاوَاتِ اللَّيْتَةِ فَآخَذَهَا
وَوَضَعَهَا عِنْدَ رِاسِهِ وَدَعَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ
قَدْ رَدَدْتُهَا اِلَيْكَ فَرَدَّهَا اللهُ تَعَالٰى
اِلَى مَوْجِبِهَا +

وَكَذَلِكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اخَذَ اَحَدٌ
لِقَمَةٍ مِنَ النَّبَاِ اِلَّا وَقَدْ نَقَصَ اللهُ تَعَالٰى
جِصَّةً مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى
مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهُ
فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا

میں جلاول، باکرہ عورتوں سے نکاح کرنا (دوم)
بائیں کروٹ پر سونا، مسوم، اجا، سی پانی سے نہا۔
(چہارم) ہمارے منہ سیب کھا، احباب الہی جناب سالت
ہماری نے سچ فرمایا ہے اسے شخص دن رات اپنی درود
بھیجا رہا، تاکہ تو ان بہشتیوں میں داخل ہو جائے جسکے
نیچے نہیں ملے گی ہیں اور خود غلمان کے جمع میں ایک
حکایت ہے کہ ایک مسکوت آدمی غلام سے بہت تنگ
تھا یا کہ اسکی بیوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا
کر کہ وہ ہمیں فراموشی سے انہوں نے دعا کی عورت
نے کوٹھڑی کے کونہ میں سونے کی ایک اینٹ دیکھی اور
اسے اٹھا لیا، خانہ دہانے کا جس طرح چاہتی ہے خرچ
کر۔ اُس کے بعد اُس شخص نے خواب میں دیکھا کہ
وہ جنت میں دھن چوہا اور ایک ایسے محل میں ہے
جسکی دیوار میں ایک اینٹ نہیں ہو اُس نے کہا یہ کس کا
محل ہے جواب ملا تیرا۔ پھر اس نے کہا اینٹ کہاں
چھپا رہا، وہاں دنیا میں تھکوا مل چکی۔ پھر اس میں
اکٹھ محل گئی اور عورت کے کہنے لگا اینٹ ادھر لایا جا
اس دیواری اور انہوں نے پوچھا کہ یہ کونسا ہے اور کہا اسی
اسکو تیری طرف واپس لے کر آئے ہیں، اینٹ غائب ہو گئی اور اس
اسکا پس منہ پوچھا دیا۔ اور اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دنیا کا خواہ ایک
نعرہ محل کچھ مگر اس کے برابر آخرت کا حصہ کم ہو جائیگا۔
جیسا کہ پروردگار فرماتا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہو
ہم اسکو کھیتی میں مدد بھی ترقی دیتے ہیں۔ اور جو شخص
دنیا کی کھیتی کو چاہتا ہے۔

تَوَكَّلْ عَلَيْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَشْيَةٍ
عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَصَلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى
شَكَرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ الرِّبَا مِنْهُ
قَوَّةً فَاقْتَدَحَ بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَا إِلَى
مَنْ هُوَ دُونَ الْفَحْدِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَا تَقْضَى
اللَّهُ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَحْتَمِلُوا مَا

فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ يَفْضَلُكُمْ عَلَى بَعْضِ الرِّبَا جَالِ
لَمْ يَكُنْ يَمَّا كُنْتُمْ يَوْمًا لِلنِّسَاءِ لَيْسَ بِيَهُمَا
الْكُتْبَانِ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -

عَنْ شَيْخِ الزَّاهِدِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
أَنَّهُ قَالَ اخْتَارَ الْفُقَرَاءُ ثَلَاثَ كُنُيَاءَ
وَلَا غَنِيَاءَ ثَلَاثَةَ أَكْنِيَاءَ اخْتَارَ الْفُقَرَاءُ
رَاحَةً الْفَقْرِ فِي رِيعِ الْقَلْبِ خِفَةَ الْحِسَابِ
وَخِفَةَ الْغَنِيِّاءِ تَغْيِبَ النَّفْسِ وَشُغْلُ
الْقَلْبِ وَثِقَةَ الْحِسَابِ (کنافہ زیدہ)

ہم اسے دیکھتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حق نہیں
ہم بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلیو
والسلام نے فرمایا ہمیں یہ خصوصیتیں موجود ہوں
اسے خدا تعالیٰ شاکر اور صابر کہتا ہے -

(اول) امور دینیہ میں اپنے سے اچھے کو دیکھ کر
اسکی اقتداء کرنے والا (دوم) دنیا میں اپنے
سے کم درجے کے آدمی کو دیکھ کر اپنی حالت پر فخر

الکی بجالاتے والا کہ خدا تعالیٰ نے اس پر انعام کیا
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس بزرگی کی تمنا نہ کرو جو
خدا نے بعض کو بعض پر دی ہے مرد و نکاح نصیب کی
کمائی میں ہے اور عورتوں کا انکی کمائی میں خدا تعالیٰ سے
اسکا فضل طلب نہ ہو بخیر اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

شیخ زہدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ فقیروں نے
تین چیزیں اختیار کی ہیں ساور امیروں نے تین (۳)
چیزیں فقیروں نے راحت نفس - فراغ دل - اور
خفت حساب اختیار کیا ہے اور امیروں نے شغف
نفس - مصروفی قلب - اور شدت حساب کو پسند
کیا ہے (زبدۃ العظمین)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ایمان کا کم و بیش ہونا

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا اللَّهَ وَجِلَتْ

لہ لفظ انما مصر کا فائدہ دیتا ہے یعنی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والے
مومن نہیں ہیں بلکہ مومن صادق یہ ہیں جن کا اس آیت کہ میری ذکر ہے ۱۷ منہ ۱۷ قَوْلُ وَجِلَتْ قَوْلُ بَمُ اے
خافت - اہل حق نے فرمایا کہ خوف دو قسم ہے ایک خوف نقاب کا دوم خوف ہیبت اور عظمت کا یہ خوف
خالص لوگوں کا ہے کیونکہ وہ اس عظمت کو جانتے ہیں اور ان کے موافق اس سے دُرتے ہیں - منہ

تُؤْمِنُمْ وَإِذْ تَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا تَرَكْتُمْ فِيكُمْ
 إِيْمَانًا وَعَلَىٰ رُءُوسِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۱۰) الَّذِينَ
 يَقُولُونَ الصَّلَاةُ وَمِمَّا زَكَّرْتُمْ يَتُفَكِّحُونَ
 أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ
 عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ كَثِيرَةٌ
 قَوْلُهُ إِذْ تَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ إِيْمَانًا الْمَعْنَى
 أَنَّهُ كَلَّمَاجَاءَهُمْ نَسِيٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ آمُونًا بِهِ
 فَيَزَادُونَ بِذَلِكَ إِيْمَانًا وَتَصْدِيقًا لِّإِيْمَانِهِ
 الْإِيْمَانُ بِزِيَادَةٍ ذَلِكَ عَلَىٰ وَجْهِينِ الْأَوَّلُ
 هُوَ الَّذِي عَلَيْهِ عَالَمُ الْعَالَمِ عَلَىٰ مَا حَكَاهُ
 أَبُو بَكْرٍ أَنَّ قَالَ كَلَّمَكَ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ
 وَأَتَوَىٰ كَانَ إِيْمَانُهُ أَزِيدَ لَدُنْهُ عِنْدَ حَصُولِ
 لُغْوَةِ الدَّلِيلِ وَتَوَلَّاهَا وَيَرْوِي الشَّكُّ
 وَيُقَوَّىٰ لَيَقِينُ فَتَكُونُ مَعْرِفَتُهُ بِاللَّهِ اتَّوَىٰ
 فَيَزَادُ وَإِيْمَانُهُ وَالثَّانِي أَنَّهُمْ يَصْدِقُونَ
 بِمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَلَسَا
 كَانَتْ التَّكْلِيفُ مُتَوَلِّيًا فِي زَمَانِ رَسُولِ
 اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ لِمَا كَثُرَ تَكْلِيفُ
 صَلَاتِهِمْ فَيَزَادُونَ بِذَلِكَ الْإِقْرَارُ
 تَمْدِيدًا وَإِيْمَانًا (۱۱) هُنَّ خَالِدَاتُ
 قَوْلِهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
 فِيهِ دَلِيلٌ عَلَىٰ تَكْلِيفِهِمْ أَنَّ يَصِفُ
 أَحَدًا أَنْفُسَهُ بِكَوْنِهِ رُءُوسًا لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 لَمْ يَأْمُرْ بِذَلِكَ أَقْوَامًا مَخْصُوصِينَ
 عَلَىٰ أَوْصَانٍ فَهُوَ صِدْقٌ لَا يَخْفَىٰ

نہایت میں درجہ ان کے وہ مردوں کی آئیں پر ہی
 جاتی ہیں لہذا ایمان بڑھتی ہیں وہ خود اپنے بھروسہ کہتے
 ہیں وہ مردوں کی ہادی کی کہنے اور پاک کیسے ہے
 پنج کرتے ہیں یہ لوگ سچے مومن ہیں خدا کے نزدیک سچی
 برحقیت اور حضرت اور بیت میں عزت کی روز قیامت
 خدا تعالیٰ کے قول انہم ایمان کے معنی یہ کہ جب کسی
 اللہ کی طرف سے کوئی نیت اتری ہے تو اسے تسلیم کرتے ہیں
 اور اس سے نکاح ایمان اور تصدیق بڑھ جاتی ہے کیونکہ
 ایمان کی زیادتی نیت کی زیادتی پر خالص ہے اور یہ وجہ
 سے ہر دفعہ روایت امام واحدی جلیل القدر
 بھی متفق ہیں کہ جب دلائل کثرت اور قوی ہونے لگیں تو ایمان
 بھی بڑھ جائیگا کیونکہ بوقت حصول ایسا کثرت اور اسکی
 قوت کے شک و دودھ ہو سکتا ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ اس لیے
 معرفت الہی مضبوط ہو جائے گی اور ایمان بڑھ جائیگا
 (۱۲) ایک وہ ہر نیت کی جو خدا تعالیٰ مطرب ہو کہ کوئی جاتی
 ہے تصدیق کرتے ہیں اور چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے زمانہ میں احکام فرعیہ متواتر نازل ہوتے تھے۔
 اور سننے والے ہر نئے حکم کو ملتے جلتے تھے اس لیے
 اس اقرار و ایمان اور تصدیق بڑھتا رہتا تھا خازن
 پروردگار کے قول وَلَئِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنُونَ حَقًّا
 میں ارشاد ہے کہ کوئی اپنے آپ کو مومن برحق نہیں
 کہہ سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے
 ایک خاص قوم کو موصوف کیلئے جو خاص
 اوصاف رکھتی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ ہر
 ایک میں وہ

وَجُودَ ذَلِكَ الْأَوْصَافِ فِي هَذَا بَدَعُ
 بِسَالَةِ أَصُولِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْعَمَلُ وَالْفَقْرُ
 أَنَّهُ يُجَوِّدُ لِرَحْلَانِ يَقُولُ أَنَا مُؤْمِنٌ وَآخِلَانَا
 فِي أَنَّهُ هَلْ يُجَوِّدُ لَهُ أَنْ يَقُولُ أَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا
 أَوْ لَا فَقَالَ أَصْحَابُنَا الْخَفِيفُ الْأَوَّلَىٰ أَلَمْ يَقُولَا
 أَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَقُولَا أَنَا مُؤْمِنٌ
 لَمْ يَشَأْ اللَّهُ وَأَسْتَدِلُّوْا عَلَىٰ صِحَّةِ هَذَا
 الْقَوْلِ بِوَجْهِينِ الْأَوَّلُ أَنَّ الْمُتَّحَرِّكَ لَا يُجَوِّدُ
 أَنْ يَقُولَ أَنَا مُتَّحَرِّكٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَذَا
 الْقَوْلُ فِي الْفَرَادِ وَالْقَوْلُ فِي كَذَلِكَ هَذَا
 الْمَسْئَلَةُ سَبْعٌ نِهَا أَنْ يَقُولَ الْمُؤْمِنُ أَنَا مُؤْمِنٌ
 حَقًّا وَلَا يَقُولَ أَنَا يَقُولُ الْمُؤْمِنُ إِنْ شَاءَ
 اللَّهُ وَالْثَانِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ قَالَ أُولَئِكَ
 هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا قَدْ حَكَمَ لَهُمْ بِكَرْتِهِمْ
 مُؤْمِنِينَ حَقًّا فِي قَوْلِهِ أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَاءَ
 اللَّهُ لَمْ يَشَأْ فَمَا ظَهَرَ اللَّهُ بِهِ وَذَلِكَ لَا يَجُوزُ

(تفسیر خازن)

فَقَالَ تَعَالَىٰ وَمَا تَرْفَعُ عَنْهُمْ يُبْذَرُونَ
 عَنْ تَرْفَعُ تَرْفَعُ إِلَهِ خِصَالِ اللَّهِ عِنْدَ مَعْنَى النَّبِيِّ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ الصَّدَقَةُ تَكْتُمُ سَبْعِينَ
 نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَرَاءَاتِ أَلَا هُوَ تَهَا الْبَرَاءُ
 قَوْلُهُ تَعَالَىٰ لَهُمْ دَرَجَاتٌ يَعْنِي مَرَاتِبُ
 بَعْضُهَا أَعْلَىٰ مِنْ بَعْضٍ وَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ مُتَفَاوِتُونَ
 أَحْوَاهُمْ فِي الْأَخْبَارِ ذَلِكَ الْأَوْصَافُ الْمَذْكُورُ
 فِي هَذِهِ السَّافَاتِ وَالْجَنَّةِ لَا تَدْرَجَاتُ

مستغنی نہیں پائی جاتیں۔ اور بحث اصول سے تعلق
 رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے
 کہ آدمی کہہ سکتا ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ اور مؤمن ہونے
 کہنے میں خلافت ہمارے حنفیہ صواب فرماتے
 ہیں کہ کہہ سکتا ہے۔ البتہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں مؤمن
 ہوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس قول کی صحت میں
 دلیلیں ملے ہیں۔

(اول) ایک شخص متحرک کیلئے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں
 متحرک ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی قائم اور قاعد میں
 قول ہے ایسا ہی اس مسئلہ میں واجب ہے کہ میں اپنے
 آپ کو مؤمن برحق کہے اور یہ کہنا جائز نہیں کہ
 میں مؤمن ہوں انشاء اللہ تعالیٰ (دوم) اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا جب اللہ تعالیٰ
 انکو مؤمن برحق کہا ہے پھر انشاء اللہ میں مؤمن
 ہوں۔ شک کے طور پر کہنا اس یقین کے برخلاف ہے
 اور یہ قطعاً ناجائز ہے۔

(تفسیر خازن)

بروردگار کا قول وَمَا تَرْفَعُ عَنْهُمْ يُبْذَرُونَ
 متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق ستر طیاروں
 کو دفع کرے کہ ان پر کسی مومن پر صوبہ توڑے
 انہم دَرَجَاتٌ یعنی ان کے درجے متفادات ہیں بعض
 ادنیٰ ہیں بعض اعلیٰ کیونکہ مومنوں کے حال ان
 اوصاف کے لحاظ سے مختلف ہیں اس لئے اُن کو جنت
 میں بھی مختلف درجے ملیں گے کیوں کہ جنت کے

الْجَنَّةِ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالٍ -

عَنْ سَعِيدِ بْنِ النَّبِيِّ تَلِيذُ السَّلَامِ أَنَّهُ قَالَ
فِي الْجَنَّةِ مَائَةٌ دَرَجَةٍ تَوَاتَّ الْعَالَمِينَ
اجْتَمَعُوا فِي لَحْدِ هَلْ كُوسَتْهُمْ (خازن)
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّهُ قَالَ لَا أُبَيِّتُكُمْ خَيْرَ لِمَا لَكُمْ أَرْكَامُ
عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَدْعِيهِمْ فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرُ
لَكُمْ مِنْ الْفَقْرِ الْقَدِيمِ الْفَقْرَةُ وَخَيْرُ لَكُمْ
مَنْ أَنْ تَلْفُو أَعْدَكُمْ وَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَ
يَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ ذِكْرُ اللَّهِ نِعْمَ مَصَابِيحُ
قِيلَ لَرَأَيْتَاكَ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَرْقَمُ مِنْ سَائِرِ
الْعِبَادَاتِ كُلِّهَا لَأَنْ سَأَلَ الْعِبَادَاتِ سَبِيلَهُ
إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ ذِكْرُ اللَّهِ هُوَ الْمَطْلَبُ
الْأَعْلَى وَالْقَصْدُ الْأَقْصَى إِلَّا أَنَّهُ يَنْقَسِمُ
عَلَى قِسْمَيْنِ أَحَدُهُمَا ذِكْرُ بِلِسَانِ الْآخَرُ
ذِكْرُ بِالْجَنَانِ فَهُوَ غَيْرُ مَقْظُودٍ بِاللسانِ
وَلَا مَشْمُوعٍ بِالْأَذَانِ بَلْ هُوَ ذِكْرٌ وَمَا حَفَظَهُ
قَلْبُكَ هُوَ أَغْلَى مَا تَبْدَأُ بِهِ الذِّكْرُ بِالسَّجْدَةِ فِي الْخَيْرِ
تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ سَبْعِينَ سَنَةً
وَهُوَ لَا يَحْصُلُ إِلَّا بِمَدَاوِنِ الذِّكْرِ بِاللسانِ
مَعَ حَضَرِ الْقَلْبِ يَتِمُّ كُنْزُ الذِّكْرِ فِي قَلْبِهِ
وَيَحْصُلُ الصَّرْفُ عَنْ غَيْرِهِ (بحال الروي)
رَوَى عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَوْ
وُزِنَ آيَاتُ أَنْبِيَاءِ بِنُكْرِ حَقِّ اللَّهِ عِنْدَ مَعَم

درجے بقدر اعمال مقرر ہیں۔

حضرت سعید بنی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جنت میں سو درجہ ہو اگر
ایک درجہ میں تمام عالم جمع ہو جائے تو سارے (خازن)
ابو الدرداء اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت
کرتے ہیں فرمایا کہ میں تمہیں بہتر اعمال کی خبر دوں جو
خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر اور پسندیدہ چیزتوں میں سے
ہو جائے بلکہ کہیں والا اور تمہارے کو چاہتی ہو نیکی کے حوالے
کرنے سے بہتر ہے اور اس سب سے بہتر یہ ہے کہ تم جہاد میں شمول
کو قتل کرو اور وہ کو قتل کریں جنہوں نے اللہ علیہم عرض کیا
کیا ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو (مصباح)
بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر الہی تمام عبادتوں سے اس لئے
فضل ہے کہ عبادتیں ذکر الہی کا وسیلہ ہوا کرتی ہیں
پس اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا مطلب اعلیٰ مقصد ہے مگر
اسکی دو قسمیں ہیں -

(۱) ذکر زبان سے (۲) ذکر دل سے یہ دوسری قسم

کا ذکر ہے نہ زبان سے تعلق رکھتا ہے نہ کانوں سے
سنا جاتا ہے بلکہ وہ فکر اور ملاحظہ قلبیہ ذکر کا اعلیٰ
مرتبہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے ایک ساعت فکر
سزا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ مرتبہ زبان
ذکر کی مدامت و حاصل ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ
حضور قلب بھی ہو چنی کہ اسی سے مرتبہ فکر قلبی اور
اعراض عاقلانہ حاصل ہو جاتا ہے (بحال الروی)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر صدیق
اکبر حق اللہ عزہ کا ایمان قلم امت کے ایمان سے وزن کیا

أَمِيقَ لَدُنَّكَ الْإِيمَانُ أَيْ بَكَرَ مِنْهُ وَاللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
كَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ
وَإِنْ سَعِدْتَ لَخُذْ رِيْقًا لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ رِيْقٌ
مِنَ الْإِيمَانِ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِيمَانَ
بَزَيْدٍ وَيَقْصُرُ وَجْهَنَا أَنَّ الْإِيمَانَ عِبَادَةٌ مِنْ
التَّصَدِيقِ كَمَا ذَكَرْنَا مِنْ اللَّهِ لَا يَكُنِي هُوَ كَلِمَةً
الْإِيمَانُ وَالنَّقِيصَانِ وَاسْتَقْوَلَهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ
الْفَتْحِ لِيَزِدَّ أَدْوَالِ الْإِيمَانِ مَعَ إِيْمَانِهِمْ فَقُلْنَا ذَلِكَ
فِي حَقِّ الصَّحَابَةِ لَوْ كَانَ الْفَرَسُ كَانَ يُكْرَلُ فِي
كُلِّ ذَنْبٍ يَفْعَلُهُ فَيَكُونُ تَصَدِيقُهُمْ ذَلِكَ
زِيَادَةً عَلَى ذَلِكَ أَمَا فِي حَقِّهِ فَلَا لِأَنَّهُ
أَقْطَعَ الْوَحْيُ

وَكَمَا قَوْلُهُ تَعَالَى لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ إِذَا
ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ فَقُلْنَا ذَلِكَ صِفَةُ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنُونَ فِي الطَّاعَاتِ
مُتَّفَادُونَ أَمَا فِي الْإِيمَانِ فَلَا
وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى أَدْوَالِ الْإِيمَانِ فَالْمُرَادُ
مِنْهُ الْيَقِينُ لَا تَفْسِيرَ الْإِيمَانُ -

وَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ فَقُلْنَا تَوَخَّاهُ فِي الْوَرْدِ
لَا تَسَابِقُ فِي الْإِيمَانِ وَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الدَّلِيلُ عَلَى خَيْرِ كَفَالِهِمْ أَمَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ شَعْرَةٌ
مِنَ الْإِيمَانِ
فَقُلْنَا رَوَى فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ يَخْرُجُ مِنْ

جائے تو اس کا ایمان زائد ہو۔

اسی طرح ابو ہریرہؓ اور انسؓ ابو سعیدؓ رضوان
اللہ علیہم سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا کہ اپنے دلیلیں سے کہ ایمان نہیں
ایمان بھی ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکلیں گے۔ یہ ایمان کے
کم بیش ہو نیکی دلیل ہے سہارنی دلیل ہے کہ ایمان نصیب
کا نام ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور نیابت نقصان
قبول نہیں کرتا لیکن خدا تعالیٰ کا قول حورۃ فتم یزید
ایماناً مع ایمانہم جس سے ایمان کی یاقوتی ثابت ہوتی ہو
کیونکہ قرآن مجید ہر وقت تہرا اور وہ اس کا بیان لاتے
تھے پس انکی تفسیر فیہ پہلے کی نسبت زیادہ ہوتی تھی
جو کہ اب وحی منقطع ہو چکی ہے اس لئے ہمارے
حق میں نہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کا قول تھا المؤمنون الفریق ذکر اللہ
وجلت قلوبہم اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ یہ
مؤمنون کی حوصلت اور مومن طاعت میں متفاوت
ہیں لیکن ایمان میں متفاوت نہیں اور ان کو ہم ایمان
سے مراد یقین۔

نہ نفس ایمان۔

لیکن حدیث ابو بکر صدیقؓ سے زیادتی ثواب و جزا
ہے کیونکہ سابق الایمان ہیں۔ حضور علیہ السلام
والسلام نے فرمایا جہلی کی راہ بنانا بڑا سنگین گناہ ہے
کہ براہِ حق۔ لیکن حضور علیہ السلام کا قول کہ جب
دلیلیں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا
کہتے ہیں جن کو ایسے ہیں ہے ذرۃ من الایمان۔ اور

النَّارِ مَنْ كَانَ فِي شَكٍّ مِّنَ الْإِيمَانِ فَيُحِبُّ
حَلْفَ قَوْمٍ يَمَانُكَ كَرِهَ الْكَلْبَ الَّذِي
عَيْنُ الْعَيْنِ يَحِبُّ لِلَّهِ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ تَرُدَّ
سَأَلَهُ مُؤْمِنٌ أَنْتَ قَالَ الْإِيمَانُ إِيْمَانُ
إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ
وَالنَّارِ وَالْبَيْتِ وَالْحِسَابِ فَأَنَا مُؤْمِنٌ
وَأَنْ كُنْتُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِيْمَانُ
الْمُؤْمِنُونَ اللَّهُ

كُوَاللَّهِ لَا أَدْرِي أَمِنَهُمْ أَمْ لَا
وَعَنْ النَّوْزِيِّ مَنْ زَعَمَ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ
بِاللَّهِ حَقًّا ثُمَّ لَمْ يَشْهَدْ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَقَدْ آمَنَ بِصِفَتِ الْإِيمَانِ وَهَذَا الْكَلِمُ
يَسْتَعِيضُ كَمَا لَا يَقْطَعُ بِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ نَوَابِ
الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا لَا يَقْطَعُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ حَقًّا
فِيهِكَ الْفَكْنُ مَنْ يَسْتَشْفِي فِي الْإِيمَانِ
نَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ لَا
يَسْتَشْفِي فِيهِ رَحَى عَنْهُ قَالَ لِقَتَادَةَ
لَمْ يَسْتَشْفِي فِي إِيْمَانِكَ قَالَ زَيْنُ عَابِدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ وَالَّذِي لَمْ يَفْقَرْ
فَقَالَ لَهُ هَلَا ائْتَدَيْتَ بِمَنْ قَوْلُهُ لَمْ
تُؤْمِنُ قَالَ بَلَى (كشاف)

پہلی میں ہے شعرة من الايمان المکملی بسبقہ بالما
ظاہر کے انہی معنوں میں محمول کرنا واجب ہے (مکرر الكلام)
من یعنی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا کیا آپ
مؤمن ہیں فرمایا ایمان دو طرح پر ہے ۔

اگر تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں ۔ کتابوں
رسولوں قیامت جنت مدفن ۔ عشر اور حساب
پر ایمان لائے ہیں تو اسے کہتے ہیں تو اس اعتبار سے بیشک
میں مؤمن ہوں ۔ مگر قول لہی تعالیٰ انا المؤمنون
الایۃ سے سوال کرتے ہو تو بخدا میں نہیں جانتا
کہ میں ان میں سے ہوں یا نہ

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جسے مؤمن
برحق ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے جانی ہونے کا ثبوت
پیش نہ کر سکا وہ شخص مؤمن برحق نہیں ہو سکتا یہ سفیان
کی طرف الزام ہے یعنی جیسے کہ قطعی طور پر بدعنوان ہے
تو باطل کا حکم نہیں دیا جاسکتا یہی طرح کسی نسبت
مؤمن برحق بھی نہیں کہا جاسکتا ایمان کے متعلق ہذا

کتاب میں اس بحث کو تعلق رکھتا ہے ابو حنیفہ بھی اس میں
انشاء اللہ کے قائل نہیں ہیں حکایت ہے کہ ایک قس
اپنے قواد کو پوچھا کہ تم ایمان کے ساتھ انشاء اللہ کے قائل
کیونکہ جواب دیا کہ میں حضرت ابراہیم کا اتباع کرتا ہوں جنہوں نے
کہا تھا اطمع ان لیغفر لی جواب میں فرمایا تم اس میں حصہ
ابراہیم کا اقتدا کیونکہ کیا اؤ کم تؤمن قال بلی (کشاف)

حضرت آدم علیہ السلام کا پروردگار کی امانت کو قبول کرنا وغیرہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ
وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاعْلَمُوا
أَنَّ أَمَانَاتَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ عِنْدَهُ
أَجْرٌ عَظِيمٌ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ أَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْإِنْسَانِ فِرْعَوْنَهُ وَقَالَ هَذِهِ
أَمَانَةُ اسْتَوْدَعْتُمَا فَإِذَا الْفَرَسُ أَمَانَةٌ وَالْحَبْلُ
أَمَانَةٌ وَالْيَدُ أَمَانَةٌ وَاللِّسَانُ أَمَانَةٌ وَالْعَيْنُ
أَمَانَةٌ وَالْأَذُنُ أَمَانَةٌ وَلَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ
لَهُ فَنَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَمَانَةِ عَلَى أَعْيَانِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَبْلِ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى
إِنَّمَا عَوِظُنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالْحَبْلِ قَالَ هُوَ يَخُونُ هَذِهِ أَمَانَتَهُمَا قَالَ وَ
سَمِعْتُهُمَا قَالَتِ السَّمَوَاتُ جُودِيَّتِي وَالْأَرْضُ
عُودِيَّتِي قُلْنَ يَا رَبِّ نَحْنُ مَخْرُجَاتُكَ لَا فِرْسَةَ
لَا رِيْدَ قَوْلًا بَدَلَهُمَا قَالَتِ ذَلِكَ خَوْفًا وَ
خَشْيَةً وَنُظِيْمَ لِدِينِ اللَّهِ أَنْ لَا يُفْسِدَ يَمْوَلَا
لَا مَخَافَةَ وَلَا حَزَنَ

قَابَتَيْنِ أَنْ يَحْبِسَهُمَا وَاشْفَقْتَنِي مِنْهَا وَحَمَلَهُمَا
الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلَمًا جَهُولًا
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَحْبَبَ دُنْيَاكَ
أَحْبَبَ آخِرَتَهُ وَمَنْ أَحْبَبَ آخِرَتَهُ أَهْوَيْتُ دُنْيَاكَ
قَائِلٌ مَا يَنْجِي عَلَى مَا يَنْقُصُ
وَرُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلَسَ يَوْمًا يَخْبُرُ
أَصْحَابَهُ فَبَكَوْا غَيْرَ سَامِعَةٍ مِنْ زَيْدٍ

نے مومن اور تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خیانت نہ کرو اور امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو۔ حالانکہ
تم خیانتوں کا حال جانتے ہو۔ جان لو کہ تمہارے
مال اور اولاد فتنہ ہیں اور پروردگار کے اجر عظیم ہے
عبداللہ بن عمر بن حارث فرماتے ہیں۔ انسان کی
اول مخلوق فرج ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ امانت
ہے جس میں تمکو سونپتا ہوں پس تم نگاہ امانت ہے
مانگہ پاؤں۔ زبان۔ ہاتھ اور کان سی امانت ہیں
جو امانت میں خیانت کرے وہ مومن نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ امانتیں آسمان وزمین اور پہاڑوں کے
رہبر و پیش کش کیوں کر وہ خود فراموش ہے۔ ہننے
اسفلوں اور زمین اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا
اور انکو کہا کیا تم اس کی پرورش کر سکتے ہو۔ انہوں نے
کہا اس میں کیا ہے فرمایا اگر انہیں اچھی طرح رکھو گے تو
جزایاؤ گے۔ ورنہ سزا پاؤ گے انہوں نے کہا ہم تیرے
امر میں مخر ہیں تو اب اور عقاب نہیں جانتے۔ یہ قول
صرف وف اور دین الہی کی عظمت کی وجہ سے تھا کہ
کی مخالفت نہ تھی۔

ان سب اس امانت کے اٹھانے انکار کر دیا اور نہ
کئے سار انسان اسے اٹھالیا بیشک بڑا ہی ظالم
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا دنیا کو محبوب کہنیو الہ
دین کو ضرر پہنچایا کر ہے اور آخرت کو دوست کہنیو الہ اپنی
دنیا کو نقصان دیا کر ہے اس شخص بائی کو اختیار کروا دی کہ وہ
مردی ہے کیونکہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بھی بگو
کچھ سار ہے تھے بغیر اسامہ بن زید کے سب پرے

فَقَالَ اشْكُوا إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسْوَةً فَكَلِمَةً
فَوَمَّعَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ
أَخْرِجْ يَاعَدُو اللَّهِ فَمَكَتْ لَمْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جَهَنَّمَ وَالْعَيْنُ مِنْ قَسَاوَةِ الْقَلْبِ قَسْوَةُ الْقَلْبِ
مِنْ كَثْرَةِ الذُّنُوبِ وَكَثْرَةِ الدُّنُوبِ
مِنْ تَشَابُهٍ الْمَوْتِ وَتَشَابُهٍ الْمَوْتِ مِنْ طَوِيلِ
الْأَمَلِ وَطَوِيلِ الْأَمَلِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَحُبِّ
الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلَّ حَاطِيَةٍ
وَلَوْ رَأَى عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ رَحِمَهُ اللَّهُ
جَعَلَ الشَّرُّ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ جَعَلَ قَتْلُ
حُبِّ الدُّنْيَا وَجَعَلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ
وَجَعَلَ مَفْتَاحُ الشَّهَادَةِ عَلَيْكَ بِتَرَكِهَا تَبِيلُ
الدُّنْيَا حَيَاتِ الْعَالِيَا -

اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے سخت
کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے سہمہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا
اے اللہ کے دشمن بھلی پس و پیش پر پھر حضور علیہ الصلوۃ
وسلام نے فرمایا اے اللہ کے دشمن کو کتنا دل کی سختی
اور سختی دل کثرت گناہ۔ اور کثرت گناہ غفلت
موت۔ اور غفلت موت طول اہل۔ اور
طول اہل حُب دنیا کی علامت ہے۔ اور حُب
دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

فیصل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے
تمام شر ایک مکان میں بند کی گئی ہے اسکی چابی حب
دنیا ہے اور تمام خیر ایک مکان میں جمع کی گئی ہے
اسکی چابی ترک دنیا ہے۔ ترک دنیا کو چھوڑ۔ اگر
بند مراتب چاہتا ہے۔

آیت وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ كَنْزًا

وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا
يُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ يَوْمَ يُخْفَىٰ عَلَيْهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ
بِهِمْ جَانِبُهُمْ وَيُجَوَّدُ بِهِمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا
مَا كُنْتُمْ قَدْ قُلْتُمْ أَنَّهُ تَكْنُزُونَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ
مَالًا وَآتَاهُ يَوْمَ رُكُوتِهِ قِيلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ سَجَاءًا أَفَرَعَ وَهِيَ الْحَيَّةُ الَّتِي لَا
تَعْرِفُ أَسْمَاءَ أَيْ تَعْرِفُ جِلْدَ رَأْسٍ مِنْ كَثْرَةِ

جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ
نہیں کرتے انکو دے محمد درناک عذاب کی بشارت
دید و جدان انکو نے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپا یا جاسیگا
پھر انکی پیٹنیوں و پیلوں اور پشت کو داغ دیا جائیگا اور
کھینے بڑھ ہے جو جمع کرتے تھے آپ پر جمع کرنا عذاب چاکو
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں آپ فرمایا جس کو خدا تعالیٰ مال
نے اور وہ رکوۃ ادا نہ کرے اسکا مال قیامت کے دن
گنچے سانپ کی صورت میں ہوگا یعنی کثرت زہر باعث
جس سانپ کے مر کے بال اُٹھاتے ہیں وہ نچہ کہلاتا ہے

سَمَاءَ وَلَهَا نَقَطَاتٍ سَوْدَاوَاتٍ فَوْقَ عَيْنَيْهَا
يَطُوقُ ذَلِكَ الشَّجَاعُ كَوْكَبًا فِي عُنُقِهِ فَبَدَأَ بِهٖ
عَذَابًا شَدِيدًا يُقُولُ اِنَّا مَالِكُ الَّذِي لَكَ زَكٰوةٌ
وَلَمْ يُؤَدَّ زَكٰوةَ كَمَا قَالَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَجَحْمَتُ
الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ بِمَا اَتَتْهُمْ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
خَيْرًا لَّهْمُ يَا هُمُ شَرُّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا
يَجْعَلُوْنَ اِيَّاهُ (مشکوٰۃ)
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَتَاهُ اللّٰهُ مَا كَلَّمَ
وَلَمْ يُؤَدَّ زَكٰوةَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
صَفَحَتْ لَهٗ صَفَاحَةٌ مِّنَ الْعَرَارِ فَاحْمَى عَلَيْهَا
فِي نَارٍ وَجَعَلَ فُجُورُكَ يَهْدِيْكَ اِلٰى بَيْتِكَ لَمْ يَكُنْ
جَنَّتُهُ وَجَلَبَاةٌ وَظَنُّكَ اَوْ ظَنُّكَ اَبْرَدَ تَنَزُّعَاتٍ
لَّمْ يَكُنْ يَوْمَ كَانَ مَقْدَلُهُ اَلْفَ سَنَةٍ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَنْ يَوْمَ مَاعِدٍ رَبِّكَ اَلْفَ سَنَةٍ
وَمَا تَعْدُوْنَ حَتّٰى يَقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَرٰى
سَبِيْلُ اَمَّا اِلَّا الْجَنَّةَ وَرَمَّا اِلَّا النَّارَ (زبدۃ الواعظین)
يُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ قَرَنَ الصَّلٰوةَ بِالزَّكٰوةِ وَكَتَبَ اِيَّاهُ
فَقَالَ اَقِمُّوْا الصَّلٰوةَ قَدْ اَوْفَاوْا الزَّكٰوةَ وَجَهَّ
النَّظْمَ بَيْنَ مَلَائِكَةِ الصَّلٰوةِ حَقَّ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَالزَّكٰوةُ حَقُّ الْعِبَادِ قَالُوْا وَاجِبٌ لِّمَا اَتَيْنَاهُمَا
يَا اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَجْمَعٌ جَمِيعِ الْعِبَادَاتِ اِلٰى
هٰذَيْنِ قَالَا صَلٰوةٌ عِبَادَةٌ بَدَنِيَّةٌ وَالزَّكٰوةُ
عِبَادَةٌ مَالِيَّةٌ فَجَمِيعُ الْعِبَادَاتِ يَنْفَسِمُ اِلَيْهِمَا
وَلِذَا اَنْتَلْتَ اَمَاتٍ نَزَلَتْ مَقْرُوْنَةٌ تَرْتَلُمَا مَث

اور اسکی انگوٹھوں کی اوپر کی جانب دو سیاہ نقطے ہوں گے
یہ پانچ اس کے گلے کا لہو ہو کر نہایت تکلیف پہنچا بیگا
اور بیگانی تیرا وہ مال ہوں جسے تو نے جمع کیا۔ اور
زکوٰۃ ادا نہ کی جیسے پروردگار فرماتا ہے۔ جو لوگ
خدا کے دیئے میں بغل کرتے ہیں وہ گمان نہ کریں کہ انکے
لئے بہتر ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ بدتر ہے انکا مال قیامت
کے دن انکے گلے کا طوق ہوگا۔ (مشکوٰۃ)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا ہے
پروردگار فرماتا ہے اور وہ زکوٰۃ ادا کرے قیامت کیلئے
اسکے لئے آگ نے تختہ پھلے جائیں گے اور اسے دوزخ
میں نپا کریشانی پہلو اور پیٹھ پر داغ دیئے جائیں گے
جب وہ ٹھنڈا ہو جائیگا پھر تپا جائے گا۔

چنانچہ پروردگار فرماتا ہے قیامت کا دن خدا تعالیٰ
کے نزدیک تمہاری گفتی کے مطابق ہزار برس کہے
اس دن ہندوں کا انعام ہوگا پھر راحت کی طرف سے

جائیگے یا دوزخ کی طرف (زبدۃ الواعظین)
بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید
میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ متصل بیان کیا جو جیسے فرمایا
نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور بتایا کیونکہ اگر نماز اللہ
کا حق ہے اور زکوٰۃ حق العباد ہے اس لئے اگر کسی نے عت
دونوں کی سرحدات وجہ سے اور تمام عبادتوں کا صحیح
دونوں کی طرف ہر پس نماز عبادت بدنی ہے اور زکوٰۃ
علیہ اور تمام عبادات انہیں دونوں کی طرف منقسم ہوتی
ہیں اس لئے تین آیتیں تین چیزوں سے ملی ہوئی

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ وَاحِدَةً مِنْهَا بِغَيْرِ أُخْرَى أَوْ لَا هَا
قَوْلُ تَعَالَى أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَهَذَا صِلَةُ
الصَّلَاةِ وَمَنْ لَمْ يُدِرْ الزَّكَاةَ لَمْ يَصِلْ إِلَى الصَّلَاةِ
وَالثَّانِيَةُ قَوْلُهُ تَعَالَى أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ فَمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَلَمْ يُطِيعِ الرَّسُولَ
لَمْ يَصِلْ مِنْهُ إِطَاعَةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الثَّانِيَةِ قَوْلُهُ
تَعَالَى ابِ الشُّكْرِ وَذَوَالِ بَيِّنَاتٍ فَمَنْ شَكَرَ اللَّهَ
تَعَالَى وَلَمْ يَشْكُرْ لَوْلَا الَّذِي لَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَكُلُّهُ
لِلَّهِ تَعَالَى (تبيين الخافقين)

عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ
عَنْ خَمْسٍ مَنَعَ اللَّهُ عَنْهُ خَمْسًا الْأَوَّلُ
مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِهِ مَنَعَ اللَّهُ حِفْظَ
مَالِهِ مِنَ الْآفَاتِ وَالثَّانِي مَنْ مَنَعَ الْعَشْرَ
مِمَّا يَحْرَجُ مِنَ الْأَرْضِ مَنَعَ اللَّهُ تَعَالَى
الْبَرَكَاتَ مِنْ كُلِّ كَسْبٍ وَالثَّالِثُ مَنْ مَنَعَ
الصَّدَقَةَ مَنَعَ اللَّهُ تَعَالَى تَعَايُنَهُ الرَّابِعُ
مَنْ مَنَعَ الدُّعَاءَ لِنَفْسِهِ مَنَعَ اللَّهُ عَنْهُ
الْإِحْبَابَةَ وَالْخَامِسُ مَنْ مَنَعَ الْحَضْرَةَ مَعَ
الْجَمَاعَةِ مَنَعَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا أَنَّ الْإِيمَانَ
فَلَا يَكُونُ إِيْمَانًا كَامِلًا (زبدۃ العظیم)

رَوَى عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ
حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُدُ وَرِثَانُكُمْ
يَا مَعْزُومُونَ اسْتَمْلُوا أَنْوَاعَ الْبَرَكَاتِ
وَالْتَصَرَّحَ -

عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ

نازل جوئیں جو ایک کو دوسری کے بغیر نہ قبول نہیں
کرتا پہلی آیت میں ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پس
جو شخص نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی نماز
قبول نہیں کرتا۔ دوم خدا تعالیٰ کا قول اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول کی اطاعت کرو وچسپ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت
بغیر اطاعت رسول کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی اطاعت قبول
نہیں کرتا سوم یہ دو کار کا قیل جیسا اور الدین کی شکر یہ
کرو پس جس نے اللہ تعالیٰ کا شکر یہ کیا اور والدین کا حکم
نہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے شکر کو قبول نہیں کرتا (تبیہ الخافقين)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مروی ہے جو شخص اپنے
ایکویں چیزوں سے روکے خدا تعالیٰ اس سے پانچ چیزوں کو روکے
گا۔ اول جو شخص کو نہ کہے کہ تمہارا مال سے
حفاظت کرو گے گا۔ دوم جو شخص زمین کی پیداوار
سے عشرہ حصے خدا تعالیٰ اس کے ہر کسب سے برکت
اتھا لے گا (سوم) جو شخص صدقہ نہ دے گا غافیت میں
نہ رہے گا (چارم) جو اپنے لئے دعا نہ کرے
خدا تعالیٰ اس سے قبولیت کو روکے گا۔

پنجم) جو نماز باجماعت نہ پڑھے خدا تعالیٰ اس
کے مال میں کمی کر دے گا۔ اور اس کا ایمان کامل
نہ ہو گا (زبدۃ العظیم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مروی ہے جو اپنے
فرمایا زکوٰۃ دیکر اپنے مالوں کی حفاظت کرو۔ اور صدقہ
دیکر اپنے پیاروں کی دعا کرو۔ اور دعا اور گریہ
ناری سے مصائب کا مقابلہ کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مروی ہے جو اپنے فرمایا

يَوْمَ الْقِيَمَةِ خَرَجَ شَيْءٌ مِنْ جَهَنَّمَ اسْمُهُ
خَرْنَبُ مِنْ وَكَلِ الْعَقْرَبِ طُولُهُ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالدُّنْيَا عَرْضُهُ مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى
الشَّرْقِ قِيَّةٌ وَلِجَبَرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى
آبِنَ تَذَاهِبٍ يَا خَرْنَبُ تَقُولُ لِي الْعَرَبُ نَسَبُ
فَيَقُولُ لِمَنْ تَطْلُبُ فَيَقُولُ أَطْلُبُ خَسَّةً
نَفَرَ الْأَوَّلُ تَارِكُ الصَّلَاةِ وَالشَّاهِي مَا بَيْنَ
الزُّكُوفِ وَالثَّلَاثِ عَاقِ الْوَالِدَيْنِ وَالرَّاسِيَةِ
شَارِبِ الْخَمْرِ وَالْحَاسِلِ الْفَكْرِ فِي الْمَسْجِدِ
سَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَّ السَّاجِدَ لِلَّهِ تَعَالَى
فَلَا تَدْعُوا أُمَّةَ اللَّهِ أَحَدًا (ازبدة العظیمین)
عَنْ أَبِي لَدْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
لَإِنَّ أَدَقَّكُمْ مِنْ مَوْزِقٍ قَانَسُوا أَحَبُّ
لِي مِنْ مَجَالِسَةِ الْفَقِيرِ لِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِكْرَامُ وَتَجَلُّدُ
الْوُفَى قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَوْتَى قَالَ
الْأَغْنِيَاءُ

وَكَلَّأَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرِهْتُ عَلَى
الْجَنَّةِ قَرَأْتُ أَكْثَرَهَا انْفِرَاءً وَطَلَبًا
عَلَى النَّارِ قَرَأْتُ أَكْثَرَهَا الْإِغْنِيَاءُ كَمَا
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ
قَرَأْتُ الْفُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ سَعْيًا وَلَمْ أَرِ مِنَ الْإِغْنِيَاءِ
مَنْ يَدْخُلُهَا مَعَهُمْ إِلَّا عَبْدًا لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي

قیامت کیلئے جہنم سے کوئی شے نکلیگی جس کا نام خرنب ہے
اور وہ بچھو کی قسم سے بے شکا ہوا بنی اس کے
پائین سے برابر اور عرض مغرب مشرق تک
جبرائیل علیہ السلام کیلئے جہنم سے کہاں جائے
وہ کہے گا میدانِ محشر کی طرف پھر دھیتے کہیں
وہ کیلئے پانچ جماعتوں کو تلاش کرتا ہوں۔

(ابو لدرہ) تارکِ صلوٰۃ - دروم (ملغ ذکوۃ و سوما)
والدین کا ناقرا (چهارم) شرابی پنجم محمد
میں کلام کرنے والا - حبیب کہ پروردگار نے فرمایا
ہے مسجد میں اللہ کے لئے ہیں - خدا تعالیٰ کے
سوا اور کسی کو اس کے ساتھ نہ پوکارو (ازبدة العظیمین)
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا ہے
فرمایا میرے نزدیک کسی اونچے محل سے اگر کرچہ چڑھا
غنی آدمیوں کی مجلس پر بٹھ کر گونگہ میں نے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا لوگو!
مردوں کی صحبت سے بچو - صحابہ نے عرض کیا - یا
رسول اللہ کون مردے ہیں - فرمایا ایڑھی -

ایسا ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے
اکثر خبیثوں کو دیکھا کہ انہیں اکثر فقیر تھے اور جہم کو کہ
اکثر میں غنی تھے - جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا کہ اس میں فقراء
ماجرین اور مسلمان داخل تھے - اور غنیوں میں
سے ان کے ساتھ سوائے عبدالرحمن بن عوف
کے کسی کو داخل ہونے نہیں دیکھا -

عَوَفٌ وَهُوَ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِالْجَنَّةِ وَالْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِالْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ عَنْهُمَا وَطَلْحَةُ رَضِيَ عَنْهُ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ عَنْهُ وَالْحُصَيْنُ رَضِيَ عَنْهُ وَعُفُوفٌ مَعْدُنُ الْوُفَاةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحُجْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَلِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَيْلُ الْغُلَبَاءِ مِنَ الْفُقَرَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ رَبَّنَا ظَلَمْنَاهُ فَاخْلُصْنَا لَهُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَرَعْنِي وَجَاوِزِي لَا بَعْدَ لَكُمْ وَلَا كَيْ تَنَكَّرُوا تَنَكَّرُوا رَسُولُ اللَّهِ فِي أُمُورِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلْسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ حِكْمِي أَنَّهُ قِيلَ بِبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَكْتُمُ حَبِيبٍ مِنَ الزُّكُوفِ فِي مَائِي دُرِّهِمْ قَالَ كَمَا عَلَا الْقَوْمُ فَأَمَرَ الشَّرْعُ عَلَى كُلِّ مَا تَتَنَحَّسُّو أَمَّا هُنَّ فَيُحِبُّ عَلَيْكُمَا بَدَلُ بَعْضِ الْمَالِ يَقُولُ تَعَالَى وَانْفِقُوا مِمَّا دَرَسْتُمْ تَنَكَّرُوا۔

وَسَمِعْتُ الْأَشْجَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا أَفْكَرْتُ قَالَ حُبُّهُ لِمَنْ قِيلَ وَمَا السُّكْنُ قَالَ تَرَكْتُ الْوَبَاءَ قِيلَ وَمَا مَقْدَارُ الزُّكُوفِ قَالَ بَدَلُ الْجَمِيعِ قِيلَ أَلَيْسَ حَسَةً دَرَاهِمُ مِنْ مَائِي دُرِّهِمْ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْخَلَاءِ قَالَ كَمَا لَسْتُ أَدْرِي أَمَّا مَالُكَ قِيلَ لَمْ يَلِدْ هَبْ قَالَ لَا يَكُونُ رَحِمِي اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ نَصَّكَ نَ بَارِعِينَ الْفَدْيَيْنَا وَنَعْمَكَ

اور وہ ان صحابہ میں سے تھے جنہیں زندگی میں جنت کی خوش خبری دی گئی تھی۔ اور وہ یہ ہیں ابوبکر صدیق عمر فاروق رضی اللہ عنہما عثمان غنی رضی اللہ عنہ الغالب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ زبیر بن عبد الرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اجمعین۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیا مت کے دن دو تہذیبوں کی طرف سے نہایت درجہ فوس کرنا پڑے گا وہ کہیں گے اے پروردگار جو حق نے انکو فرض کئے تھے وہ انہوں نے ادا نہ کئے اور ہمیں ظلم کیا پروردگار فرمایا مجھ کو اپنی عزت اور جلال کی قسم میں انکو محکا دوں گا۔ اور انکو فرمائیے گا پھر آپ پر یہی حکم ملے گا اور نہ ملے گا بعض اہل معرفت سے کسی نے زکوۃ کا حساب پوچھا جواب دیا کہ شہر قادیسود درہم (۱۲۰۰) میں سے پانچ درہم ہیں لیکن ہمیں تمام مال کا خرچ کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہمارے دیئے رزق میں سے خرچ کرتے رہا کرو۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے فرایض کی بابت پوچھا گیا فرمایا خدا کی محبت پھر سنتوں کا حال پوچھا گیا کہا ترک دنیا پھر زکوۃ کی مقدار کی بابت پوچھا گیا کہا تمام مال کا خرچ کرنا انہوں نے کیا کیا ہوسوں سے پانچ درہم نہیں ہیں کیا یہ بخیلوں کے لئے ہے پھر سائل نے کہا ہمارا اس مذہب میں ان نام جو کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ اپنے چالیس ہزار دنیا اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور خود

فِي كَسَاءٍ حَتَّى جَاءَ جِبْرَائِيلُ بِكَ كَسَاءٍ مِثْلِهِ
 فَقَالَ لَكَ آيَةُ هَلْ لَكَ حُجَّةٌ فِي الْقُرْآنِ
 قَالَ نَعَمْ هِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِالْأَيَةِ وَمَنْ
 بَلَغَ مَالَهُ تَعْلِيْقُهُ تَعْلِيْقًا فَهُوَ أَلِيقُهُمْ عَامٌ
 قِيلَ كَانَ قَارُونَ يُخْرِجُ فِي زِينَتِهِ عَلَى غَلَّةٍ
 بَيْضَاءَ عَلَيْهِمْ سُرُجٌ ذَهَبٌ وَمَعَهُ أَرْبَعَةُ
 آلاَفٍ عَلَى نِيرٍ وَقِيلَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى خِيَرِهِمْ
 الدِّيَابِجُ الْأَخْضَرُ وَعَلَى مَنِيْرِهِ شَلَالٌ وَآلَةٌ
 غَلِيْزَةٌ عَنْ بَسَامٍ ثَلَاثٌ وَمَا تَحَارِيْرُهُ بَيْضٌ
 عَلَيْهِمُ الْحُلِيُّ وَالْإِيْبَاجُ مُتَكَدِرٌ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَتَكَيِّمُ وَيُخَالِفُهُ آفِرُهُ لِحْشَفَ اللَّهِ يَدَا
 وَيَدَا اللَّهُ الْأَرْضَ (موعظة)
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْعُرَاجِ فِي
 وَدَاءِ جَبَلٍ قَافٍ مَدِيْنَةً مَمْلُوءَةً مِنْ بَنِي آدَمَ
 فَلَمَّا رَأَوْا قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي دَانَا
 وَجَعَلَ يَا حَمْدُ مَا صَنَعُوا لِي وَعَلَيْكُمْ أَحْكَامُ
 الشَّرِيعَةِ وَبَعْدَ ذَلِكَ سَأَلْتُ مِنْهُمْ مَنْ أَنْتُمْ
 قَالُوا يَا مُحَمَّدُ نَحْنُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 وَظَهَرَ الْفَسَادُ فَقَتَلُوا فِي سَاعِدَةٍ وَاحِدَةٍ
 ثَلَاثَةً وَأَرْبَعِينَ نَبِيًّا وَبَعْدَ قَتْلِ الْأَنْبِيَاءِ
 ظَهَرَ مَا تَدْجِيلُ عَابِدِيهِ أَهْدَى وَأَمْرُؤَا
 النَّاسِ بِالْمَعْرُوفِ نَهَوْهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
 فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَتَلَهُمُ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَكُمُ
 فَظَهَرَ بَيْنَهُمْ سَادٌ قَوِيٌّ وَنَحْنُ خَرَجْنَا

کمل میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام طرح
 کمل اور حکم لگے پھر سائل نے کہا کیا تیرے لئے قرآن
 مجید میں کوئی حجت ہو کہ مال خدا تعالیٰ کا قول اللہ تعالیٰ
 لئے مومنوں کے جان و مال کو جنت کے بدلے خرید لیا
 ہے مال بیچنے والے پر اسکی لازم ہوا اور لفظ عام
 ہے قول ہے کہ قارون سفید رنگ خچر پر سہری چار جاس
 والے تھے زینت میں نکلا کرتا تھا اور اس کے ساتھ چار ہزار تھیں
 سوار ہوا کرتے تھے انکی در بیان اور گھوڑوں کے چار جاس
 سُرُج ہوتے تھے جلوس میں تین سو غلام وہیں طرف ہوتے
 تھے اور بائیں طرف تین سو سُرُج سفید رنگ کی کوڑیاں
 زرد عبا اور شیخی لباس سے آراستہ دپیر استہ ہوتی
 تھیں اس میں موسیٰ پر تکبر کیا اور انکو جھٹلایا اور انکے
 امر کی نفی گفت کی پس وہ بھگھر زمین میں ہنسا گیا
 حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا قول ہو کہ میں نے کوہ قاف
 پر شب معراج میں آدم سے پہلے شہر دیکھا جہاں
 لوگوں نے مجھ دیکھا وہ کہا سبح تعریف اللہ تعالیٰ کے یہ ہو جس
 آج اچکا چہرہ دکھا یا پھر وہ محمد پرمان لائے اور بنو کو حکام
 شرعی سکھاؤ بعد ازاں میں نے ان کو پوچھا تم کون ہو انہوں
 نے کہا یا رسول اللہ ہم بنی اسرائیل کی قوم سے ہیں جب حضرت
 موسیٰ نے وفات پائی تو بنی اسرائیل میں اختلاف پڑ گیا
 اور فساد برپا ہو گیا پس ایک ساعت میں نبیائیں انہوں
 قتل کیا اس کے بعد دوسو عابد اہل لوگوں کو جو امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر کرتے تھے اسی ایک دن میں قتل کر دیا
 اور انہیں نہایت درجہ خرابیاں پیدا ہوئیں تو ہم
 ان سے نکل کر دیل کے کنارے پر آ رہے اور

بسم اللہ

بِهِمْ وَجِئْنَا إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ وَدَعَوْنَا اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنَا مِنْ فِتْنَةِ بَيْنِنَا مَنْ دَعَا
وَيَنْصَرِعُ إِذَا تَلَّيْتِ الْأَمْرَ وَوَقَعْنَا وَتَلَّيْتِ
الْأَرْضَ شَايَةً عَشْرَةَ نِزَالٍ وَبَعْدَ ذَلِكَ خَرَجْنَا
إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ وَكَانَ مُوسَى قَدْ وَصَّانَا إِذْ رَأَى
أَحَدَكُمْ وَخَرَجَ مُحَمَّدٌ بَنِي إِخْرَازِمَ بَنِي هَلَوُ اعْتَمَدَ
فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرَانَا وَهَذَا فَعَلْنَا اللَّهُمَّ صَلِّ
الْقُرْآنَ وَالصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ وَادَّاءَ الصَّلَاةِ الْجَمْعَةَ سَائِرَ
مِنْ حَبَابِ بَيْتِ شَرَفٍ

اللہ تعالیٰ نے عالمی کہ میں شاد سے نجات دے گا کیا ایک
زمین چھٹ گئی اور ہم سلائے اور تھارہ مینے کن میں کے نیچے
ہو یہ ہم مکان میں کھڑے علی السلام ہیں صیت کی تھی
بیت میں ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم ان
چہرہ مبارک کے توبہ کی طرف ہو سلام کہنا سوا اللہ تعالیٰ کا
شکر جو جس کو پہنچا چہرہ مبارک دکھایا ای پ ہم کو تقسیم
دن حضور علیہ السلام نے انکو قرآن مجید اور نماز روزہ
اور نماز تہجد اور دیگر تمام احکام اسلام کی سکھائی تفسیر
(بین شریف)

کون سے مہینے اور دن قابل عزت ہیں

رَبِّ عَزَّةَ الشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ أَتَى عَشْرَةَ نِزَالٍ
كَتَبَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا
أَرْبَعَةَ عَشْرَ مِائَةِ أَلْفِ دِينَ الْقِيَمِ وَأَرْبَعَةَ
فِيهِمْ أَنْفُسُكُمْ وَذَانِ الْوَالِدِ الْفَرِيقِ كَأَنَّهُ
كَامِلَانِ لَوْ تَكُنْ كَأَنَّهُ فَوَاعِلُوا أَنْ اللَّهَ مَعَ الْفَرِيقِ
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْ أَرَدَ لَوْ الْوَالِدِ
وَقَدْ كُنْ تَكُنْ الْعَطِشِ الْخُرْجِ مَعَ أَرْبَعِينَ
وَالْشَّاهِدِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَخَرَّ مُوْهِدًا الشَّهِيدُ
كَلَّمَ بِكَ ثَمَرَةَ الْفَيْتَامِ وَالْمَكَلَمِ عَلَى مَا
سَلَفَ مِنْ الْأَقَامِ وَأَذْكُرُوا اخْتَلِقُوا الْأَعْمَارَ
تَدْخُلُوا لِحَقِّكُمْ رَبِّكُمْ سَلَامٌ (زہرۃ الریاض)
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَقِيْتُ مَعَاذَ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ
لَهُ مِنْ أَيِّ حُدُوثٍ يَأْتِي مَعَاذُ قَالَ حَدَّثْتُ
رَبِّي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
مَا سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی پورے تھی جلوع محفوظ ہیں
ہے بارہ مہینے ہیں جس پر دور کار نے بین آسمان کو پیدا کیا نہیں
چراغ کے مہینے میں طریقہ حکم جو ان مہینوں میں جی جانیہ ظلم
مت کرو اور مشرکوں کے کر کے جیسا کہ تم رکھتے ہو کہ لڑتے
ہیں وہاں نوکر لڑتے ہو کہ لڑتے ہو کہ لڑتے ہو۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تم موت کے وقت
پہنچاں راحت اور آسائش اور خروج شیطانی نجات کا راہ دہ گتے
ہو تو آپ کے تمام مہینوں کی عزت کرو ان میں بہت
روزے رکھو اور زکوٰۃ دیں ہوں پر نام نہ ہو۔ اور ذکر
الہی کرو و سہنے پروردگار کی جنت میں سلامتی سے
داخل ہو جاؤ گے۔ (زہرۃ الریاض)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ
کہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور کہا
معاذ کہ تو کہاں سے آئے ہے انہوں نے
کہا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت آیا ہوں
مہینے کہا حضور سے کیا سنا فرمایا مہینے سنا کہ جو

كَأَنَّهُ إِذَا خَالَصَ فِي مَعَادٍ عَلَى الْخَيْرِ مَرَّ
 بِرُؤُوفٍ مِّنْ عِبَادِهِ جَمْعُهُمْ وَفَكَرَ لِحُجَّتِهِمْ ثُمَّ خَلَدَ
 عَلَى رُؤُوفِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَمْعَادُ أَخِيرِي يَكُنْ أَفْقَالُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ مَعَادُ (زهرة الرياض)
 رَوَى عَنْ حَاطِو بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْحِظُوا شَهْرَ عِيدِ وَلَا يَوْمَهُ
 عِيدَهُ أَصْلُ هَذَا الْيَوْمِ لَا يَجُوزُ لَهُمْ
 أَنْ يَلْحِظُوا وَأَوْقَاتُ عِيدِ الْأَمَّا
 جَاءَتِ الشَّرِيعَةُ بِاتِّحَادِ عِيدٍ أَوْ هُوَ فِي شَوَّابِ
 يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي الْعَامِ يَوْمَ الْفُطْرِ وَبِسُومِ
 الْأَصْحَى أَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَأَمَّا مَا عَدَا
 ذَلِكَ فَاتِّحَادُ عِيدٍ أَوْ مَوْسِمٍ كَعِيدَةِ
 الْأَصْلُ لَهُ فِي الشَّرِيعَةِ الْحَمْدُ يَكُونُ
 مِنْ أَعْيَادِ الشُّرُوكِ وَقَدْ كُنْتُ لَهُمْ
 أَعْيَادُ مَائِيَّةٍ وَمَكَائِيَّةٍ فَلَمَّا جَاءَ
 الْإِسْلَامُ أَبْطَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَعَوَّضَ
 عَنْ أَعْيَادِهِمُ الزَّمَانِيَّةَ عِيدِ الْفُطْرِ
 وَعِيدِ الْأَصْحَى أَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَعَنْ
 أَعْيَادِهِمُ الْكَائِنِيَّةَ الْكَعْبَةَ وَعُرَفَاتُ
 وَمِنَى وَفُودُ أَهْلِ بَيْتِ اللَّهِ زِيَارَتُهَا وَ
 لَيْسَ مِنْ غَيْرِ هَذِهِ الْوَأَسِيمِ مَوْسِمٍ
 وَلَا غَيْرِ هَذِهِ الْأَمَاكِينِ مَكَانًا إِلَّا وَفِيهِ
 إِلَهُ تَعَالَى رَهِيْفَةٌ مِّنْ وَطْأَتِهَا
 طَاعَةٌ يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيْهِ وَ

شخص نالہ الا اللہ سچے دل سے کہے گا۔ وہ جنت
 میں غل ہو جائیگا۔ اور جو جب ایک روزہ لوچے اللہ
 کے وہ جنت میں داخل ہوگا پھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی خدمت میں داخل ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم معاذ نے مجھے خبر دی ہے آپ فرمایا اسے سچ کہا
 طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ
 والسلام فرمایا تم کسی دن یا کسی مہینہ کو عید نہ بناؤ
 اصل بات یہ ہو کہ مسلمانوں کے لئے کسی وقت
 یا کسی دن عید بنایا جائے نہیں مگر شرعی عیدیں
 اس سے متعلق ہیں مثلاً ہفتہ میں بعد اور سال
 میں دو عیدیں۔ اور ایام تشریق۔ ان کے سوا
 کسی دن کو عید بنانا بدعت ہے۔ اس کی شرع
 تحدید میں کوئی اصل نہیں۔ بلکہ وہ
 مشرکوں کی عیدیں ہیں۔

کیونکہ مشرکوں نے زمانی اور مکانی
 بہت سی عیدیں بنا رکھی تھیں۔

اسلام نے ان کو باطل کر کے زلے کے
 متعلق عید الفطر اور عید الفصحی اور ایام تشریق
 اور مقامات کے متعلق کعبہ اور عرفات اور منی
 اور مزدلفہ کی عیدیں مقرر کیں خدا ہمیں نصیب
 کرے ان مقررہ وقتوں اور مقامات کے ہوا
 کسی اور وقت یا مقام میں اس کے
 سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آدمی بطور
 طاعت الہی کوئی ایسا وظیفہ پڑھا کرے
 کہ اس سے قریب الہی حاصل ہو

اور وہ اپنے فضل و کرم سے چہر چاہے اپنے الطاف سے مبذول فرمائے۔ رہے نصیب اس شخص کے جس نے مبارک اوقات اور مبارک مقامات کو غنیمت سمجھا اور ان میں اپنے مولا کا قرب حاصل کیا۔ اور قدرہ طاعات کے سبب رحمت الہی حاصل کر لی اور دوزخ کے عذاب و آلام سے نجات ہوئی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جب تک پہلے جو کاتبیہ حضرت ابراہیمؑ کے گزندہ رہا ہے۔ زمین و آسمان کے تمام فرشتے کعبہ شریف میں جمع ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اکی طرف دیکھتا ہے اور کتاب ہے لے فرشتہ جو چاہتے ہوئے ہو گئے۔ وہ کہتے ہیں۔ اے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ تو مجھ کے روزہ دار کو بخش دے اللہ فرماتا ہے میں نے بخش دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام لوگ قیامت کے دن بھوکے ہوں گے تو نبی علیہم السلام اور ان کے اہل و عیال شہان و امیران کے روزہ داروں کے کیونکہ انہیں بھوکا پائیں ہوگی (زبدۃ الواعظین)

کیفیت منافقین وغیرہ

اور انہیں جو بعض آدمی خدا سے عداوت کر رہے ہیں اگر وہ بھوکے اپنے فہل سے فراخی دیگا تو ہم صدقہ دینگے اور نیک لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جب خدا تعالیٰ انکو فراخی دی تو انہوں نے بخل کیا۔ اور پھر گئے۔

روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عائشہ

لَطِيفَةٌ مِّنْ لِّطَافِ الْخَلْقِ اِنَّهُ يُصِيبُ بِهَا مَنَ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ هَضْبًا رَّحْمَتِهِ فَالْعَبْدُ مَنِ اعْتَمَرَ هَذِهِ التَّوَسُّعَ مَا كُنَ وَتَقَرَّبَ فِيهَا إِلَى مَوْلَاةٍ بِمَا شِئْتَ فِيهَا مَنَ وَطَافِ الطَّلَاعِ حَقَّ تَوْصِيَّتِهِ نَفْعًا وَزُنْزُلًا لِلنَّفْعِ وَيَا مَنَ يَهْلِكُ عَذَابُ النَّارِ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَضَى ثَلَاثُ الْيَوْمِ مَرَّيْنِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ كَرِهْتُ مَلَائِكَةَ فِي السَّمَوَاتِ لَا فِي الْأَرْضِ لَا يَجْتَمِعُونَ فِي كَعْبَةٍ فَيَنْتَظِرُ اللَّهُ تَعَالَى لِيَأْتِيَهُمْ وَيَقُولَ يَا مَلَائِكَةُ اسْأَلُوا مَا شِئْتُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا حَاجَتُنَا أَنْ تَغْفِرَ لَنَا صَامَ رَجَبٍ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ حَسَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ النَّاسِ جَيْعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا الْأَنْبِيَاءَ وَأَهْلَهُمْ وَصَافِيَةَ رَجَبٍ وَشُعْبَانَ وَنَهْصَانَ فَإِنَّهُمْ شَبِلُوا لَا جُوعَ لَهُمْ وَلَا عَطَشٌ (زبدۃ الواعظین)

وَمِنْهُمْ مَّنْ عَلَّمَ اللَّهُ لَيْتَ اِتَّانَا مِنْ فَضْلِ لِنَصَدَّقَ وَلَكِنْ كُنَّا مِنَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا اَنَّهُمْ مِنْ فَضْلِ بَخِلُوا بِهِ وَكَوْنُوا مِنْ مَعْرِ صُورَةٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ

يَعَايِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا عَائِشَةُ لَا تَنَاجِي
 حَتَّى تُحْكِلَ أَرْبَعًا نَسِيَاءَ حَقِّ تَحْمِيْلِ الْقُرْآنِ
 وَتَجْعَلَ الْأَنْبِيَاءَ لَكَ شَفَعَاءَ بِذِمِّ الْقِيَامَةِ
 وَعَنْ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيِّ لَأَوْفَيْنَ عَلَيْكَ حَتَّى تَجْعَلَ
 حُجَّةَ دُخْرَةٍ تَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْبَلُ عَلَيْكَ الْقَائِمُ
 أَمَّ الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَمَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ
 أَيْنَ وَاجِي أَمْ تَتَوَقَّعُ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ لَا أَحَدٌ فِي هَذِهِ
 السَّاعَةِ أَنْ أَفْعَلَهَا فَتُبَسِّمَ رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ
 إِذَا أَقْرَأْتَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَكَانَ كَأَنَّ
 حَتَمَتِ الْقُرْآنَ وَإِذَا أَصَلَمْتَ عَلَى وَعْدِ الْأَنْبِيَاءِ
 مِنْ قَبْلِ فَقَدْ صَنَعْتَ ذَلِكَ شَفَعَاءَ بِذِمِّ
 الْقِيَامَةِ فَإِذَا اسْتَعْفَرْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ
 كُلُّهُمْ يَرُضُّونَ عَنْكَ وَإِذَا قُلْتَ سُبْحَانَ
 اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ فَقَدْ حَجَّجْتَ وَأَعْصَرْتَ

(تفسیر حبیبی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّحَاءُ شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي الْجَنَّةِ
 وَأَعْضَانِهَا مُتَدَلِّلَتَانِ فِي الدُّنْيَا مَنْ تَوَلَّاهُ
 بَعْضُ مَنْهَا أَدْنَتْهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةُ
 شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي النَّارِ وَأَعْضَانِهَا
 مُتَدَلِّلَتَانِ فِي الدُّنْيَا مَنْ تَوَلَّاهُ
 بَعْضُ مَنْهَا أَدْنَتْهُ إِلَى النَّارِ
 وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 تَصَدَّقُوا عَنِ أَنْفُسِكُمْ وَعَنِ مَوْتِكُمْ وَ

رضی اللہ عنہا کو فرمایا اے عائشہ سونے سے پہلے چار
 کام ضرور کر لیا کرو۔ (۱) ختم قرآن (۲)
 قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کو اپنا شفیع (۳)
 مسلمانوں کو اپنے سے رہا مند (۴) حج اور
 عسکرہ یہ فرما کر آپ نماز میں مشغول ہو گئے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر گئیں نماز
 کے بعد فرمائے لگیں یا رسول اللہ میرا آپ قربانی
 آپنی چار چیزوں کا حکم کیا ہے میں اس وقت انکو لایا
 کر سکتی آپنی قسم فرمایا اور کہا کہ جب تم نے مین باقی
 ہوا اللہ احد پر ہی تو گویا ایک قرآن تمام کر لیا۔ اور
 جب مجھ پر انبیاء درود بھیجا تو گویا کسی قیامت
 شفیع بنالیا اور جب ہومسوں کے لئے استغفر چاہی
 وہ تجھ سے رہی ہو گئے۔ اور جب سبحان اللہ
 والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہا۔ تو حج
 اور عسکرہ کا ثواب مل گیا۔

(تفسیر حبیبی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سنا و تنکے
 درخت کی جڑیں زمین سے اور انکی شاخیں دنیا کی طرف
 جھکی ہوئی ہیں پس جو کوئی اسکی شاخ سے چٹیکے گا۔
 وہ جنت میں پہنچ جائے گا اور جس نے انکی جڑ سے چٹیکے گا۔
 اسکی جہنم میں ہوگا اور اسکی شاخیں دنیا کی طرف جھکی ہوئی
 ہیں جو اسکی شاخ کو چٹیکے گا وہ جہنم میں جائیگا
 اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنا موت
 کے لئے صدقہ دیا کرو۔

وَلَوْ يَشِرُّهُ مَاءٌ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ
فِي آيَةٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَغْفِرْ لَهَا شَيْئًا
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَقَدْ
وَعَدَكُمْ بِالْأَوْحَادِ (حَيَاتِ الْقُلُوبِ)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ
بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّ بِكَ سَبْطٌ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ
اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِثْلِهَا
ثُمَّ يُزِيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُزِي آخِذُكُمْ
نَلْوُهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجِبِلِّ الْمُرَادُ بِذَلِكَ
بِعَظَمِ كَثَرَتِهَا وَمِثْلُهَا فِيهَا وَيَزِيدُ هَذَا مِنْ
فَضْلِهِ حَتَّى تَقْلُ فِي الْمِيزَانِ وَمِثْلُ
هَذَا الْحَدِيثِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ يَحْكُ اللَّهُ
الرِّبَا أَيْ يَذْهَبُ اللَّهُ بِرِكَاتِهِ وَ
يُهْلِكُ الْمَالَ الَّذِي يَدَّ حُلُقُوبِهِ الرِّبَا
وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فِعْلُ الْخَيْرِ وَيُرِي الْحَدِيثَ
أَيْ يُزِيدُهَا وَيُكَاوِلُ فِيهَا فِي الدُّنْيَا
وَيُصَاعِفُ لِنَوَابِ فِي الْآخِرَةِ.

عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَدَقَّةُ لَسَدٌ
سَبْعِينَ بَابًا مِنَ السُّوءِ وَالصَّدَقَةُ عَلَى
أَرْبَعَةِ أَجْزَاءٍ الْوَاحِدَةُ يَسْتَبْرَأُ الْوَاحِدَةُ
يَسْبَعُونَ وَالْوَاحِدَةُ يَسْبَعُ مِائَةً وَالْوَاحِدَةُ
يَسْبَعُ أَلْفًا أَمَّا الْوَاحِدَةُ فَيَسْبَعُ أَلْفًا
يَذْفَعُهَا إِلَى الْفَقْرِ وَأَمَّا الْوَاحِدَةُ يَسْبَعُونَ
هُوَ أَنْ يَذْفَعُهَا إِلَى الرَّحْمِ وَأَمَّا الْوَاحِدَةُ

خواہ ایک گھونٹ پاؤں کیوں نہ ہو اگر اسپر بھی قدرت
نہ ہو تو قرآن مجید کی ایک آیت سکھا دیا کہ اگر یہ بھی
معلوم نہ ہو تو مغفرت اور رحمت کی دعا مانگا کر وہ
کیونکہ خدا تعالیٰ نے قبولیت کا وعدہ کیا ہے دینا تعلق
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص صال کمانی
سے اوصیٰ جو خیرات کرے اللہ تعالیٰ اسکو دس ہاں تھیں
لے لیتا ہے پھر اس طرح بڑھاتا ہے جیسے پچھیرے کو
تم ملتے ہو یہاں تک کہ وہ اوصیٰ کجور پہاڑ کے برابر
ہو جاتی ہے اس سے صدقہ کی تعظیم اور برکت مراد
ہے۔ اس کے فضل سے صدقہ ترازو کے
اعمال میں شعل ہے یہاں تک بڑھاتا رہتا ہے اور
اس حدیث کی تصدیق سورہ بقرہ کی اس آیت
ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ سو کی برکت کو کھڑا ہو یعنی
پروردگار اس سال کو جس میں سو دھواں کرے کہ
اور اس سے فضل خیر قبول نہیں کرے اور صدقات کو زیادہ
کچھ دینا میں برکت دیتا ہے اور آخرت میں ثواب
دو چند کرتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ
کہ صدقہ بڑائی کے نشتر وازنی بند کرتا ہے اور اس سے
کی چار تین ہیں ایک کے بدلے دس ملتا ہے دوسرے
کے بدلے ستر تیس کے بدلے سات سو حصے جو حق
کے بدلے چار ہزار پہلا صدقہ پہرہ کی فقیوں کو کچھ
دیو یا جائے۔ دوسرا یہ کہ اپنے رشتہ دار محتاج
کو دیا جائے۔ تیسرا یہ کہ اپنے محتاج

سَبْعَ مِائَةٍ نَهْرًا يَذْفَعُهُمُ إِلَى الْخَوَارِكِ الْوَاحِدَةِ
 سَبْعَةَ أَكْفِ نَهْرًا يَذْفَعُهُمُ إِلَى طَالِبِ الْوَلِيمِ
 وَتَوَيَّدَ هَذَا كَقَوْلِهِ تَعَالَى فِي مَوْزِعِ الْبَقَرَةِ
 مَثَلُ الَّذِينَ يُبْذَرُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 كَمَثَلِ حَبِيرٍ أَتَيْتُكَ سَبْعَ سَائِلٍ كُلُّ
 سَائِلٍ بِمِائَةِ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يَكْفِي لِيْلَ
 بَيْتَاءَ كَاللَّهِ وَاسْمُ عَلَمُهُ

عَنْ نَسْرِ خِزَالِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِسَائِلٍ
 وَمَنْ كَانَ لَهُ عِلْمٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِعِلْمِهِ مَنْ كَانَ
 لَهُ قُوَّةٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِقُوَّتِهِ (جامع الازهار)
 عَنْ نَسْرِ خِزَالِ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا خَلَقَ اللَّهُ
 الْأَرْضَ فَخَرَّكَتْ وَمَا دَتْ فَخَلَقَ الْجِبَالَ
 لَوْ نَعَمَ عَلَيْهَا فَاتَتْ تَمَرَّتْ فَتَجَبَّتْ الْمَكَرُكَ
 مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ
 خَلْقِكَ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ
 الْحَمْدُ يَهُدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٍ
 أَشَدُّ مِنَ الْحَمْدِ قَالَ كَمْ النَّارُ فَقَالُوا
 يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ
 قَالَ نَعَمْ كَمَا هُوَ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
 مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ
 نَعَمْ الْبَرَقُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
 مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْبَرَقِ قَالَ
 نَعَمْ إِنَّ آدَمَ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ

بھائی کو دے۔

(چوتھا) یہ کہ طالب علم کو دے۔

اسکی تائید سورہ بقرہ کی آیت نیل سے ہوتی ہے۔

(اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے والوں کی مثال کہ

دلوں کی طرح جو جو سات بائیس پیدا ہوں اور ہر مل میں

دانہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جسکے لئے چاہتا ہے بڑھاتا

ہے اللہ تعالیٰ صاحبِ حست و جبلتے والا ہے،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ جسکے پاس مال

ہو وہ اپنے مال اور جسکے پاس علم ہو وہ اپنے علم کا

اور جسکے پاس قوت ہو وہ اپنی قوت صدقہ دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

علیہ الصلوہ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

زمین کو پیدا کیا تو پہلے اور سر کرنے لگی اللہ نے پہاڑ

پیدا کئے اور اگھوئیں کی طرح زمین پر چھوڑ دیا۔

فرضتوں کو پہاڑوں کی عظمت اور بندگی سے حیرت

ہوئی سوال کیا۔ کیا تیری مخلوق میں کوئی

پہاڑوں سے سخت مخلوق بھی ہے فرمایا۔ ہاں۔ لویا

پھر عرض کیا اوس سے بھی کوئی زیادہ سخت ہے

فرمایا۔ ہاں۔ آگ پھر عرض کیا۔ کیا آگ سے بھی

کوئی سخت شے ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پانی۔ پھر کہا۔

کوئی پانی سے بھی سخت شے ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ ہوا

پھر عرض کیا۔ کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے

ہے۔ جواب دیا۔ ہاں۔ ابن آدم جو اپنے دائیں

ہاتھ سے صدقہ دے۔

رَوَى كَانَ الْإِمَامُ الرَّاهِمِيُّ إِذَا كَانَ يَتَبَيَّنُ
يَقِينًا فِي الرِّقِّ فَخَرَجَ إِلَى بَرِيَّةٍ وَقَصَدَ
حِمَاكَ ثُمَّ دَخَلَ فَاذًا وَقَصَدَ فِي ثَلَاثَةِ الْعَادِ
قَالَ وَكُنْتُ أَنْظُرُ كَيْفَ يَزْنِي فَقَدْ هَذَا بِحِ
فَصَلَّتْ ثَلَاثَةَ وَمِنْ حُرَيْفٍ نَجَاءَ الْمَطَرُ
عَلَيْكُمْ فَطَلَبُوا كِتَابًا يَكُونُ حُلُومًا فَخَلَا الْعَادِ
الَّتِي كَانَ فِيهِ قَوْلُهُ فَقَالَ لَا يَأْتِيهِ إِلَّا فِيهِ
يُحِبُّكُمْ فَقَالَوا رَبِّمَا وَجَدَ الْوَدَّ فَأَمَّا يَفْقَهُ عَلَى
الْعَلَامِ فَكَرَدُوا النَّارَ بِقُرْبِهِ حَتَّى دَفَعُوا
وَكَلَمَهُ فَلَمْ يُجِبْهُمْ فَقَالَوا رَبِّمَا جَاءَ الْفَقِيرُ
فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ مَسْفَرَةً فَأَشَارُوا إِلَيْهِ فَكَلَمَ
يَتَنَاولُ مِنْهَا شَيْئًا قَالُوا هَذَا مِنْ مَسْفَرَةٍ
مَدِينَةٍ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَاطْلُبُوا إِلَيْهِ حَتَّى حَارَتْ
يَأْكُلُ فَعَمِلُوا أَفَالُوذَ جَائِلٍ سَكَرَ فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ
فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَقَالُوا أَفَالُوذَ أَشْكَنْتَ أَشْنَانَهُ
فَقَامَ مِنْ جُلُوسِهِمْ رَجُلَانِ لَعَنَ سَيِّئَةً لِيَفْتَحَا
فَهُمَا وَطَرَحَا اللَّقْمَةَ فِي وَفٍّ فَضَحِكَ فَقَالَ لَا
أَنْتَ مُجْنُونٌ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَدْبَتُ أَنْ أُجِيبَ
نَبِيٍّ فِي رِيقِي فَعَمِلْتُ أَنْ أَزِيدَ رِيقِي وَيَزِيدَ
عَبْدَهُ حَيْثُ كَانَ وَأَيْنَ كَانَ وَكَيْفَ
كَانَ (دونق المجالس)

حِكَايَتُهُ أَنَّ الرَّاهِمِيَّ إِذَا هَمَّ بِأَذْهَمِهِمْ كَانَ
سَبَبُ تَوْبَتِهِ أَنَّهُ كَانَ يَوْمًا مَلَّ لَا يَلَمُّ قَدْ
خَوَّجَ إِلَى الصَّيْدِ فَذَلَّ مَنَزَلًا وَبَسَطَ لِسَانَهُ
لِيَأْكُلَ الطَّعَامَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا جَاءَهُ

روایت ہے کہ امام زاہری نے ایک قدرتی کیفیت پر
محل کرنا چاہا اور جنگل کی طرف نکلے اور ایک پہاڑ
کا قصد کیا اور پھر ایک غار میں داخل ہوئے اور اُس کے
ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ اور کہا کہ میں یہاں بیٹھ کر رزق
پہنچا رہا ہوں۔ اُن کا ایک قافلہ رستہ بھول گیا۔ اور اُس مہینہ
نے آہا وہ لوگ اس کا کونہ ڈھونڈ رہے تھے۔ اُن اس غار میں
جگہ ملی۔ اُنہوں نے امام زاہری کو دیکھ کر کہا کہ خدا کے فضل سے
تو کون ہو اس کوئی جواب دیا۔ اُنہوں نے کہا اگر شاید یہی
کی وجہ سے اگر گھاس اس لئے کلام نہیں کہہ سکتا۔ پھر اُنہوں
نے اُن جلالی اور انکو خوب نیکیا۔ پھر کلام کیا اس پر بھی
جواب دیا۔ اُنہوں نے کہا شاید یہی ہو گا جو چاہے اس کے
اُن کے دسترخوان لئے اور کہنے کا اشارہ کیا لیکن اس نے
نہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کیا اسے عہدہ تو کچھ میسر نہیں
ہوا اس لئے کہ ان کی عادت تھی کہ وہ گرم دودھ
پلانا چاہتے تھے۔ میٹھا فالودہ تیار کیا گیا اور ان کے سامنے
لئے امام نے توجہ نہ فرمائی۔ فالودہ والوں نے کہا ایسا معلوم ہو
اسکے ذات جرمے پر انہوں نے شخص اُنہوں نے چری لی اور نہ
کھلا اور اس میں قلعہ لایا۔ امام ہنسنا۔ اُنہوں نے کہا کیا تو مجھ کو
ہے امام نے کہا نہیں میں تو اپنے پروردگار کے سامنے کیا ارادہ
کیا تھا کہ وہ مجھ کو سطح رزق دیتا ہے۔ میں نے جان لیا کہ وہ مجھ کو دیتا ہے
اپنی ہند کو رزق دیتا ہے۔ امام ہوا جب حال میں (دونی المجالس)

حکایت

ابراہیم بن کی توبہ کا سبب یہ تھا کہ ایک
دن شکار کے لئے نکلا اور کہا نا کھانے کے لئے
دسترخوان بچھا یا کہ ایک

غَدَابَةٍ أَخَذْنَاهُم بِقِطْعَةٍ مِنْهُمْ بِقُدْرَةٍ وَطَلَّاهُ
فَنَجَّيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ فَرَكِبَ فَرَسًا ذَهَبَ
خَلْفَ الْعُرَابِ حَتَّى مَعَدَا الْعُرَابِ لُجْبَلُو
خَابَ عَنْ يَمِينِهِ فَنَصَحُوا بَرَاءَهُمْ مِنْ أَدْنَاهُمْ
الْجَبَلِ يَطْلُبُهُمْ فَرَأَى مِنْ بَعِيدٍ ذَلِكَ الْعُرَابَ
فَلَمَّا ذَاكَ الْبَرَاءَةُ طَلَّاهُ الْعُرَابَ رَأَى رَجُلًا
مَشْدُودًا إِلَيْهِ وَالْحَبْلُ عَلَيْهِ مُطَوِّعًا عَلَى قَفَاهُ
فَلَمَّا رَأَى إِبْرَاهِيمَ ذَلِكَ الرَّجُلَ عَلَى هَذِهِ
الْجَبَلِ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهِ حَلَّ عَقْدَهُ فَسَأَلَهُ
عَنْ مَا لَكَ قِصَّتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي كُنْتُ
تَاجِرًا فَلَمَّا دَخَلْتُ بِطَلْعِ الطَّيْرِ بَنِي وَلَدْتُ وَأَمَّا
كَانَ مِنْ لَيْلٍ مَا قَتَلْتُنِي وَلَكِنْ شَكَلْتُ فِي
وَطَرْتُ فِي هَذِهِ الْمَوْضِعِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَمَا
كَدَيْتُمْ يَجْعَلُ الْعُرَابُ بِالْخَيْلِ يَجْلِسُ عَلَى
صَدْرِي وَيَكْسِرُ الْحَبْلَ مِنْ قُدْرَةٍ وَكَبْرَةٍ
فَبَدَأْتُ فَمَا تَوَكَّلْتُ اللَّهَ تَعَالَى جَائِعًا فِي ذَلِكَ
الْأَيَّامِ فَرَكِبَ إِبْرَاهِيمُ وَأَرْدَفَهُ خَنْفًا
وَجَاءَ بِهِ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ نَزَلَ
فِيهِ وَنَادَى بِرُؤُسِهِمْ مِنْ أَدْنَاهُمْ وَنَزَعَ السِّيَابَ
الَّذِي فِيهِ وَلَكِنَّهُمُ اتَّقُوا عَمَلَهُ وَوَقَفَتْ
عِقَادُهُ قَامَلَا لَهُ وَأَسَاءَ بِيَدِهِ عَصَا مُنَوَّجَةٌ
الْمُتَمَلِّكَةُ لَا يُدْرِي دَرَجَاتِهِ وَكَوْنُ عَلَى اللَّهِ
تَعَالَى وَلَمْ يَهْتَمُّ بِالْإِزَادِ وَلَمْ يَنْتَبِهْ جَائِعًا حَتَّى
دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَشَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى (حديث ابن)

تو چونچ میں روٹی اٹھا۔ آپ تعجب ہوئے اور
گھوڑے پر سوار ہو کر کوسے پیچھے ہوئے
یہاں تک کہ کو ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور انکی آنکھوں
سے غائب ہو گیا۔ پس آپ بھی اُس کی تلاش میں
پہاڑ پر چڑھ گئے اور دور سے اُسے دیکھا
جب آپ قریب ہو کر کو اڑ گیا۔ اور انہوں ایک
آدمی مشکینہ اندھے ہوئے پڑا دیکھا آپ یہ حالت
دیکھ کر گھوڑے سے اتارے اور انکی مشکینہ کھولیں
اور اسکا حال پوچھا اسنے کہا میں تاجر تھا
مجھے راتوں نے بچھ لیا۔ اور میرا مال لے لیا
اور مجھے قتل نہ کیا۔ بلکہ مغلیں باندھ کر مجھے یہاں
پھینکے میں سات روز سے یہاں پڑا ہوں
ہر روز کو روٹی ملتا ہے اور میرے سینے
پر بیٹھ کر اپنی چونچ سے روٹی توڑتا ہے
اور میرے منہ میں ڈالتا ہے مجھے پروردگار
نے اندلوں میں کبھی بھوکا نہیں کھا پیر آپ سوار
ہوئے اور اسے پیچھے بٹھایا۔ اور اپنی فرد و گاہ
میں اسکو ملنے سے کٹا۔ کہشی کی۔ اور لیا اسنہ
اڑا کر کیلی بن لی۔ اور تمام غلام آزاد کر دیئے
اور تمام کشتیں تفت کر دیں اور عاصی بکر بلا زاد راہ
حج کے لئے پیادہ یا چل گئے اور اس پر پھر وہ کیا
اور غوراک وغیرہ کا کوئی سامان نہ کیا۔ آپ بھوکے
نہ رہے۔ اور کبیشہ لیغ میں پہنچ گئے اور اللہ
تعالیٰ کا شکر ادا کیا (حدیث ابن)

قول عامہ ہم کا قول کہ توکل کی چار قسمیں ہیں

أَوْجِبَتْكَ عَلَى الْغَنَى تَوَكَّلْ عَلَى السَّالِ
وَتَوَكَّلْ عَلَى النَّفْسِ تَوَكَّلْ عَلَى الرَّبِّ
فَالْمُتَوَكِّلُ عَلَى الْخَلْقِ يَقُولُ مَا دَامَ فَكَانَ
فَلَا هَمَّ لِي وَالْمُتَوَكِّلُ عَلَى الْمَالِ يَقُولُ مَا دَامَ
مَالِي كَثِيرًا فَلَا يَصُورُ فِي نَفْسِهِ وَالْمُتَوَكِّلُ
عَلَى النَّفْسِ يَقُولُ مَا دَامَ جَسَدِي صَحِيحًا
فَلَا يَنْقُصُ فِي شَيْءٍ فَهَذِهِ الثَّلَاثَةُ تَوَكَّلْ
أَيُّهَا الْوَلِيُّ وَالْمُتَوَكِّلُ عَلَى الرَّبِّ يَقُولُ لَا أَبَا لِي
أَصْلَحْتُ غِنَاءًا أَمْ فَقِيرًا فَلَا مَعِيَ رَيْبٌ
يُمَسِّكُنِي كَيْفَ شِئْتُ حَدِيثُ اَرْبَعِينَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ
السَّامِعُ يُسْمِعُكَ اللَّهُ حَتَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَبَسَ
فِي وَجْهِهِ مَضْغَةٌ لَحْمٍ (رواه ابن عمر)

توکل علی الخلق و توکل علی المال - توکل علی النفس
توکل علی الرب - مخلوق پر توکل کرنے والا کتاب ہے
جب تک فلان موجود ہے - مجھے کوئی غم نہیں - اور
مال پر توکل لاکتاب ہے جب تک میرے پاس بہت
سامان ہے مجھے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی اور
نفس پر توکل کرنے والا کتاب ہے جب تک میرا بدن صحیح
ہے میری کوئی شے نفس کھنٹی اور یہ تینوں مایوس
توکل میں اور خدا پر توکل کرنے والا کتاب ہے چھ
پہ و انہیں میں میر ہوں یا فقیر ہوں میرا پروردگار میر
ساتھ ہے جس طرح چاہیگا مجھے لکھے گا - (حدیث اربعین)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص ہمیشہ
لوگوں کو سوال کرتا ہے وہ قیامت کین آئینگا کہ
اسکے چہرے پر گوشت ہوگا (ابن عمر نے روایت کیا)

ظالم کی مدد کا بیان

فَلَا تَزَلُوا إِلَى الَّذِينَ سَلَمُوا أَفَمَسَّكُمْ النَّارُ
مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالشُّرُكِيُّ
يَرَى فِي وَجْهِهِ فَنَاقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَرِي
الشُّرُكِيَّ فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا بَلَغَ الْمَلَائِكَةُ
يَا مُحَمَّدُ يَا رَضِيكَ أَنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ
أَنَّهُ لَا يَمَسُّكَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا
صَلَّتْ عَشْرَةً أَوْ سَلَّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ
أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمَتْ عَلَيْكَ عَشْرًا قَالَ فَلْتَبْلَى

ظالموں کی طرف مت جھکو - ورنہ تم کو مدح کی آگ لپٹ
پڑے گی اور خدا کو سہارا کوئی مددگار نہیں پھیندے گا
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور چہرہ مبارک پر
آئینہ نظر نمایاں تھا - اور فرمایا ایک فرشتہ میرے
پاس آیا - اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا آپ اس بدخوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
جو تم پر ایک بار درود بھیجے گا - میں اس پر دس بار رحمت
نازل کروں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر
سلام بھیجوں گا - آپ فرمایا میں اس سے وفادار ہوں

درود احمد ابن حبان وغیرہا

رُوِيَ أَنَّ ظَالِمًا مِنَ الظَّالِمَةِ قَصَدَ أَنْ يَزُورَ
عَامِلًا زَاهِدًا أَفْلَحًا اقْرَبَ لِقَالِهِمْ سِرَّ الرَّاهِدِ
وَجْهَهُ فَأَسْتَعَدَّ رَأْيَهُ وَقَالَ إِنَّ دَالِيًا كَوْنُ
مَوْضَاعِيٍّ بَدَأَ اسْتَرْجَحَهُ لِذَلِكَ فَقَالَ الشَّيْخُ
الْمُتَأَمِّلُ لَكِنَّهُ تَوَضَّعَ وَلَا جَعَلَ وَلَا كُنْ
أَرَدْتُ أَنْ لَا أَنْظُرَ بِجَهْلِكَ تَرْجِعَ لِقَالِ تَائِبًا
وَمُسْتَعْفِرًا فَغَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمَا أَمَّا الشَّيْخُ
فَلَعَدَّ نَظَرَهُ إِلَى الْبُحْرِ الظَّالِمِ أَمَّا الظَّالِمُ
فَلَمَّا بَرَزَ مِنْ ظُلُمٍ هَكَذَا سَمِعَتْ مِنْ أَتَائِهِ
عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ ۝

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَالَ الظَّالِمَ
بِالْبَقَاءِ فَقَدْ أَحَبَّ أَنْ يَغْفِيَ اللَّهُ فِي أَرْضِهِ
وَلَقَدْ سُئِلَ سُبْحَانَ عَنْ ظَالِمٍ أَشْرَفَ
عَلَى أَهْلِكَ فِي بَرِيَّةٍ هَلْ يَنْفَعِي شَرِبَهُ
سَلَوًا فَقَالَ لَا فَيُذِلُّكَ كَيْبُوتُ فَقَالَ دَعْنِي
بِمَمْنُونٍ - (کذا فی الترغیب)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ
مَنْ سَنَّ سَنَةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَاجْتَرَأَ
مَنْ عَالَ بِهَا لَوْ مِنْ مَرْسِيَّةٍ سَبْعَةٍ فَعَلَيْهِ
وَذَرْسًا يَوْمَ مَنْ عَالَهَا (مَنْ عَالَ الْجَدَّ وَطَنًا)
عَنْ جَمْعٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَحَبَّ الْعِبَادَ إِلَى اللَّهِ لَعَلَّ
فَقَالَ أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ دَعْنِي أَفْضَلُ الْكَمَالِ
فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا حَتَا

درود احمد ابن حبان وغیرہا

مروی ہے کہ ایک ظالم کسی عالم زاہد کی ملاقات کو کیا
اور جب قریب یا توڑا ہونے اپنا منہ دھانک لیا۔ زاہد کے
بیٹے نے محذرت کی اور کہا میرے والد نے کسی بیچارے
کی وجہ سے منہ دھانک لیا ہے زاہد نے پتھر کہا میں کل
تندرست ہوں مجھ کو کوئی مرض اور درد نہیں ہے مگر اسے
ظالم یا میرا منہ دیکھتا نہیں عاہتا ظالم ہاں سر ہرک
گیا اور بہت توبہ و تضرع کی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو بخش دیا
شیخ کو اس کو کہ اس ظالم سے بیٹھ کر اس ظالم کو اس کے اسو
اپنے ظلم سے توبہ کی۔ اس طرح بیٹے اپنے استاد
سے سنا۔ رحمۃ اللہ علیہ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا جو ظالم کیلئے
بغاد کی دعا کہے اس نے جہان کو دھڑاکی آفرینی کرے
اور شیواں شوری سے کسی نے پوچھا کہ کوئی ظالم جہل
میں بحالت نزع آیا جائے تو اسے پانی دیا جائے یا نہ
فرمایا نہیں لوگوں نے کہا وہ تو مر جائیگا فرمایا مرنے کو
(اسی طرح رحمۃ میں ہے)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا جو جس نے اسلام
میں کوئی نیک طریقہ نکالا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس پر
عمل کرنے والوں کا ثواب بھی ملے گا اور جس کوئی بڑا طریقہ
نکالا اس پر اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب (بخاری مسلم)
حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ
و السلام سوال کیا کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ کون
فرمایا جو لوگوں کو نیا بدہ نفع دینے والا ہو پھر سب فضل
اعمال کی نسبت پوچھا گیا حضور علیہ السلام فرمایا کسی

الشُّرُوعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ لَمْ يَنْظُرْ دَعْنَهُ جُوعًا أَوْ
يَكْشَفُ عَنْهُمْ كُرْبًا يَمْحُو لَهُ دِيْنًا وَمِنْ شَيْءٍ
مَنْ مَسَّ يَدَهُ فِي حَاجَةٍ لَكَ كَعِيَالٍ
شَهْرًا عَيْنًا وَفِي مَنْ مَسَّ يَدَهُ فِي حَاجَةٍ
تَبَتِ اللَّهُ تَعَالَى قَدَمَيْهِ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ
تُنَزَّلُ الْأَنْدَادُ وَسُئِلَ عَنْ سَبَبِ اسْتِغْنَاءِ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْخُلُقِ السَّيِّئِ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ
كَمَا يُفْسِدُ الْخَلْعُ الْعِصْلَ

وَكَلَّمَ أَرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُوَ عَنْ سَلَمٍ كُوَيْبَرٍ فِي النَّبَا
تَوَجَّهَ اللَّهُ عَنْهُ كُوَيْبَرٌ بَعَثَ كُوَيْبَرٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَاللَّهُ رُبِّي عَوْنُ الْقِيَمَةِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي
عَوْنِ آخِيهِ

وَكَلَّمَ أَرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُوَ عَنْ سَلَمٍ كُوَيْبَرٍ فِي النَّبَا
تَوَجَّهَ اللَّهُ عَنْهُ كُوَيْبَرٌ بَعَثَ كُوَيْبَرٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَاللَّهُ رُبِّي عَوْنُ الْقِيَمَةِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي
عَوْنِ آخِيهِ

مسلمان کے دل کو خوش کر دینا اسکی بھوک پاش کو دور کرنا
اسکی مصیبت میں کلام آنا اسکا قرض ادا کر دینا۔ اور جو شخص
کسی ضرورت میں کسی مسلمان کی حاجت میں چلیگا اسکو ایک
ماہ کے روزوں اور عتق کاف کا ثواب ملےگا اور کسی مظلوم
کے ساتھ اسکی اعانت میں بیگا تو قیامت کی دن اللہ تعالیٰ
اسے پھر اوطار ثبات قدم رکھیگا اور جو اپنے غصے کو
روکیگا خدا تعالیٰ اس کے عیب جانا کرےگا۔ اور بدظافی
ایمان کو اسطرح بگاڑ دیتی ہے جیسا کہ سرکہ شہد کو۔

ایسا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص دنیا میں کسی کی حاجت
روائی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی مشکات آسمان
کر دیگا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد
کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسکی مدد کرتا رہتا ہے۔



ایسا ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ
نے فرمایا جو شخص مظلوم کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کے
دن پھر اسے گزرنے میں مدد کرے گا۔ اور جب میں
داخل کرے گا اور جو کسی مظلوم کو زیادہ دیتے دیکھا اور اسکی فدا
ری نہ کی اسے قبر میں سے کڑا آتش میں لایا بیگا (مجالس بصری)
اور حدیث غریبہ میں ہے کہ جو کسی میں کو ایذا دی اس نے
گویا مجھے نایا اور جس نے مجھے نایا گویا اس نے اللہ کو ایذا دی
جسے اللہ کو ایذا دی اسے کڑا دیکھا یا کھانا جنہم میں نالے یعنی
جنت بھگدہ و دوزخ میں گھر لے۔ اور قیامت کے دن مظلوم
ظالم کو اور مدعی اپنی مدعا علیہ کو پکڑے گا اور یہ کہیگا
کہ تیرے میرے تمام ربا میں ایک حاکم عادل فیصلہ کرے گا ہر حق

اَنْ تَبْنِي الْجَنَّةَ وَغُلَّ لَجَنَةِ النَّارِ وَضَعَهَا اللَّهُ
 تَعَالَى فِي كِتَابِهِمْ فَقَالُوا اَلَمْ يَأْتِكَ وَالذَّنْبُ
 كُلُّهَا فِي حَمَلِكَ فَامْرِيَانِ يَجْعَلُوْا ذَهَبًا
 وَفِضَّةً مِنْ لَحْمِ الْمَخْرُوقِ الْمَرْبُوعِ يَسْتَمُ جَمْعُوْا
 بَنَاتِيْنَ وَاخْتَارُوا مِنْهُمْ ثَلَاثًا وَارْتَجِلْ
 نَحْتُ بِدِكْلٍ رَّجُلٍ الْفَرْحَلُ فَطَاوُا عَشَرَ
 سِنِيْنَ وَوَحِدُوا الرِّضَا طَيِّبَةً فِيْهَا الرِّجَالُ
 فَلَا تَهَارُ بِمَدْمُوْا مَاءِ الْجَنَّةِ فَرَسَحًا
 فِيْ قَرْيَةٍ يَسْتَبِيْ مِنْهَا هِيَ وَالْجَنَّةُ وَفِضَّةٌ
 فَلَمَّا كَانَتْ بَنَاءُهَا اجْرُوْا فِيْهَا اِنْهَارًا وَغَرَسُوْا
 فِيْهَا اَشْجَارًا جَدُّهَا مِنْ فِضَّةٍ وَفَرَسُوْهَا
 مِنْ ذَهَبٍ بَنُوْا فِيْهَا فُصُوْلًا مِنْ يَاقُوْتٍ
 اَحْمَرٍ يَلُوْا اَبْيَضَ وَعَلَقُوْا الدُّرَّ اَلْيَاقُوْتِ
 عَلَى تَحْصِيَانِ الْاَشْجَارِ اَلْوَالِجَاهِرِ وَالْوَلَوُ
 فِي الْاَهْمَارِ اَلْوَالِيَّاتِ وَالْعَبَرِ فِيْهَا بَايْنَ
 الْاَهْمَارِ وَالْاَشْجَارِ فَلَمَّا تَمَّ بَنَاءُهَا
 ارْسَلُوْا اِلَى شَدَادُوْا اخْبَرُوْا بِاَتَمَامِ الْجَنَّةِ
 فَسَارَ اِلَيْهَا بِاهْلٍ مُّمْلَكِيَّةً فَكَانَ الْمَلُوكُ
 وَالْاَعْوَالُ يَأْخُذُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ظُلْمًا
 فَكَانَ يَوْمَ تَقِيْ مِنْهَا اَلْمَقْدَارُ دُرْهَمِيْنَ فِيْ عَيْنِ
 صَبِيٍّ يَزِيْمٍ فَاَخَذُوْهُ مِنْ قَرْعِ الصَّبِيِّ وَجَعَلُوْهُ
 اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْهَيُّ اَنْتَ تَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُ
 هَذَا الظَّالِمُ عِبَادَكَ وَاِمَائِكَ فَاعِثْنَا
 بِاَلْحَبَاثَةِ لِمُسْتَعِزِّيْنَ فَاَمَنْ مَلَأِيْكَةً
 السَّمَاءِ عَلَى رُءُوسِ الصَّبِيِّ فَارْسَلُ

بھی ایک جنت مثل اس جنت کی جسکی تعریف مذکور
 ہے بیان کی ہے بنا چاہتا ہوں انہوں نے مشورہ
 کا جواب دیا کہ آپ انکس میں نیا آپ کے حکم میں ہے پھر
 اس نے حکم دیا کہ تمام اہل شرق و مغرب سو چاندی
 جمعد ہو جمع کر لیا جائے پھر معاً جمع کر کے لائے گئے
 اور ان میں سے تین سو ایسے کا پھر منتخب ہو چکے ہاتھ
 تھے ہزار ہزار دیگر معاً رہتے یہ لوگ نل برس تک ملک
 دیکھتے تھے آخر ایک ایسا قطعہ میں منتخب کیا جس میں
 سرسبز درخت اور درخت بکھرت تھے اور اہل تین میل مربع
 ایک سو غ کی بیلوادی جسکی ایک اینٹ سو سو کی ایک اینٹ چاندی
 کی تھی جنت بکھریا ہو گیا تو اس میں نہریں جاری کھلی اور نہت
 کار و عیون تھے چاندی کا درختیں سو سو کی ہا ہا ہا
 یاقوت اور یاقوت کے محل تائیسے شاخوں میں غنی اور یاقوت
 جڑے اور نہروں میں معاً اور موتی ڈالے۔ اور اہل
 اور اشجار میں مشک و عنبر بھرا گیا۔ ان تمام نیاریوں کے
 بعد شاد و کو تمیل باغ کی خبر ملی چنانچہ موقع آگیا
 سلطنت اس کے لیے نکلا۔ شاد کے اہلکاروں نے
 تمام زمانہ کا سونا چاندی طلا چھین لیا تھا ایک تہم
 لڑکے کے گلے میں نقد درہم چاندی کی کوئی چیز تھی
 جب چھیننے تو لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا
 اکی تو جانتے ہے۔ جو یہ ظلم کرنا ہے۔ اے فریاد
 رس ہماری مدد کر۔ چنانچہ لڑکے کی دعا پر
 فرشتوں نے آئیں کسی۔ اور پروردگار
 نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

اللَّهُ تَعَالَى جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا كَانَ
مِنْهَا مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَبَيْلَةَ مَسَاءٍ عَلَيْهِمْ جِبْرَائِيلُ
مِنَ السَّمَاءِ فَهَكَذَا جَمِيعًا قَبْلَ لَدُخُولِهِ الْجَنَّةِ فَلَمْ
يَبْرَحْهُمْ غَنًى وَلَا فَقِيرٌ وَلَا مَلِكٌ يَسْبِقُهُ عَاءُ
الْقَبْرِ الْمَظْلُومِ (رَبِّةُ الْوَاعِظِينَ)

جبرائیل کی مافیت رکھی تو جبرائیل علیہ السلام
نے آسمان سے جھجھادی پس شداد و فیو اس باغ
میں داخل ہوئے پہلے ہلاک ہو گئے کوئی غنی اور
فقیر اور بادشاہ اس مظلوم لڑکے کی دعا کے سبب
باقی نہ رہا (رَبِّةُ الْوَاعِظِينَ)

آیت نبی عیسیٰ کی تفسیر

نَبِيِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اَنَا لَفُضُّوا الرَّحِيمُونَ
اِنَّ عَذَابِيْ مُوَالِدًا بَالِ الْاَكِلِمِ
سَبَبٌ نُّزُولِ هَذِهِ الْاَيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
خَرَجَ عَلَى اصْحَابِهِ وَبَشَّرَهُمْ فَقَالَ اَبْصَحُوا كَوْنُ
وَبَيْنَ اَيُّكُمْ مَسَاءٌ جِبْرَائِيلُ فَقَالَ
يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ يَا مُحَمَّدٌ لَا تَقْطَعُ عِبَادَتِي
فَاِنَّ عَقُوبَتِي لِيَنْتَوِيَهُمْ رَحِمَتِي بِهِمْ
(عُسُوب)

پسے ہندو کو مطلع کر دیتے تھے۔ کہ میں بخشے والا
حرمان ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے
اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
ایک منہاج کے پاس تشریف لائے اور وہ نہیں سمجھتا
تھے فرمایا تم نہیں سمجھتے ہو حالانکہ فتح موجود ہے
اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا
پروردگار فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو ہوا کیونکہ میں گناہ
بخشنے والا حرمان ہوں۔ (عُسُوب)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَى
لَعَلَّ الْمُؤْمِنِينَ مَلَائِكَةُ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا
كُنْتُمْ فِي حُلَّةِ أَحَدٍ وَفِيهِ بَيِّنَاتٌ كَثِيرَةٌ عَقُوبَةٍ
كَيْدِيَّةٍ يَوْمَ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ
وَلَوْ عَلِمَ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْقِسْمَةِ
أَنْ يَوْمَ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ يَوْمٍ
مِنْ حَسْرَةِ أَحَدٍ وَفِيهِ بَيِّنَاتٌ كَثِيرَةٌ
رَحْمَةٍ كَيْدِيَّةٍ كَافِرِينَ
الْإِيمَانِ بَعْدَ سِنِينَ كَثِيرَةٍ فِي
الْكُفْرِ فَقَالَ الْعَبْدُ أَرَيْتُكُمْ
خَائِفًا وَرَاجِيًا مِنَ اللَّهِ لَأَنَّ الْخَوْفَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر
مسلمان عقوبت الہی سے واقف ہو جائے تو کبھی
کوئی جنت کی طرح نہ کرے اس میں کثرت عذاب کی
طرف اشارہ ہے تاکہ آدمی رحمت کے دھوکے میں
عذاب الہی سے خوف نہ ہو جائے۔ اور اگر کافر کو عذاب
قطع نظر اس کی رحمت کا حال معلوم ہو جائے تو جنت
کسی کو نا اہل نہ ہو۔ اور اس میں کثرت رحمت کا
ذکر ہے تاکہ کافر برسول کفر کی حالت میں رہ کر
ایمان سے نہ ڈرے۔

پس بیچارے یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہر وقت
خوف کھاتا۔ اور امید کرتا رہے۔ کیونکہ

وَالرَّجَاءُ وَالْجَحَنُ لِلْمُؤْمِنِ لَا تَقُولُوا لَهُمْ
إِلَى مَا تُبْشِرُونَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَأْمُرُ صَدَقَاتُ
يَخَافُهَا -

قَالَ لِقَمَانٍ لَا يَزِيهِ يَا بَنِي إِزْحَمِ اللَّهُ حَيَاءً
لَا أَمِنْ فِيهِمْ بَكْرَةٌ وَخَفِ اللَّهُ حَوْفًا لَا
تَيْسُ فِيهِ مِنْ وَحْمَةٍ -

قَالَ الْفَقِيه أَبُو الْيَتِّ عِلَامَةُ الْخَوْفِ
تَبَيَّنَ فِي شَهَادَةِ أَشْيَاءَ وَأَلْهَى أَنْ تَبَيَّنَ
فِي لِسَانِهِ فَبَهَمَتْ لِسَانَهُ مِنَ الْكُذْبِ وَالْغَيْبِ
وَكَلَامُ الْمُصَوِّلِ يَجْعَلُ لِسَانَهُ مَشْغُولًا
يُذَكِّرُ اللَّهَ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَمَذْكُورَةُ الْعِلْمِ
وَالثَّانِي أَنْ يَخَافَ فِي أَهْرِ بَطْنٍ فَلَا يَذْكُرُ
بَطْنَهُ وَلَا حِيلًا قَلِيلًا دِيَا كُلِّ مَنْ
حَلَّ لَا يَقْدِرُ رَاحَتِهِمِ وَالثَّالِثُ أَنْ
يَخَافَ فِي أَهْرِ بَطْنٍ فَلَا يَبْصُرُ إِلَى
الْحَرَامِ وَلَا إِلَى الدُّنْيَا بَعْدَ الرَّغْبَةِ الرَّغْبَةِ
يَكُونُ نَظَرُهُ عَلَى وَجْهِ الْعِبَادَةِ وَالرَّابِعُ أَنْ يَخَافَ
فِي أَهْرِ بَطْنٍ فَلَا يَذْكُرُ إِلَى الْحَرَامِ وَالدُّنْيَا
يَمُتُّ إِلَى مَا فِيهِ مِنَ الطَّاعَةِ وَالْخَالِصِ أَنْ
يَخَافَ فِي أَهْرِ بَطْنٍ فَلَا يَمُتُّ فِي مَعْصِيَةِ
اللَّهِ تَعَالَى وَلَا مَا يَخْشَى فِي طَاعَةِ اللَّهِ
وَالسَّادِسُ أَنْ يَخَافَ فِي أَهْرِ بَطْنٍ
فَيَخْرُجُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبُخْصَاءِ وَخَسَدِ
الْأَخْوَانِ وَيَذْكُرُ خَلْقَ النَّصِيحَةِ وَشَفَقَةَ
السَّائِلِينَ وَالسَّائِعِ أَنْ يَكُونَ خَائِفًا

خوف ورجاء مومن کے لئے دو پر ہیں جن کے
وسیلہ سے اپنی امیدوں کو پہنچ جائے گا
اور خوف اس میں رہے گا -

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ خدا تعالیٰ سے
امید رکھنے میں اس کے عذاب کی مذکر اور خوف
کرنے میں اس کی عبرت کی یاد رکھنا نہ ہو -

ابو الیث فقیہ حرمہ اللہ علیہ کہلے کہ خوف
آئی کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہو اگر کسی
پہ (۱) زبان میں اسلئے زبان کو تھوڑی غیبت اور
فضول کیواسے روک کر ذکر آئی تکرار علم اور تلاوت
القرآن میں مشغول رہنا چاہئے -

(۲) کھانے پینے کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس
لیئے پیٹ کو بقدر حاجت حلال کی روٹی دینی
چاہئے خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو -

(۳) دیکھنے کے متعلق احتیاط میں اس لیئے
محرمات اور دنیا کو رغبت کی نگاہ سے ہرگز نہ دیکھنے
بلکہ اس پر بظرف محرمات نگاہ ڈالنی چاہئے

(۴) باتوں کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس لیئے
باتوں کو حرام کی طرف نہ برہنہ - بلکہ

طاعت الہی کی طرف دراز کرے (۵) باتوں
کے متعلق احتیاط رکھنے میں اسلئے مومنیت کو تھوڑی

کہ طاعت کے رستہ میں قدم بڑھا چاہئے (۶)
وہ کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس کو ضرور ہے کہ دل
سے عداوت بغض اور حسد کو نکال کر اس کی شفقت
اہل اسلام کو جگہ (۷) طاعت کے متعلق احتیاط رکھنے

فِي أَمْرِ طَاعَةٍ فَيَجْعَلُ طَاعَتَهُ خَالِصَةً لِّوَجْهِ
اللَّهِ تَعَالَى وَيَخَافُ الرِّيَاءَ وَالنِّفَاقَ وَاللَّهْمُ
أَنْ يَخَافَ فِي أَمْرِ مَعَهُ فَلَا يَكْبِمُهُ إِلَّا الْحَقُّ (رسانہا)
حُكْمُ اللَّهِ دُورِي تَعْمَلُ الصَّالِحِينَ فِي أَمْرٍ
فَسَيَأْتِيَنَّكَ فَقَالَ يَحْكُمُ بَعْدَ كُلِّ حَمْدٍ قِيلَ
يَا أَيُّ الْأَعْمَالِ وَجَدْتَ بِنَجَاةٍ قَالَ يَا بَلَاءُ مِنْ
خَشِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَطَوَّلَ الْأَسْتَوْفَاءُ
(كَذَا فِي الْخَلَاةِ)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْبَنَةِ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدٍ كُمْ مِنْ شَرِّ الْعِلْمِ
وَالنَّارِ مِنْ ذَلِكَ إِشَارَةٌ إِلَى مَذْكَورِ آتَى
النَّارِ مِنْ الْجَنَّةِ فِي كَوْنِهَا أَقْرَبُ مِنَ الشَّرِّ
الْعَمَلِ لَهَا كَانَتْ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ كَذَلِكَ لَأَنَّ
سَبَبَ دُخُولِهِمَا مَعَهُ الشَّخْصُ هُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ
وَالْعَمَلُ السَّيِّئُ وَهُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ شَرِّكَ
تَعْلَمُ (شرح مصابیح)

رُويَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ قَالَ كَرَّمَ مِنْ عِنْدِ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَيْضًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا
إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى عَبْدَ خَمْسِ سَائِتٍ
عَامٍ عَلَى أَرْضٍ جَبَلِيَّةٍ بِهَا بَحْرٌ فَأَخْرَجَ اللَّهُ
لَهُ عَيْنًا عَدَنَةً فِي أَسْفَلِ جَبَلٍ وَبَحْرٍ
رَمَانٌ كُلُّ يَوْمٍ تُخْرِجُ رَمَانًا
فَإِذَا أَمْسَى نَزَلَ وَأَصَابَ مِنَ الْعَيْنِ
الْمَوْضُوءَ وَآخَذَ تِلْكَ الرَّمَانَةَ

مِنْ اس لے فرض ہو کر طاعت صرف اللہ کے لئے
ہو۔ ریا۔ اور اتفاق سو بہینہ ڈرتا ہے (۸) سننے کے متعلق
احتیاط رکھنے میں اسلئے ضرور کر کے سو اور کسی چیز کو سننے
حکایت کسی نے ایک نیکی آدمی کو اپنے نیکے بھائی
دیکھا اور اسکا حال پوچھا اس نے کہا میں بڑی محنت
کے بعد نجات پائی ہے پھر پوچھا کس عمل کے سبب
نجات پائی ہے اس نے کہا فوٹن الہی سے رونے اور
مردانہ استغفار کرنے کے سبب (کذا فی الخلاسہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جنت
تم سے جوتی کے قسم کی طرح قریب ہے۔ اور
اگ بھی اس طرح اسکا سبب یہ ہے۔ کہ جنت
اور دوزخ میں داخل ہونے کے اسباب ہر آدمی
کے پاس ہیں۔ یعنی نیک عمل اور برے عمل
اور یہ انسان سے جوتی کے قسم سے بھی زیادہ
قریب ہیں *

(شرح مصابیح)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے۔
آپ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرا پس سوا بھی گئے ہیں
فنا تھے ہم اس خدا کی قسم جو انکو برحق بنی بنا کر بھیجا
ہے کہ کہ خدا کے بندے نے ایسے پار کی چوٹی پر جکے
چاروں طرف دریا محیط ہے پانسو برس خدا کی عبادت
کی اللہ تعالیٰ اس کے نیچے میٹھے پانی کا چشمہ
جاری کر دیا اور انار کا ایک درخت اگایا۔
جس میں ہر روز تازہ انار لٹکاتے تھے شام کی وقت
یہ عابد نیچے اتر کر وضو کرتا۔ اور انار کھا لیتا

فَاَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ الصَّلَاةَ فَسَأَلَ رَبَّهُ اَنْ يَقْبَلَ
 رُوحَهُ سَاجِدًا وَاَلَا يَجْعَلُ لِي اَرْضًا لَا يَنْتَقِي
 عَلَيَّ جَبَدٌ سَيِّئًا حَتَّى يَجْعَتَهُ وَهُوَ سَاجِدًا
 فَفَعَلَ وَقَالَ جِبْرِائِلُ لَنْ تُرْمَلِيكَ اِذَا هَبَطْنَا
 وَاِذَا اَخْرَجْنَا وَهُوَ عَلَيَّ السَّجْدَةِ وَنَحْنُ
 مُجَدِّدُهُ فَاِي لَعَلَّمْ اَنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 فَيُوقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ
 الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَدْخُلُوا عِبْدِي
 الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي فَيَقُولُ بَلْ لَعَلَّمِي فَيَقُولُ
 اللَّهُ تَعَالَى فَيَقُولُ عِبَادَةُ عِبْدِي بِرَحْمَتِي
 عَلَيْهِ لَعَلَّمِي فَتُوجَدُ رِغْمَةً الْبَصَرِ ذَلَّ
 اَحَاطَ بِعِبَادَةِ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ وَنَبِيُّ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَاقِيَةُ بِالْعِبَادَةِ فِي مَقَالَتِهَا
 فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اَدْخُلُوا عِبْدِيَ النَّارِ قَالَ
 يَجْرُونَ نَارًا اَلَا تَرَى اِنِّي اَعْبُدُ فَيَقُولُ
 بِرَحْمَتِكَ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ
 تَعَالَى رُدُّوهُ اِلَيَّ فَيُوقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ
 تَعَالَى فَيَقُولُ يَا عَبْدُ مَنْ خَلَقَكَ وَلَمْ تُكُنْ
 شَيْئًا فَيَقُولُ اَلْعِبَادَةُ يَا رَبِّ فَيَقُولُ
 كَانَ ذَلِكَ بِسَبَبِكَ اَمْ بِرَحْمَتِي فَيَقُولُ
 بِرَحْمَتِكَ وَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ قَوْلِكَ
 عَلُو عِبَادَةِ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ وَمَنْ اَنْزَلَكَ
 فِي سَبِيلِ سَطْرِ الْجَزْدِ اَخْرَجَ الْمَلَأَ الْعَدَنَ
 عَنْ بَيْنِ الْمَلِكِ وَاَخْرَجَ سَائِلَ الرُّمَانَةِ كَالْمَلِكِ
 وَرَأْسُ الْمَلِكِ فِي السَّنَةِ مَرَّةً وَمَنْ

اوپر ناز میں کھڑا ہوتا۔ اس نے یہ سوال کیا اے میری
 جان سجدہ میں نکلے اور قیامت تک زمین میرے
 بدن کو نہ کھسکے۔ تاکہ جس کے دن سجدہ کرتا ہوں اس کو
 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مراد پوری کی کہ حضرت جبریل
 علیہ السلام کا قول ہو کہ ہم اتنے چڑھتے اسکی طرف
 گذر کرتے ہیں اور ہر طرح سجدہ میں پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
 ہمیں معلوم کر دیا ہے کہ جب قیامت کی آن حضور کے سامنے
 لایا جائیگا تو تم کو حکم ہوگا کہ اے میری رحمت کے باعث
 جنت میں داخل کرو و غرض کہ اسے گائیں کہ میری
 عبادت کے سبب شاہد ہوگا کہ اسکی عبادت کا میری
 ان دنوں کا دل بردہ و جزرنگ بھر سولی میں جانی
 قسمت معجز کی پانچ سو سالہ عبادت کو گھیرے گی۔
 دیگر نعمتیں سیرانی پہنچیں گی کہ کوئی عبادت انکے مقابلے
 میں ہوگی پس پروردگار فرمائے گا کہ میرے کو دو جس
 سے جاوے پھر فرشتے اسے درج کی طرف کھینچیں گے وہ
 پکار کر کہیگا اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر اللہ
 تعالیٰ فرمائے گا اے میرے لادو پس کہا جائیگا
 معصوم کار فرمائے گئے تھے کس نے یہ پیر کیا وہ
 کہیگا تو نے پروردگار پھر فرمائے گا کہ یہ سیر علی کے سب
 تھا۔ یا میری رحمت کے سبب غرض کہ یہاں تیری رحمت
 سبب پھر پروردگار فرمائے گا کہ مجھے پانچ سو سال کی عبادت
 کی طاقت کس دی اور کس ذریعہ کے ذریعہ پاداری میں
 اتارا۔ اور کس نے کھادی پانی سے شوق پانی نکال لیا
 اور یہ روز تازہ آثار کو نہ دیا کرتا تھا حالانکہ سال
 میں ایک دفعہ پھسلتا ہے۔ اور کس نے بترے

قَبْرٍ وَحَكَ مَلَكًا يَقُولُ أَنْتَ يَا رَبِّ
 لَيَقُولَنَّ قَدْ لَكَ كُلُّهُ بِرَحْمَتِي وَبِرَحْمَتِي أَتَحِلُّ
 الْجَنَّةَ (مشکوۃ المصابیح)
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ تَوْبَتِي فِي
 الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِيهِ جَنَّةٌ لَا أَمَّةَ عَلَى التَّوْبَةِ
 لِأَنَّ صَلَاتَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَتَوَبُّ فِي
 الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَعَ عَظِيمِ شَأْنِهِ
 كَوْنِهِ مَعْصُومًا فَكَيْفَ لَا يَفْعَلُ بِالتَّوْبَةِ كِبَالًا
 وَتَمَارًا مَنْ يَدْتَرِجُ خَيْرِيَّةَ أَعْمَالِهِ بِالذَّنْبِ
 مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى فَقُلْ لِمَا لَا يَكُونُ الْمَصْرُفُ
 عَلَى الْعَافِي كَمَا لَوْ فِي الْإِيمَانِ بَلْ يَكُونُ
 تَقْصَافُهُ وَذَلِكَ لِأَنَّ ذَلِكَ الذَّنْبُ تَوْبٌ
 لَا يَصْطَرِحُ إِلَّا بِالصَّبْرِ وَالصَّبْرُ لَا يَتَقَبَّلُ إِلَّا
 بِالْخَوْفِ وَالْخَوْفُ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا بِالْعَالِمِ بِعَظِيمِ
 حَقِّ الذَّنْبِ وَالْعِلْمُ بِعَظِيمِ حَقِّ الذَّنْبِ
 لَا يَحْصُلُ إِلَّا بِالتَّوْبَةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى رَسُولِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الذَّنْبِ
 وَأَصْعَقَهَا بِصَبْرٍ كَأَنَّهُ لَمْ يَصِدِّقِ اللَّهَ
 تَعَالَى وَرَسُولَهُ فَيَخَافُ عَلَيْهِ أَمْرٌ عَظِيمٌ
 عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ رُبَّمَا يَكُونُ مَوْتُهُ عَلَى الْأَصْرَارِ
 سَبَّالًا وَقَالَ الْإِيمَانُ فَيَحْتَمِلُهُ لِسُوءِ
 الْحَاقِمَةِ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى يَبْقَى فِي جَهَنَّمَ
 أَيْدٍ لَا بَاقَانَ لَمْ يَمُتْ عَمَّا سُوءِ الْحَاقِمَةِ
 بَلْ مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ بِكَوْنِهِ

جسے سے روح قبض کیا وہ کہہ گا تو نے یہ ہودگا
 پھر ہودگا فرمایا گا سب کچھ میری رحمت پہلو تو بھی
 میری رحمت جنت میں داخل ہو جا (مشکوۃ)
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اے لوگو
 تو کیا کر کہیوں کہ میں ان میں سے ہود فو بیکر ہوں اس
 میں اُمت کو تو بیکر کی طرف کی طرف نہایت لانی منظور
 ہے کیونکہ جب آپ ان رات میں سوئے ہو تو بیکر کرتے
 تھے یا وجود اس کے کہ آپ بڑے شان والے
 اور معصوم تھے پس یہ شخص جسکا نامہ اعمال بار
 بار گناہوں سے ناپاک ہوتا رہتا ہے کیوں دن
 رات مشغول ہے اس سے ظاہر ہے کہ معافی
 پر اصرار کرنے والا ہوں کیا بل نہیں ہوتا بلکہ ناقص
 ہوتا ہے کیونکہ گناہوں کا ترک کرنا سولے صبر کے
 نہیں ہو سکتا اور صبر بغیر خوف کے نہیں ہوتا۔
 اور خوف بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتا۔ اور علم ضرر
 گناہ خدا اور رسول کی تصدیق کے بغیر نہیں ہو سکتا
 اور جو شخص گناہ ترک نہ کرے بلکہ اصرار
 اصرار کرے۔ گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق نہ کی اس پر آدمی
 کو موت کے وقت عذاب شدید سے خوف کرنا
 چاہیے کیونکہ بسا اوقات اصرار کی حالت میں
 مرنا ذوال ایمان کا باعث ہو جاتا ہے۔
 اور خاتمہ بہت بُرا ہوتا ہے (معاد اللہ) اور ابد الابد
 تک دوزخ میں باقی رہتا ہے۔ اور اگر بُرا خاتمہ
 نہ ہو بلکہ آدمی ایمان پر مرا تو اللہ تعالیٰ

مَشِيَّةُ اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ يُدْخِلُكَ هَهُنَا
وَيُخْرِجُكَ مِنْهَا يُقَدِّرُ كُنُوبَهُمْ ثُمَّ يُخْرِجُ مِنْهَا
وَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَكَوَيُعَذِّبُ حَيْثُ وَارِ شَاءَ
يَعْقِرُ عَنْهُ وَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ يَدْخُلُهَا لَا
يَسْتَحِيلُ مِنْ يَسْتَحِيلُ مَوْتُهُ الْعَقُولُ يَسْتَحِيلُ
لَا يَطْلُمُ عَلَيْهِ أَحَدٌ غَيْرُ اللَّهِ تَعَالَى مَا لَمْ يَكُنْ
وَمَنْ كَانَ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَالْمَصَائِبُ
لَهُ فِي الدُّنْيَا الْكَرْوَةُ الْبَلَاءُ أَشَدُّ أَمَّا لَسَمْعُهُ
قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً
الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَسْبُحُونَ كَمَثَلِ الْفَرَسِ
وَالْجَمْعُ وَنَقِصٌ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ
وَالْمَعْرَاةِ بِشَرِّ الْمَعْرَاةِ الْيَتِيمُ إِذَا أَصَابَتْكُمْ
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ
حِكْمُ صَلَواتٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ وَأَوْفَاتُ
هُمْ الْمُهْتَدُونَ .

فَالْفَقْرُ أَمْوَاتٌ إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ تَعَالَى
يَعِزُّ الْفِتْنَةَ فَالْفِتْنَةُ رَاحَةٌ يُدْخِلُكَ
سَلَامَةُ الْقُلُوبِ فَمَنْ قَنِعَ بِالْوَرَقِ فَقَدْ قَنِعَ
بِالْأُخْرَى وَطَابَتْ عَلَيْهِ فَالْوَرَقُ عَلَى اللَّهِ
هُوَ الْكَرِيمُ يَا اللَّهُ وَاسْقِطِ الْخَبْرَ وَالْإِحْيَاءَ
عَنْ سَيِّئِ اللَّهِ تَعَالَى مَا لَمْ يَكُنْ عَمْدًا أَحْمَدُ وَ
الْعَبْدُ خُلْدًا أَفْتَحَ -

(من المجموعات)

اگر چاہے اسکو جہنم میں داخل کرے اور بقدر گناہوں
کے عذاب سے پھر اس سے نکال کر جنت میں داخل کرے
اور اگر چاہے اسے معاف کر کے بلا عذاب جنت میں
بھیج دے کیونکہ یہ محال نہیں کہ کسی شخص کو کسی باعث
کہہ سہے سو خدا تعالیٰ کے اور کئی نیکو جاننا اللہ تعالیٰ
کی عام حضرت اسکو نبات سے دو مجالس (مجالس دوم)
جو شخص جہنم مقرب بارگاہ الہی ہوگا اسکے لئے دنیا
میں زیادہ سختی اور مسائب کثیر ہوئے گی کیا تم نے حصول
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان نہیں سنا۔ سب زیادہ بلائیں
انبیاء علیہم السلام کے لئے ہیں پھر علماء کے لئے
پھر رتبہ برتبہ سب پر پروردگار نے فرمایا اور تم میں
کسی قدر خوف اور سبکو اور جان مال اور پھر ان نقصان
سے آریا کرتے ہیں اور صبر کرنا والوں کو ثبات دو
جو کہ مصیبت پہنچی ہے۔ تو انابتہ واثابہ و اجود
کہتے ہیں یہی لوگ رحمت الہی کے مورد اور ہدایت
یافتہ ہیں ۔

نظر بمنزلہ میت ہیں مگر جسے خدا قتلنے کی
عزت سے نذر رکھے پس جسم کے لئے راحت اور
دنوں کے لئے سلامتی ہے جسے رزق مقدر پر قناعت
کی گویا اس نے آخرت کی دولت لوٹ لی ۔ اور
دین اور دنیا کا عیش لوٹ لیا تو کل صرف اللہ پر
بھروسہ کرنے اور ماسوی اللہ سے خوف جان منقطع
کرنے کو کہتے ہیں ترہیع کرے تو غلام ہے اور غلام
قناعت کرنے کو کہتے ہیں ۔ (من المجموعات)

آیاتِ اللہ یا مروت کی تفسیر

چرور دگار عدل و احسان اور نجات دہندہ داروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم کرتا ہے اور جو یا مروت پر مبنی باتوں سے منع کرتا ہے تاکہ تم باور کو۔

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اربع چیزیں ہیں (۱) میں (۱) بادشاہ عادل - فقیر پر احسان کرنے والا اور طاعت الہی بجالانے والا - اور انصاف سے حکم کرنے والا (۲) رحمدل تین قلبی چیزیں جو تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے ساتھ شفقت کرنے والا (۳) نیک کلمہ دار کوئی اور دل دوزخ یا سبزی میں (۱) وہ پورا فخر و شہرت کے لیے موقع پر حکم سے بچتا ہو ایسے لوگ تم میں بظاہر بقتدار گزرتے ہیں ان کی دہلیز کی پرواہ نہیں کرتے (۲) وہ خائن جس کی طرح ہر چیز میں مخفی ہوتی ہے خواہ کتنی ہی قیاس کن ہو (۳) وہ شخص جو ہر وقت مسلمانوں کو فریب دینے کے فکر میں رہتا ہو اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان باتوں میں بخل اور جھوٹ اور فحش گلواری بد خلق آدمی ہے۔

امام قشیری قدس سرہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندہ کو تین طرح کے فعل کا حکم دیا ہے (۱) اور عدل سے بندہ اور خدا کے درمیان ہو (۲) وہ جو بندہ سے اور اس کے نفس کے بائیں ہو (۳) جو بندہ سے اور مخلوق کے درمیان ہو خدا اور بندہ کے درمیان عدل کے معنی یہ ہیں کہ حقوق الہی کو حفظ و نفع سے مقدم کرے اور اس کی ناکامی خواہشوں پر ترجیح دے اور کم خواہی سے بچے اور تمام اور امر پر عامل ہے اور بندے اور اس کے نفس کے درمیان

بِذِی الْقُرْبٰی وَبِذِی عِزِّ الْحَسْبِ وَالْمُكْرَدِ
اَتْبَعِي يَرْطُكُمُ اَعْمَاكُمْ تَدْرُكُونَ
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ
دُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسَطٍ مَعْسُودٍ مُّؤْتِيٍّ رَجُلٌ
رَّحِيْمٌ يَرْفُقُ الْقَلْبَ لِكُلِّ ذِي رَحْمَةٍ مُّسْلِمٍ
وَعَنِيْفٌ مُّوْبِيْءٌ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ
الضَّيِيْعُ الَّذِي صَبَرَ عِنْدَ الشَّهْوَاتِ
فَلَا يَزِيْغُ عَنْ حَرَامٍ وَالدَّيْنُ اَنْ يُّهْمَ فِيْكُمْ
بَعْمٌ وَلَا تَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّمَالًا وَاَخْرَافًا
الَّذِيْ لَا يَخْفَىٰ لَهٗ طَمَعٌ وَّلَا دَقٌّ اِلَّا حَالَهُ
وَرَجُلٌ لَا يُهْمُ وَبَيْنِيْ اَلَهُ وَهُوَ يَخْرُجُ
صَبَاحًا فَمَسَاءً وَذَكَرَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ فِي الْخَمْسَةِ الْخَيْرِ
وَالْكَذِبُ الشَّعْرُ الْفَتَّاشُ -

قَالَ الْاِمَامُ الْقَشِيْرِيُّ قَدْ رَسَّ مَرَّةً اَمَرَ
اللّٰهُ تَعَالٰی اَتَمِّدْ بِالْعَمِيْدِ فَيَمَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
اللّٰهُ تَعَالٰی وَفَيَمَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ وَفَيَمَّا
بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَالْعَدْلُ بَيْنَهُ وَنَفْسِهِ
بَيْنَ رَبِّهِ اَيْتَا رَحِمَ اللّٰهُ تَعَالٰی حِظَّ نَفْسِهِ
وَتَقْدِيْرِهِ رِضًا غَنَى هَوَاهَا وَالتَّجَرُّدُ عَنْ
جَمِيْعِ الْمُرَاسِيْرِ وَالْيَقِيْنُ بِسَلَاكَةِ جَمِيْعِ
اَلْاَمْرِ وَالْعَدْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ

تَمَكَّنَ قِيْرَ هِلَاكُهَا وَالْعَدْلُ الَّذِي بَيْنَنَا
وَبَيْنَ خَلْقِهِ بَدَلُ النِّصْحَةِ وَتَرَكَ الْخِيَابَةَ فِيهَا
قُلْ أَوْ كَفَرُوا وَلَا نَصَافَ لَهُمْ بَيْكٌ وَجِدُوا أَنْ
لَا يَسْجُو إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَقُولُ لَا يُلْفَعُ وَلَا
بِالْعَزْمِ -

أَعْلَمْنَا أَنَّ الْأَمْرَ بَيْنَهُ الْأَخْيَارُ الثَّلَاثَةُ
جَامِعُهُمْ جَمْعُهُ مَا هُوَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْقُرْآنِ
وَلِذَا لَكَ يَقْرَأُ كُلُّ حُطْبٍ عَلَى الْمَذْبُوحِ فِي الْخَيْرِ
كُلِّ حُطْبَةٍ هَذِهِ آيَةٌ لَتَكُونَنَّ مَوْعِظَةٌ
جَامِعَةٌ لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ -

وَكُنْ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَا جَمْعَ
آيَةٍ فِي قُرْآنِ مَوْعِظَةٍ هَكَذَا
وَكُنْ عَلَى يَدَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَبْرِئُ النَّبِيُّ
فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ
الآيَةُ (من العيون والتبصير)

حُكِيَ أَنَّ الشَّيْخَ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
تَعَالَى مَرَّيْوَمَا مَعَ أَصْحَابِهِ فِي الطَّرِيقِ
تَأَسَّطَبَهُ ابْنُ مِنْ أُمَّتِهِ الْأَمْرَاءُ مَعَ
خَدَّيْهِ وَحَنَبَهُ أَكْبَا قَسَبَهُ فَقَامَ الشَّيْخُ
فِي وَسْطِ الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ الْأَمِيرِ
أَفَأَرَبَيْعُ كَلِمَةً أَمَا لَشَفَرِي فَقَالَ لِلشَّيْخِ
يُكَدِّرُهُمْ تَبَيُّهَا قَالَ أَرَبَيْعُهَا يَا لِدَرْهَمِ
وَالِدَرْهَمَيْنِ فَمَاعِدًا أَيْ يَمُودُ أَرَبَيْعُهَا
قَالَ أَعْطَاهُ أَوْ لَا الْكَلِمَةُ الَّتِي تَبَيُّعُهَا
يَالِدَرْهَمِ قَالَ يَا ابْنَ الْأَمِيرِ لَكَ بَيْتٌ قَالَتْ

عدل کرنا والا یہ شکی کہ نفس کو اسکی ہلاکت کی جگہ
سے بچائے۔ اور بندے اور مخلوق کے درمیان عدل
کے یہ معنی ہیں کہ خلق اللہ کا خیر خواہ ہے خیانت مطلق
نہ کرے۔ انصاف نہ نظر کرے اور قول و فعل اور ارادہ
سے کسی کے ساتھ بُرائی نہ کرے

جاننا چاہیے کہ ان تین چیزوں کا حکم کیا اللہ تعالیٰ
کے تمام قرآنی احکام کو ان سے روکنا تمام منہیات
کو شامل ہے اس لئے ہر خطیب ہر پرانی خطبہ پر یہ
آیت پڑھتا ہے تاکہ کل حاضرین کے لئے ایک جامع
نصیحت ہو جائے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کہ یہ آیت قرآن مجید
میں وعظ کے لئے نہایت جامع ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرمایا
آیت مذکور میں تقویٰ کے تمام مراتب بیان ہوئے
ہیں (یعنی وتبصیر)

شیخ حسن بصری رحمہ اللہ علیہ ایک دن اپنے
اصحاب کے ساتھ ایک راستہ میں گزرے کہ آپ کو
ایک امیر زادہ مع فدام وشم گھوڑے پر سوار ملا آپ
رستہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا ہم ایک گناہ
قدرت بیچتے ہیں کیا تم خریدو گے
اس نے کہا کہ ہاں۔

فرمایا پہلی ایک درہم تو دوسری دو درہم کو ملے
ہذا القیاس

لشکے نے کہا پہلی بات ایک درہم والی فرمائیے
فرمایا امیر زادے کیا تیرے گھر سے اس نے کہا ہاں

قَالَ اَوْنَتَ اَمْ بَنَيْتَ قَالَ بَنَيْتُ مَدَّةَ كَذَا
 مَدَّةَ بَنَيْتَ قَالَ بَنَيْتُ مَدَّةَ كَذَا
 كَوْنِي قَالَ يَعْلَمُ بَيْنَ فِي اَيَّامٍ فَلْيَكِدْ وَارْحَمِ
 الْحَيَاةَ الَّذِي تَحْمِلُ عَلَيْكَ نَحَارَةً فَلَا حَبْلَ
 هَذَا الْمَرْءُ فِي لَوْ كَانَ الْقَلِيلُ قَالَ يَا بَنِي
 اَكْبَرُ اَنْتَ تَرْحَمُ حَارَ الْخَيْرِ وَلَا تَرْحَمُ
 نَفْسَكَ يَحْيَى الَّذِي نُوْبِ الْعَاوِيَةَ الْجَلِيلِ
 اَلْاَحْيَانِ قَالَ فَارْكَبْ لَمْ يَخْرُجْ فَيَرْوِ عَنْكَ
 عَنْ قَوْمِهِ قَبْلَ بَيْدَةٍ وَقَالَ يَا سَيِّحُ لَعَنَ
 الْكَلْبَةَ اَلْحَيُّ يَنْدِيهِمْ اَللَّهِ هَيِّنَ قَالَ بَنِي
 تَذْهَبُ قَالَ اَذْهَبْ اِلَى بَلْبِ السُّلْطَانِ
 يَطْلُبُ قَالَ مَادَّةَ مَعَ الْاَخْوَانِ قَالَ لَيْسَتْ
 اَلْاَيْسَةُ الْفَارِخَةُ وَالطَّيْبُ بِالرَّوْحِ الطَّيْبَةِ
 لَيْسَ تَخْجَلُ سَيِّئُهُمْ وَلَا تُمْ تَشْرِي وَلَا تَحْجَلُ
 عَدَايَتِ الْاَنْبِيَاءِ عَوَالِي الْحَقِّ بَلْ كَثَرَةُ الذُّنُوبِ
 وَتَكُونُ لَوْصِيَانِ فَانْزَوْفِي كَلَامُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ نَافِيَةً لَنْزِيرٍ فَدَفَعَهُ قَوْمُهُ إِلَى عَذَابِهِ
 وَبَاجِ الشَّيْءِ وَافْتَحَلَ بِالطَّلَحَاتِ إِلَى تَاكِ
 رَحِمَهُ اللَّهُ (سنانية)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لَكُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
 الْقِيَامَةُ وَلَا يَرْكَبُ بِهِمْ
 وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ
 عَذَابٌ -

پھر فرمایا کیا جتنی ہے یا تیرا بنایا ہوا اس نے کہا میں
 اُسے بنا رہا ہے فرمایا کتنی مدت میں تیار کر دیا جو کہا اتنی
 مدت میں کہا تھوڑی مدت میں کیوں تیار کر دیا اس نے
 کہا میں نے اہل میں ہونے والے گدھے پر رحم کیا اس لئے
 تھوڑی مدت میں نہیں بنا سکا فرمایا امیر زادے
 تو غور کر کہہ پر رحم کرنا ہے اور اپنے نفس پر رحم نہیں
 کرنا کہ اس پر اونچے اونچے پہاڑوں کے برابر گناہ
 لانا ہے شیخ کی گفتگو اس کے دل لگی اور وہ اپنے
 گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور اس کے ماتھوں کو بوسہ
 دیا ساور کہا دوسری بات دودھ دین والی دیکھئے
 فرمایا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا سلطان کے
 پاس تاکہ اور دوں کی طرح مجھے بھی کس کی حکومت
 مل جائے فرمایا تو نے خوشی و غم فارغہ لیاں شاید اس لئے
 پہن ہے کہ تو چشموں کی نظر میں شرمندہ نہ جائے
 حالانکہ وہ تیرے جیسے ہی آدمی ہیں کیا کل نیوں اور
 صلیما کے رو برو کرتا گناہوں اور مصیبت کی آلودگی
 سے تجھے شرم نہ آئے گی۔ یہ بات بھی اُسے بہت موثر
 پڑی کہ اس نے کہا کہ گور غلام کو بدایا۔ اور شیخ صاحب
 کی بیعت کر کے موت تک طاعات میں مشغول (رسانہ)
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
 کہ رضو علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تین شخصوں
 سے اللہ تبارک تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کرے گا
 اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور نہ
 انکی طرف نظر رحمت کرے گا۔ اور
 ان کو دردناک عذاب ہے۔

الْيَوْمَ نَخْتِمُ زَانَ وَمَلَكَ كَذَّابٍ مُّسَكِّرٍ
(ترغیب)

عَنْ مُّحَمَّدٍ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَلَّمَكُمْ غِيظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ
دَعَاؤُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْفِتْنَةِ عَلَى رَسُولِ الْخَلْقِ
حَتَّى يَخْتَارَ مِنْ أَيْ الْحُورِ شَاوٍ

(کذا فی الباب)

رَوَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ لَدَّرَ رِجْلًا نَظَرْتُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ
سَبْعِينَ نَظْرَةً وَمَنْ نَظَرْتُ إِلَيْهِ
مَرَّةً وَاحِدَةً لَمْ أَعِدْ جَهَنَّمَ

(ردضة المعالي)

فَعَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَتَوَدَّ الْعَفْوَ عَنِ النَّاسِ
وَالْحِصَانُ إِلَيْهِمْ وَيَجْتَنِبَ عَنِ الْغِيظِ
وَالْعَصْبِ لِأَنَّهُ يُؤَدِّي إِلَى الشَّارِ حِفْظًا لِلَّهِ
اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الشَّارِ وَأَدْخَلَنَا الْجَنَّةَ
مَعَ الْأَكْبَادِ

حِكْمِي مَنْ مَيِّمُونَ بَيْنَ مِهْرَاتِ آتٍ
بَحَارِيَّةٍ جَاءَتْ بِمُؤَكِّدَةٍ فَعَلَّتْ تَصَبُّ
لِزُوقِهِ عَلَيْهِ قَادِمَةٌ أَدَمَّ مَمُونٌ أَنْ يُضَرَّهَا
فَقَالَتْ الْحَارِيَّةُ يَهْ وَلَامِي اسْتَعْمِلِي
قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى - وَالْكَاظِمِينَ
الْغَيْظَ قَالِ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَتْ اسْتَعْمِلِي
مَا بَعْدَهُ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ قَالِ قَدْ

ہوگا (۱) بدھارانی (۲) حاکم چھوٹا (۳) مشکب
محتاج - (ترغیب)

سہل بن حاذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے
وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں
اپنے فرمایا جو شخص فتنہ کی طاقت رکھتا ہو پھر
صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے سرخستر بنا کر اختیار دے گا
جو طرح کی چیزوں کو چاہے پسند کرے -

(باب میں ایسا ہی لکھا ہے)

روایت ہو کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو فرمایا جو باوجود قدرت کے معاف کرے میں سبکی
ظن ہر روز ستر دفعہ نظر رحمت کرنا ہوں اور
جسے میں ایک دفعہ نظر رحمت سے دیکھ لینا ہوں
پھر اُسے عذاب نہیں دیتا (ردضة المعنی)

پس عقل مند کو لازم ہے کہ وہ لوگوں کو معاف
کرنے اور احسان کی عادت ڈالے اور غصے سے
بچے۔ کیونکہ وہ جہنم میں پہنچتا ہے۔

بروز درکار ہیں جہنم سے محفوظ رکھے اور متقیوں
کے ساتھ جنت میں داخل کرے۔

حکایت سیمن بن ہراں کی نوٹدی ایدین
شور مایکرا تہی تہی کہ تھوکر کھا کر گریٹھی اور میون
پر شور باگر پڑا۔ اُس نے اسکو مارنیکا ارادہ کیا
نوٹدی نے کہا پیر درکار کے قول واکاظین
الغیظ پر عمل کرو۔

اس نے کہا اچھا ہے غصہ پی لیا پھر کہا اس کے
بعد والعافین عن الناس بھی عمل کرو اس نے کہا۔

تَقَوُّتْ عَنْكَ تَقَالَتِ الْجَارِيَةُ وَاللَّهُ يُحِبُّ
 الْمُحْسِنِينَ فَقَالَ يَمُومُونَ أَهَمَّتْ إِلَيْكَ
 قَاتِلَتُ حَوْثَةَ يُوحَى اللَّهُ لِقَالِي (روضۃ المتقین)
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَرْءُ أَى الرَّجُلِ عَمَلُهُ مِنْ خَلِيلِهِ أَى حَبِيبِهِ
 وَصَاحِبِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ أَى الْخَلِيلِ
 أَى مَنْ يُخَالِلُ أَى يُخَالِلُهُ فَاطْلُبْ رَفِيقًا
 أَى صَاحِبًا يَكُونُ شَرَفِكَ فِي الْعِلْمِ وَ
 صَالِحِكَ فِي الْوَدَّيْلِكَ أَى فِعْلٍ دِينِكَ
 وَدُنْيَاكَ لَا تَنْتَهِ الْخَلِيلُ يَحْضُلُ مِنْهُ فَوَاقِدُ
 دِينِيَّةٌ كَالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالذُّعَاءِ وَ
 الشَّفَاعَةِ فِي الْآخِرَةِ وَدُنْيَاكَ
 كَالْجَانَةِ فِي الْآخِرَةِ نَاسٍ وَالْجَاوِدَةِ
 وَغَيْرِهَا وَهُمْ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ
 أَنَّهُ لَا يَصْحَبُ مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ وَ
 هُوَ الَّذِي لَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ
 الْغَضَبِ وَالشَّهْوَةِ فَيَقْعُ فِي
 الْمَعْصِيَةِ

هَذَا الْحَدِيثُ فِي بَيِّنَةِ الْهَدَايَةِ لِلْإِمَامِ الْغَزَالِيِّ
 الَّذِينَ يَفْهَمُونَ فِي الشَّرَاءِ وَالضَّرَاءِ أَى
 الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ فَأَوْنٌ مَّا ذَكَرَ مِنْ اخْلَاقِ
 الْمُتَّقِينَ الْمَوْجِبَةِ لِلْجَنَّةِ ذَكَرَ السَّخَاةَ
 وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ +

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاةُ

میں نے تجھے معاف کیا۔ لوندی نے کہا۔ واسکیت
 المؤمنین میمون بوجھل منے تجھے اللہ کی راہ
 میں آزاد کر دیا۔ (روضۃ المتقین)
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ہر شخص اپنے
 دوست کے دین پر ہے۔ اس کے ہر شخص کو دیکھنا
 چاہیے کہ وہ کس کو دوست رکھتا ہے۔
 پس ایسا رفیق تلاش کرنا چاہئے۔ جو تعلیم نیک
 اور امور دینیہ میں نیرا شریک ہو۔
 کیونکہ دوست سے بہت سے فواید دینیہ حاصل
 ہو سکتے ہیں۔

مثلاً علم۔ عمل۔ دھار۔ اور شفاعت
 آخرت میں۔ اور بہت سے دینیہ مثلاً ترقی
 مراتب ہمدردی۔ ممالک و محاورت وغیرہ
 اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب کا خلق
 برا ہو اس سے ہرگز دوست نہ چاہئے کیونکہ ایسا آدمی
 غضب اور شہوت وغیرہ کے غلبے کے وقت اپنی
 ذات پر قائل نہیں رہ سکتا بلکہ گناہوں اور مصیبت
 میں گرفتار ہے۔

یہ حدیث شریف بابتہ لمدایا نام غزالی ہو میں سے
 الَّذِينَ يَفْهَمُونَ فِي الشَّرَاءِ وَالضَّرَاءِ أَيْ فَرَاخِ
 وَشُكْلِ مِنْ بَابِ هَلْ يَزِيحُ وَتَقِيحُ كَوَيْحُ مِنْ بَابِ
 دَالِي هِيَ - وَهَذَا تَبَيَّنَ بِهٖ جَلِيهِ كَه
 حَدِيثِ شَرِيفٍ مِنْ هٖ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
 کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ سخی

قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ
مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَنَّةُ بَعِيدٌ
مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ
قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْمَجَاهِلُ السَّخِي أَحَبُّ
لِللَّهِ مِنَ الْعَالَمِ الْخَبِيلِ -

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ أَعْلَىٰ الْجَارِعِينَ
الْغَيْظُ عِنْدَ امْتِلَاءِ نَفْسٍ مِنْ مَنَّهُ وَالْكُظْمُ
حَبْسُ الشَّيْءِ عِنْدَ امْتِلَاءِهِ وَلَقَدْ الْغَيْظَ أَنْ
يَمْتَلِ غَيْظًا فَيَرْكَبُ فِي جَوْفِهِ وَلَا
يَخْلُ مَرَكًا

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَكٌ عَظِيمٌ غَيْظًا
وَهُوَ يَنْبَغِي أَنْ يَنْفُذَ دَعَاؤُهُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِفِ حَتَّى يَخْتَارَ مِنْ
الْحُجَرِ مَا شَاءَ الْعَادِيْنَ عَنِ النَّاسِ أَيْ
عَمَّنْ ظَامَهُمْ وَأَسَاءَ هُمْ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْخَشِيصَ
(معالم التنزيل)

حَكُّنُ عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَذْهَبُ إِلَى الْأَسْلَمِ وَأَسْلَمْتُ اسْتِجْبَاءً
مُخَالَفَتِهِ وَلَمْ يَقْبَلْ الْأَسْلَامُ فِي قَلْبِي
فَحَضَرَتْ عِنْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَهُمَا هُوَ يُحَدِّثُنِي أَدْرَأَيْتَ
بَصْرًا يُكْحِمُنِي إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ حَقَضَ رَأْسَهُ
فَرَمَلْنَاهُ ثُمَّ رَفَعَهُ فَرَمَلَهُ أُخْرَى ثُمَّ
حَقَضَهُ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ

اللہ تعالیٰ - اور جنت - اور لوگوں سے قریب ہے
اور آگ سے دور ہے اور نبیل اللہ تعالیٰ اور
جنت اور لوگوں سے دور ہے اور آگ سے
قریب ہے - اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک
عالم بخیل سے زیادہ محبوب ہے -

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ - یعنی غصہ کچھنے والے
جبکہ ان کے نفس غصہ سے بھر جائیں -
اوکظم امثالہ شے کے وقت اس کا بند رکھنا ہے
اوکظم الغیظ یہ کہ غصہ سے بھر جائے - مگر اس
پیٹ میں بند رکھے - اور ظاہر نہ کرے -

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے
جس نے غصہ پی لیا - حالانکہ وہ اس کے کالے پتھر اور
تھکا اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوق میں سے اُمیر بنا
کہ چون سی عرچا رہتا ہے اختیار کرو - وَالْعَاقِلِينَ
عَنِ النَّاسِ یعنی ظالموں اور تباہی والوں کو وَاللَّهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (معالم التنزيل)

عثمان بن مظعون معنی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے سلام کی
دعوت کی - میں آپ کی مخالفت کے جیسا کہ سلام
لے آیا مگر سلام میرے دل میں گر آتا تھا -
میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں
حاضر ہوا - آپ مجھے بات سنا رہے تھے کہ میں نے
آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی دیکھیں
پھر آپ سر کو دائیں طرف نیچے کیا پھر اٹھایا
پھر بائیں طرف نیچے کیا پھر میری طرف

مُحَمَّدًا رَجُلًا يَوْفُقُ غَدًا نَسَّالَتْهُ عَنْ
بِلَکَ الْحَالِوُ الْعَادِلَةُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بَيْنَمَا أَنَا أَحَدٌ شَكَ إِذْ رَفَعَتْ
بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَرَأَيْتُ حَبْرَ نَبْلِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَنْزِلُ عَنْ يَمِينِي فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِإِعْدَالِ وَ
الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَيْرِ الْآخِرِ قَالَ هَتَمْتُ
فَأَسْتَقْرِ الْأَيَّامَ فِي قَلْبِي يَوْمَئِذٍ
فَكَانَ نَزْوُلُ هَذِهِ الْآيَةِ سَبَبًا
لِاسْتِقْرَارِ إِسْمَانِ عُمَامَانَ بْنِ
مُطْمُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(کذا ذکرہ ابن الشیخ)

منہ چہرہ متوجہ ہوئے کہ آپ پسینہ صاڑ رہے
تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا حالت تھی -
فرمایا تم نے بات کرنے ہوئے میں نے آسمان
کی طرف سر اٹھایا دیکھا کہ جب نبی علیہ السلام
میری دائیں طرف نازل ہوئے اور کہا -
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْآخِرِ
الآیۃ -

عثمان بن مظعون نے کہا اس وقت میرے
دل میں اسلام گھر کر گیا - پس آیت کا نزول
عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمت
ایمان کا سبب ہوا -

(کذا ذکرہ ابن الشیخ)

تمت الجزء الاول من مکمل قرۃ العظمیٰ و بیلمہا
الجزء الثانی بتوفیق رب العالمین

نوٹ مترجم صاحب کو کتاب ہذا کا کافی معاوضہ بکری حق ترجمہ و
تالیف وغیرہ خرید لیا ہے ماورخا کا کہ نام ضابطہ جبری ہو چکی ہے
لہذا کوئی صاحب اجازت طبع نہ کرے ورنہ بعض نفع نقصان متحمل ہونا پڑیگا

تہر

خاکسار ملک غلام محمد زاہر کتب شیرازی ہزار لاہور